

اشرف الانشاء

اُردو شرح

مُعَلِّمُ الْاِنْشَاء

جلد دوم

متوَّجَم و شارح

مولانا ابوسعید محمد شریف



مکتبہ رحمانیہ

راقرأ سندھ عارف ستریت، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

اشرف الانشاء

اردو شرح

معلم الانشاء

جلد دوم

متوهم و شارح

مولانا ابوسعید محمد شریف

مکتبہ رحمانیہ



اقرآن سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 37355743-042-37224228



جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں



مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: اشرف الانشاء اردو شیح معلم الانشاء (جلد دوم)

مترجم و شارح: مولانا ابوسعید محمد شریف

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
۷	الدَّرْسُ الْأَوَّلُ (پہلا سبق) (مبتداء کی خبر جملہ و شبہ جملہ کی صورت میں)
۲۹	(الْقَطَارُ وَالطَّائِرَةُ) (ریل اور ہوائی جہاز)
۳۱	الدَّرْسُ الثَّانِي (دوسرا سبق) (مضاف اور مضاف الیہ کی صفت)
۴۰	مَصْنُوعُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ الْعَرَبِيَّةِ (ہندوستان کے مدارس عربیہ کی حالت زار)
۴۴	الدَّرْسُ الثَّلَاثُ (تیسرا سبق)
۵۱	(وَصَفُ الْمَحْطَةِ) (پلیٹ فارم کا آنکھوں دیکھا حال)
۶۵	الدَّرْسُ الرَّابِعُ (مَقَاعِيلُ خَمْسَةٍ)
۸۰	الدَّرْسُ الْخَامِسُ (مفعول لہ)
۸۷	الدَّرْسُ السَّادِسُ (مفعول فیہ (ظرف زمان و ظرف مکان)
۹۵	(ایک معلوماتی سفر) رِحْلَةُ مَدْرَسِيَّةٍ
۱۰۰	الدَّرْسُ السَّابِعُ (حال)
۱۱۶	مُبَارَاةٌ فِي كُرَةِ الْقَدَمِ (فٹ بال میچ)
۱۲۲	مُسَابَقَةٌ فِي الْخَطَابَةِ (تقریری مقابلہ)
۱۲۶	الدَّرْسُ الثَّامِنُ (آٹھواں سبق) (مُمِيز)
۱۳۹	الدَّرْسُ التَّاسِعُ (عدد و صفی و سنین)
۱۴۳	الشَّيْخُ الْإِمَامُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ (ابن بطوطہ)

۱۳۶	سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۵۳	مُجَدِّدُ الْفِ الثَّانِي
۱۵۷	الدَّرْسُ الْعَاشِرُ (دسواں سبق)
۱۶۳	البَّابُ الثَّانِي فِي تَمَرِّينَاتٍ عَامَّةٍ (دوسرا باب عام مشقوں کے بیان میں)
۱۶۸	(فِي الصَّحَرَاءِ) صحرا میں (سفر)
۱۷۰	(فِي الطَّرِيقِ إِلَى مِصْرَ) (راہ مصر پر)
۱۷۳	(طَائِفٌ مِنْ طَائِفِ مَكَّةَ) (طائف سے مکہ کی طرف سفر)
۱۷۶	فِي كَبِدِ السَّمَاءِ
۱۸۰	عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ (پانی کی سطح پر سفر)
۱۸۳	الدَّقِيقُ الصَّغِيرُ۔ (کم سن میت)
۱۹۰	الإِمَامَانِ الشَّهِيدَانِ (۱) دو شہید امام
۱۹۲	رِسَالَةُ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ (اسلامی دنیا کا پیغام)
۱۹۶	نِظَامُ الْحَيَاةِ الْإِسْلَامِيِّ (اسلام کا نظام زندگی)
۱۹۹	البَّابُ الثَّلَاثُ فِي الْإِنشَاءِ (تیسرا باب انشاء کے باب میں)
۲۱۱	وَصَفُّ حَادِثَةِ اصْطِدَامِ (ایک ایکسیڈنٹ کا واقعہ)
۲۱۳	(الْحَادِثَةُ)
۲۱۴	حَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ (والدین کے حقوق)
۲۱۸	صِفِ الْفَيْلِ وَبَيِّنْ فَوَائِدَهُ (ہاتھی کی خوبیاں اور اس کے فوائد کو بیان کریں)
۲۲۰	الْبَقَرَةُ وَفَوَائِدُهَا

۲۳۱	صِفِ السَّيَّارَةَ وَتَحَدَّثْ عَنْ فَوَائِدِهَا وَمَضَارِّهَا (گٹاری کا ذکر کریں اور اس کے فوائد اور نقصانات کو بیان کریں)
۲۳۲	اُكْتُبْ عَنِ الْمَذْيَاعِ (الرَّادِيُو) "الْمَذْيَاعُ" (الرَّادِيُو) (ریڈیو)
۲۳۵	حضرت عمر ابن خطابؓ کی سیرت کا ذکر
۲۳۶	اَلْكِتَابُ الرَّابِعُ فِي الرِّسَالِ (چوتھا باب خطوط کے متعلق)
۲۳۸	اُكْتُبْ رِسَالَةً لِأَخِيكَ التَّلْمِيزِ
۲۴۱	رسالة تلمیز نقل احد اساتذته من المدرسة
۲۴۲	الرِّسَالَةُ إِلَى الْخَالِ (ماموں یا خالو کی طرف خط)
۲۴۵	رِسَالَةُ صَدِيقٍ فِي الْإِعْتِذَارِ (دوست کے نام عذر پیش کرنے کا خط)
۲۴۹	تَهْنِئَةُ مَرِيضٍ عُوْفِي (مریض کو صحت یاب ہو جانے پر مبارکباد دیں)
۲۵۱	اُكْتُبْ رِسَالَةً إِلَى صَدِيقِكَ (تَهْنِئَةً بِنَجَاحِهِ فِي الْأَمْتِحَانِ) (اپنے دوست کی طرف خط لکھئے جس میں اس کو امتحان)
۲۵۳	تُعْزِيَةُ صَدِيقٍ مَاتَ وَالِدُهُ (اپنے دوست کو والد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا خط لکھیں)
۲۵۶	رِسَالَةُ شُكْرِ
۲۵۹	اُكْتُبْ رِسَالَةً إِلَى مُدِيرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ إِسْلَامِيَّةٍ (ایک عربی اسلامی رسالے کے مدیر (ایڈیٹر) کی طرف خط لکھیں)
۲۶۲	اُكْتُبْ رِسَالَةً إِلَى مُدِيرِ مُجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ إِسْلَامِيَّةٍ تُرِيدُ الْإِسْتِرَاكَ فِيهَا

۲۶۶	رِسَالَةٌ إِلَىٰ عَالَمٍ جَلِيلٍ وَبَاحِثٍ إِسْلَامِيٍّ (ایک جلیل القدر اور مفکر اسلام کی طرف خط)
۲۷۰	رِسَالَةٌ تُلْمِيزٌ إِلَىٰ نَاطِرِ الْمَدْرَسَةِ يَرْجُو فِيهَا مَنَحَةَ الْمَجَانِيَةِ (ایک طالب علم کا ایک مدرسے کے نگران کی طرف خط)
۲۷۴	الْبَابُ الْخَامِسُ فِي مَوْضُوعَاتٍ بَعْنَاصِرَهَا (پانچواں باب ایسے موضوعات کے بارے میں جن کے اجزاء مذکور ہیں)
۲۷۶	وَصَفُّ سَفَرٍ بِالْقَطَارِ (ریل گاڑی کے ذریعے سفر کا حال)
۲۹۰	الذَّيْلُ (ضمیمہ)

الْبَابُ الْأَوَّلُ (پہلا باب)

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ (پہلا سبق)

(مبتداء کی خبر جملہ وشبہ جملہ کی صورت میں)

پہلے حصے میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی مبتداء کی خبر آتے ہیں۔ مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی۔ اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں۔ ذیل کی مثالیں پڑھئے اور تذکیر و تانیث اور واحد وثنیہ جمع میں مبتداء و خبر کے مطابق پر غور کیجئے۔

(۱) الْمَصْبَاحُ ضَوْؤُهُ شَدِيدٌ	(۲) الْبِنْتُ خِمَارُهَا جَمِيلٌ
چراغ اس کی روشنی تیز ہے۔	لڑکی اس کا دوپٹہ خوبصورت ہے۔
(۲) النَّجْمَانِ صَوْنُهُمَا شَدِيدٌ	(۲) الْبَنَاتِ أَبُوهُمَا ضَعِيفٌ
دو ستارے ان دونوں کی روشنی تیز ہے	دو لڑکیاں ان دونوں کا باپ کمزور ہے
(۳) الرِّجَالُ كَسْبُهُمْ حَلَالٌ	(۳) الْبَنَاتُ مَلَابِسُهُنَّ نَظِيفَةٌ
لوگ ان کی روزی حلال ہے۔	لڑکیاں ان کے لباس صاف ستھرے ہیں

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح مبتداء کے لحاظ سے ضمیر بدلتی ہے۔ اسی طرح جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی مبتداء کے مطابق (واحد، ثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی) ضمیر ہی بدلتی ہے۔

پہلی مثال میں الْمَصْبَاحُ مبتداء ہے اور ضَوْؤُهُ شَدِيدٌ پورا جملہ الْمَصْبَاحُ

کی خبر ہے ضوؤہ میں ہ کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد مذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ اس سلسلے میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ المہذب اَصْدِقَاؤُہ کَثِیْرُوْنَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیروں کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے مبتداء اَصْدِقَاء کے لحاظ سے ہے۔ رہا المہذب تو اس کے لئے اصدقاء ہ میں ہ واحد ہی کی ضمیر ہے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبه جملہ:

شبه جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصے میں بتایا جا چکا ہے جار مجرور اور ظرف زمان اور ظرف مکان ہے جارو مجرور کی مثال جیسے النجاة فی الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الراحة بعد التعب اور ظرف مکان کی مثال جیسے الساعة تحت الوسادة۔

حروف جارہ کی پہلی بحث حصہ میں گزر چکی ہے۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا۔ عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے) بَعْدُ (بعد میں) فَوْقَ (اوپر) تَحْتَ (نیچے)، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے) خَلْفَ، وَرَاءَ (پیچھے) اِزَاءَ، حِذَاءَ (سامنے بالمقابل) تِلْقَاءَ، نِجَاهَ (سامنے بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضمہ پڑتی ہوتے ہیں۔ جیسے لِلّٰہِ اَلْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ

فائدہ:

(۱) جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبه جملہ بھی نواخ کی خبر بنتے ہیں۔

(۲) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَيْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَيْدٌ قَامَ میں نسبت کا تکرار ہو جاتا ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لیے کرائی جا رہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں۔ ورنہ اردو الْمُصْبَاحُ صَوَّءُ شَدِيدٌ اور صَوَّءُ الْمُصْبَاحِ شَدِيدٌ کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف عربی کے لحاظ سے پتہنی اور اعتباری ہے۔

الْتَمَرَيْنِ (۱) (مشق نمبر ۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) الْحَمَامَةُ فَوْقَ الشَّجَرَةِ

کبوتری پیڑ پر ہے

(۲) السَّبُورَةُ قُدَّامَ التَّلَامِيذِ

تختہ سیاہ شاگردوں کے سامنے ہے۔

(۳) الْمُنتَزِعَةُ أَمَامَ الْبَيْتِ

سیرگاہ (پارک) گھر کے مقابل ہے۔

(۴) الْقَنْطَرَةُ فَوْقَ الْبَحْرِ

پل دریا کے اوپر ہے

(۵) الْعَنْدَلِيبُ مِنْ طُيُورِ الْعَرْدِ

(۶) قَلْبُ الْأَحْمَقِ فِي فِيهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِي قَلْبِهِ

بے وقوف کا دل اس کے منہ میں اور عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے

(۷) سَلَامَةُ الْمَرْءِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت کرنے میں ہے۔

(۸) الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأَمَّهَاتِ

بہشت ماؤں کے پاؤں کے نیچے ہے۔

(۹) الْعَفْوُ بَعْدَ الْمُقَدَّرَةِ

معافی (حقیقت میں) قدرت (کنٹرول) پالینے کے بعد ہے۔

(۱۰) الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

حیا ایمان (کا جز) سے ہے۔

(۱۱) يَذُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ

اللہ کا دست مبارک جماعت پر ہے۔

(۱۲) الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(۱۳) الْعُلُولُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

خیانت کا مال جہنم کی آگ سے ہے۔

(۱۴) الْبَيَّاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ

نوحہ کرنا (بین کرنا) جاہلیت کے عمل سے ہے

(۱۵) الرَّأْشِيُّ وَالْمُرْتَشِيُّ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

(۱۶) وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے۔

الْتَمَرَيْنِ (۲) (مشق نمبر ۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) تکیہ چار پائی پر ہے۔
الزَّائِرِيَّةُ الْوَسَادَةُ عَلَى السَّرِيرِ
- (۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے۔
الْقَلَمُ فِي جَيْبِ الْقَمِيصِ
- (۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں۔
الْكِتَابُ فِي الصُّوَانَاتِ / الْخَزَانَاتِ
- (۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں۔
الْأَوْلَادُ فِي مَيْدَانِ اللَّعْبِ
- (۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے۔
الْإِخْتِبَارُ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ
- (۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں۔
الْأَسَاتِذَةُ فِي أَيَّوَانِ الْإِخْتِبَارِ
- (۷) تاج محل آگرہ میں ہے۔
الْمَحَلُّ التَّاجُ فِي الْآكْرَةِ
- (۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے۔
الْحِصْنُ الْأَحْمَرُ تِلْقَاءَ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ
- (۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے۔
بَيْتُ الْمَقْدَسِ فِي فِلَسْطِينِ
- (۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے۔

الْجَامِعَةُ الْأَزْهَرُ فِي مِصْرَ

(۱۱) مصلی شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے۔

الْمُصَلَّى الشَّافِعِيُّ فَوْقَ بَيْتِ زَمْرَمَ

(۱۲) ہوائی اڈہ اٹیشن سے آگے ہے۔

الْمِينَاءُ تَجَاهُ الْمُحَطَّةِ

(۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے۔

قُطْبُ مِينَارٍ فِي الدَّهْلِيَّ

(۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں۔

الْأَجِيرُونَ عَلَى سَقْفِ الْبَيْتِ

(۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے۔

طَمَئِنَّةُ الْقَلْبِ فِي ذِكْرِ اللَّهِ

(۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے۔

أَمْنُ الْعَالَمِ فِي نِظَامِ الْإِسْلَامِ

الْتَّمِرِينَ (مشق نمبر ۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) إِنَّ الْأَمْرَ بِيَدِ اللَّهِ

بے شک حکم (فیصلہ) اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) إِنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ التَّجَرِبَةِ

بے شک فیصلہ کی صلاحیت (قوت) تجربہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔

(۳) لَعَلَّ الْمُبْرَأَةَ فَوْقَ الْمُنْضَدَةِ

شاید پنسل تراش میز پر ہے۔

(۴) كَانَ الْحَارِسُ خَلْفَ الْبَابِ

پہرہ دینے والا دروازے کے پیچھے تھا۔

(۵) لَيْتَ مُحْمُوْدًا فِي الْمَنْزِلِ

کاش محمود مکان میں ہوتا۔

(۶) اصْبَحَ الطَّلُّ فَوْقَ الْاَزْهَارِ

پھولوں پر شبنم پڑ گئی۔

(۷) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِي ظِلَالٍ وَعُمُوْنٍ

بے شک بچنے والے (پرہیزگار) سایوں اور چشموں میں ہونگے۔

(۸) اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

بے شک گرمی کا سخت ہونا جہنم کے جوش مارنے کی وجہ سے ہے۔

(۹) صَارَ الْكُسْلَانُ فِي حَيْرَةٍ

ست آدمی حیران رہ گیا۔

(۱۰) لَعَلَّ السَّجِيْنَ مِنَ الْاَبْرِيَاءِ

شاید کہ قیدی بے جرم لوگوں میں سے ہے۔

(۱۱) اِنَّ الْقَلْبَ بَيْنَ اصْبَعِي الرَّحْمَنِ

بے شک دل رحمن ذات کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

(۱۲) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ

بے شک انسان نقصان میں ہے۔

(۱۳) مَا زَالَ الْكُسْلَانُ فِي تَرَدُّدٍ وَتَمَنٍّ

ست آدمی سوچ و بچار اور تمننا (خواہش) میں رہا۔

(۱۴) اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰی

بے شک صبر پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔

(۱۵) إِنَّكَ فِي وَادٍ وَأَنَا فِي وَادٍ

ایک وادی میں تم ہو اور دوسری وادی میں میں ہوں۔

(۱۶) إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

الْتَمَرَيْنِ (مشق نمبر ۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔

لَعَلَّ مُحْمُوْدًا فِي الْمُسْتَشْفَى

(۲) کاش تمہارے والد گھر پر (میں) ہوں۔

لَيْتَ اَبَاكَ فِي الْبَيْتِ

(۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

إِنَّ الْكَذِبَ مِنَ الْكَبَائِرِ

(۴) بلاشبہ کامیابی محنت اور کام کرنے میں ہے۔

إِنَّ الْفَوْزَ مِنَ الْجُهْدِ وَالْعَمَلِ

(۵) فی الواقع محرومی، سستی و کاہلی میں ہے۔

إِنَّ الْحِرْمَانَ فِي التَّكَاسُلِ وَالتَّغَافُلِ

(۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

إِنَّ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ

(۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

إِنَّ الْعَالَمَ كُلَّهُ فِي قَبْضَتِهِ

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔

كَانَ النَّاسُ قَبْلَ بَعْثَةِ النَّبِيِّ فِي ضَلَالَاتٍ

(۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط و تفریط میں ہیں۔

إِنَّ النَّاسَ فِي الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ

(۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

إِنَّ الْحَقَّ بَيْنَهُمَا

(۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔

الْأُورُوبَا مَعَ عِلْمِهَا وَصَنَاعَتِهَا فِي الظُّلُمَاتِ

(۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے۔ لیکن اللہ ہمارے ساتھ تھا۔

إِنَّا كُنَّا فِي خَطَرٍ عَظِيمٍ لِّكِنَّ اللَّهِ مَعَنَا

(۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں۔ لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

أَحْكَامُ اللَّهِ حَقٌّ لِّكِنَّ النَّاسَ فِي غَفْلَةٍ/ إِهْمَالٍ

(۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

إِنَّ الْكُسُوفَ وَالْخُسُوفَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

(۱۵) سچ مچ لوگ قسم قسم کی مشکلات میں (گھرے) ہیں۔

إِنَّ النَّاسَ مُتَوَرِّطُونَ بِمَشَاكِلَ مُخْتَلِفَةٍ

(۱۶) (مگر) توفیق باندازہ ہمت ہے ازل سے۔

(إِلَّا) أَنَّ التَّوْفِيقَ يَقْدِرُ الْهِمَّةُ مِنَ الْأَزَلِ

الَّتَمَرَيْنِ (۶) (مشق نمبر ۵)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

دینِ الرحمة

كَانَتِ الْعَرَبُ فِي الْقَرْنِ السَّادِسِ لِلْمِيلَادِ عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ،
كَادُوا يَنْهَالُكُونَ فِي الْحُرُوبِ وَيَتَفَانُونَ فِيهَا تَشْتَعِلُ فِيهِمْ نِيرَانُ الْحَرْبِ
لَا مَرْتَفِعَ فَتَسْتَمِرُّ إِلَى سِنِينَ طَوَالٍ يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ وَيَنْدُونَ الْبَنَاتِ وَيَعْبُدُونَ
الْأَصْنَامَ وَيَسْجُدُونَ لَهَا وَكَانَتِ الدُّنْيَا كُلُّهَا فِي ظِلَامٍ وَكَانَ النَّاسُ فِي ضَلَالٍ
وَسَفَاهَةٍ فَبَعَثَ اللَّهُ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُرَكِّبُهُمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ - وَأَنْزَلَ
مَعَهُ الْكِتَابَ لِیُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، فَهَدَاهُمُ الرَّسُولُ إِلَى الْحَقِّ
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ - وَهَدَاهُمْ إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ وَقَدْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
فِي ظُلُمَاتٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ
النَّارِ فَاثْقَدَكُمْ مِنْهَا، وَوَضَعَ عَنِ النَّاسِ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ
عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ -

عرب کے لوگ چھٹی صدی میلادی (عیسوی) میں سر کے بل گرنے والی کھائی
کے کنارے پر کھڑے تھے، قریب تھا کہ آپس کی جنگوں کی وجہ سے ہلاک اور برباد ہو
جائیں۔ صرف تھوڑی سی بات کی وجہ سے ان کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی اور
وہ کئی کئی سال تک جاری رہتی۔ وہ لوگ مردار کھاتے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے اور
وہ بتوں کی پوجا کرتے اور ان کو سجدہ کرتے اور ساری دنیا اندھیروں (گمراہی) میں گھر
گئی اور لوگ گمراہی اور بے وقوف میں مبتلا ہو چکے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان میں ان لوگوں
ہی کی نسل سے ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا تا اور ان لوگوں
کا تزکیہ کرتا اور ان کو کتابِ حکمت کی تعلیم دیتا۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے

اور اللہ نے اس رسول کے ساتھ کتاب اتاری تاکہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ پھر اس پیغمبرؐ نے ان لوگوں کی حق کی طرف رہنمائی کی اور ان کو سیدھے راستے کی راہ دکھلائی اور تحقیق اس سے پہلے وہ لوگ تہہ بہ تہہ (بہت زیادہ) تاریکیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ تو پس اللہ نے تمہیں اس سے بچایا اور اس نے لوگوں سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیئے جو کہ ان لوگوں پر پڑے ہوئے تھے اور یہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور لیکن بہت سے لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

فَفَلَاحُ الْعَالَمِ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ وَصَلَاحُ الْمُجْتَمَعِ الْبَشَرِيِّ فِي
إِتِّبَاعِ أَحْكَامِ اللَّهِ۔ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ
يُضْمِنُ سَلَامَ الْعَالَمِ الْإِنْسَانِيِّ۔

پس جہاں کی کامیابی دین اسلام میں ہے اور معاشرہ انسانیت کی اصلاح اللہ کے احکام ماننے میں ہے۔ بے شک یہ قرآن ایسے راستے کی رہنمائی کرتا ہے جو کہ سیدھا ہے اور بے شک یہ دین تمام جہان کے انسانوں کی سلامتی کا ضامن ہے۔

وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ يُخْرِجُ النَّاسَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ وَمِنْ
جَوْرِ الْأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الْإِسْلَامِ، وَلَكِنَّ النَّاسَ فِي ضَلَالَاتٍ يَعْمَهُونَ وَلَا
يَهْتَدُونَ إِلَى الْحَقِّ وَالْحَقُّ أَمَامَهُمْ وَإِنَّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ مَعَهُمْ۔ وَإِنَّ
الْكِتَابَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَ الرَّسُولِ بَيِّنٌ أَيْدِيهِمْ وَلَكِنَّهُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ، بَلْ هُمْ
فِي عِنَادٍ وَسَفَاهَةٍ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ إِلَيْهِ وَهُمْ فِي حَاجَةٍ إِلَى دِينِ الرَّحْمَةِ۔

اور بے شک یہ دین لوگوں کو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف نکالتا ہے۔ اور ادیان کے ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف لاتا ہے اور لیکن لوگ گمراہیوں میں سرگرداں ہیں اور وہ حق کی طرف راہ نہیں پکڑتے حالانکہ حق ان کے سامنے ہے اور

بے شک وہ چیز (دین) جو اللہ کا رسول لایا ہے وہ ان کے پاس موجود ہے اور بے شک وہ کتاب جو پیغمبر کے ساتھ اتاری گئی وہ ان کے سامنے ہے اور لیکن وہ شک میں ہیں اس سے۔ بلکہ وہ عناد اور بے وقوفی میں ہیں حالانکہ وہ اس کی طرف محتاج ہیں اور رحمت والے دین کی ان کو ضرورت ہے۔

التَّمَرُّينُ (۶) (مشق نمبر ۶)

النَّجَاةُ فِي الصَّدَقِ

کے موضوع پر ایک ڈیڑھ صفحے کا مضمون لکھیں اور کوشش کریں کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ”شبہ جملہ“ کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

النَّجَاةُ فِي الصَّدَقِ

الصَّدَقُ أَحَدُ الْعَادَاتِ الصَّالِحَةِ۔ الَّتِي عَظَّمَ بِهَا الْمَذَاهِبُ السَّمَاوِيَّةُ بَلْ غَيْرُهَا أَيْضًا وَاتَّخَذَ عَلَى اسْتِحْسَانِهَا كُلُّ النَّاسِ مَعَ اخْتِلَافِ اقْوَامِهِمْ۔ هَلْهُنَا نَذْكُرُ الْأَقْوَالَ الصَّالِحَةَ عَنْ عَظَمَةِ الصَّدَقِ الَّتِي جَاءَتْ فِي الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ أَوْ فِي اقْوَالِ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ الصَّدَقَ سَبِيلًا لِلنَّجَاةِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ نَفْسِهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ النَّاسِ الْمُسْلِمِينَ الْمُخْلِصِينَ بِالصَّدَقِ وَالتَّقْوَى۔ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ الصَّدَقِ لِلْمُسْلِمِينَ۔ عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ۔ فَقَالَ النَّاسُ الْعَاقِلُونَ إِنَّ الصَّدَقَ شَرَفٌ لَأَشْرَفَ فَرْقَهُ فَحَنُّ أَيْضًا نَقُولُ بِالصَّدَقِ إِصْلَاحُ الْعَالِمِ مُمَكِّنٌ وَبِالْكَذِبِ فَسَادُ الْعَالِمِ بَلْ فَوْرُ الْعَالِمِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الصَّدَقِ وَالْفَسَادُ فِي الْكُذِبِ۔ نَحْنُ

نَشَاهِدُ كُلَّ يَوْمٍ أَنَّ الصَّادِقَ مُعَزَّزٌ عِنْدَ النَّاسِ وَهُمْ يُعْتَمِدُونَ عَلَيْهِ أَيْضًا وَلَكِنَّ الْكَاذِبَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ۔ الصَّادِقُ مُطْمَئِنٌّ فِي كُلِّ حَيَاتِهِ وَلَكِنَّ الْكَاذِبَ مُدْبَذٌ فِي كُلِّ وَقْتٍ۔ فَإِنَّ الصَّدْقَ فَارِقٌ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ فَكَيْفَ أَنْ الصَّدْقَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِ وَالْكَذِبَ عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ۔ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّ الصَّدْقَ يُنْجِي وَالْكَذِبَ يُهْلِكُ۔

نجات سچائی میں ہے

سچائی ان نیک عادات میں سے ایک ایسی عادت ہے جس کو آسمانی مذاہب بلکہ ان کے علاوہ مذاہب نے بھی عظیم جانا ہے اور تمام لوگ اس کے اچھا ہونے پر باوجود اپنی اقوام کے مختلف ہونے کے متفق ہیں۔ ہم یہاں پر سچائی کے متعلق وہ اچھے اقوال اور فرامین ذکر کریں گے جو کہ قرآن اور احادیث اور لوگوں کے اقوال میں آئے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سچائی کو نجات کا راستہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے متعلق فرمایا ”اللہ سے زیادہ قول کا سچا کون ہو سکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ مسلمان مخلص لوگوں کے متعلق سچائی اور تقویٰ کے بارے میں فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کہ سچے ہیں اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ اور اللہ کے رسول نے مسلمانوں کو سچائی کی شان کے متعلق فرمایا کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف راہ دکھلاتی ہے پس عقل مند لوگوں نے کہا کہ بے شک سچائی ایسا شرف ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ سچائی کے ساتھ جہان کی اصلاح ممکن ہے اور جھوٹ کے ساتھ جہان کا فساد ہے۔ بلکہ جہان کی دنیا اور آخرت میں کامیابی سچا آدمی میں ہے اور فساد جھوٹ میں ہے ہم ہر دن اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ بے شک سچائی لوگوں کے ہاں عزت والا ہے اور لوگ اس پر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ جبکہ جھوٹا

آدمی اس کی طرح نہیں۔ سچا آدمی اپنی ساری زندگی میں مطمئن رہتا ہے اور لیکن جھوٹا آدمی ہر وقت پریشان رہتا ہے۔ بے شک سچائی مومن اور منافق کے درمیان فرق پیدا کرنے والی چیز ہے پس معلوم ہوا کہ سچائی مومن کا شعار ہے اور جھوٹ منافق کی علامت ہے اور فرمان نبویؐ ہے کہ سچائی کو لازم پکڑو بے شک سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

التَّصْرِيحُ (۷) (مشق نمبر ۷)

خبر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) الْحَدِيقَةُ أَزْهَارُهَا جَمِيلَةٌ

باغچہ اس کے پھول خوبصورت ہیں۔

(۲) الْبُسْتَانُ اشْجَارُهُ مُتَسِقَةٌ

باغ اس کے درخت گھنے ہیں۔

(۳) الشَّجَرَةُ اعْصَانُهَا مُورِقَةٌ

درخت اس کی شاخیں پتے دار ہیں۔

(۴) الدَّارُ فَنَائِظُهَا وَاسِعَةٌ

گھر اس کا صحن کشادہ ہے۔

(۵) الْمَسْجِدُ مَنَارَتَاهُ عَالِيَتَانِ

مسجد اس کے دو مینارے اونچے ہیں۔

(۶) سَاعَتِي مِينَاءُهَا جَمِيلٌ

میری گھڑی اس کا ڈائل خوبصورت ہے۔

(۷) التَّلَامِيذُ مَلَا بِسُهُمْ نَظِيفَةٌ

طلبہ ان کے کپڑے صاف ہیں۔

(۸) الْمُسْلِمُونَ يَشْعَارُهُمُ الصَّدُوقُ

مسلمان ان کا شعاع چائی ہے۔

(۹) الْفُلْفُلُ طَعْمُهُ حَرِيْفٌ

مرچ اس کا ذائقہ تیز ہے۔

(۱۰) الظُّلْمُ مُرْبِعُهُ وَخِيْمٌ

ظلم اس کا انجام کاربر ہے۔

(۱۱) الْأَبْلُ لَوْنُهُارِمَادِيٌّ

اونٹ اس کا رنگ خاکی ہے۔

(۱۲) الْأَرْنَبُ جَرِيْهُهَا سَرِيْعٌ

خرگوش اس کی دوڑ تیز ہے۔

(۱۳) السُّلْحَفَةُ مَشِيْهُهَا بَطِيْءٌ

کچھوا اس کی چال ست ہے۔

(۱۴) الْخَطِيْبُ صَوْتُهُ جَهْوَرِيٌّ

خطیب اس کی آواز اونچی ہے۔

(۱۵) الْأَسَاتِذَةُ رَأْيُهُمْ سَدِيْدٌ

اساتذہ ان کی رائے درست ہے۔

(۱۶) الْمُدْرَسَةُ أَسَاتِذَتُهَا بَارِعُونَ

مدرسہ اس کے اساتذہ ماہر ہیں۔

الْتَمَرَيْنِ (۸) (مشق نمبر ۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) نیکی اس کا پھل لے بیٹھا ہے۔
الْبِرُّ ثَمَرُهُ حُلُوٌّ
- (۲) احمد اس کا خط اچھا ہے۔
اَحْمَدُ كِتَابَتُهُ جَمِيلٌ
- (۳) فاطمہ اس کا دوپٹہ بزر ہے۔
فَاطِمَةُ خِمَارُهَا اخْضَرُ
- (۴) محمود اس کی ٹوپی نئی ہے۔
مَحْمُودٌ قَلَنْسُوْتُهُ جَدِيْدَةٌ
- (۵) انگٹھی اس کا گنینہ قیمتی ہے۔
الْخَاتَمُ فَضُّهُ ثَمِيْنٌ
- (۶) لومڑی اس کا کمر مشہور ہے۔
الْعَلْبُ مَكْرَهُ مَشْهُوْرٌ
- (۷) اونٹ اس کی گردن لمبی ہے۔
الْجَمَلُ رَقَبَتُهُ طَوِيْلٌ
- (۸) انار اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
الرُّمَّانُ طَعْمُهُ بَيْنَ الْحَامِضِ وَالْحُلُوِّ
- (۹) دارالاقامہ اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
السَّكْنُ غُرْفُهَا نَظِيْفَةٌ

[اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو ورنہ ظاہر ہے اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔]

- (۱۰) مدرسہ اس کی عمارت شاندار ہے۔
الْمَدْرَسَةُ مَبْنَاهَا رَائِعَةٌ
- (۱۱) مسجد اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔
الْمَسْجِدُ فُرْشُهُ مِنَ الرُّخَامِ
- (۱۲) گھڑی اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
السَّاعَةُ عَقْرَبَا هَا لَا مِعْتَانِ
- (۱۳) فرشتے ان کی طینت طاعت و بندگی ہے۔
الْمَلَائِكَةُ جَبَلَتْهُمْ طَاعَةً وَ عِبَادَةً
- (۱۴) انبیاء ان کے پیغام برحق ہیں۔
الْأَنْبِيَاءُ رِسَالَاتُهُمْ حَقٌّ
- (۱۵) اسلام اس کا نظام رحمت ہے۔
الْإِسْلَامُ نِظَامُهُ رَحْمَةٌ
- (۱۶) کیونکہ اس کا مزاج شکست و ریخت ہے۔
الْإِشْتِرَاكِيَّةُ مَزَاجُهَا كَسْرٌ وَ هَدْمٌ
- الْتَّمَرِينَ (۹) (مشق نمبر ۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

- (۱) إِنَّ الْوَلَدَ زَيْنَةُ الْأَدَبِ
بے شک لڑکا اس کی زینت ادب ہے۔
- (۲) إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَوْعِدُهُ الْجَنَّةُ
بے شک مومن اس کے وعدے کی جگہ بہشت ہے۔
- (۳) كَانَ الْيَوْمَ حَرَّةً شَدِيدًا

گویا کہ آج کا دن اس کی گرمی سخت ہے۔

(۴) أَصْبَحَ الْمَرِيضُ حَالَهُ حَسَنَةً

مریض اس کا حال صبح کے وقت اچھا ہو گیا۔

(۵) لَعَلَّ الدَّوَاءَ طَعَمُهُ مُرٌّ

شاید دوا اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

(۶) صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدَهُ شَدِيدًا

سردی کا موسم اس کی ٹھنڈک سخت ہو گئی۔

(۷) كَانَ الْإِمْتِحَانُ أَسْيَلَتْهُ سَهْلَةً

امتحان اس کے سوالات آسان تھے۔

(۸) وَلَكِنَّ التَّلَامِيذَ الْفَائِزُونَ مِنْهُمْ قَلِيلُونَ

اور لیکن شاگردان میں کامیاب ہونے والے تھوڑے ہیں۔

(۹) إِنَّ الْكُسْلَ مُعِيبَتُهُ الدَّمَامَةُ

حقیقتاً سستی اس کا انجام کارشمرساری ہے۔

(۱۰) لَا شَكَّ أَنَّ الْعَبْدَ خَطِيئَاتُهُ كَثِيرَةٌ

بے شک بندہ اس کی خطائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۱) لَكِنَّ اللَّهَ مَغْفِرٌ رَحِيمٌ وَاسِعَةٌ

لیکن اللہ تعالیٰ کی بخشش وسیع ہے۔

(۱۲) إِنَّ الْأَمَانَةَ أَهْلُهَا قَلِيلُونَ

بے شک امانت اس کی پاسداری کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(۱۳) إِنَّ الْإِنْسَانَ أَمَانِيَّتُهُ كَثِيرَةٌ

بے شک انسان اس کی تمنائیں بہت زیادہ ہیں۔

(۱۴) أَصْبَحَ الْوَرْدُ رَائِحَتُهُ زَكِيَّةٌ وَكَوْنُهُ زَاوٍ

گلاب کا پھول اس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ دل کو بھانے والا ہے۔

(۱۵) ظَلَّ النَّاطِقُونَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ عَدَدَهُمْ كَبِيرٌ

عربی زبان بولنے والے ان کی تعداد زیادہ ہوگئی۔

(۱۶) إِنَّ الْكُھْرَبَاءُ فَايْدَتْهَا عَظِيْمَةٌ

بے شک بگلی اس کا فائدہ بہت بڑا ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ (۱۰) (مشق نمبر ۱۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) بے شک حق اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔

إِنَّ الْحَقَّ مُتَّبِعُوهُ قَلِيلُونَ

(۲) اس لئے کہ حق اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔

لَإِنَّ الْحَقَّ اتِّبَاعُهُ شَاقٌّ عَلَى النَّفْسِ

(۳) بلاشبہ آدمی اس کی عمر تھوڑی ہے۔

إِنَّ الْآدَمِيَّ عُمُرُهُ قَلِيلٌ

(۴) لیکن انسان اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔

لَكِنَّ الْإِنْسَانَ أَمَانِيَّتُهُ كَثِيرَةٌ

(۵) بے شک سورج اس کا حجم بہت بڑا ہے۔

إِنَّ الشَّمْسَ حُجْمُهَا كَبِيرٌ جَدًّا

(۶) لیکن سورج اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔

لَكِنَّ الشَّمْسَ مُسَافَتُهَا مَلَايَيْنَ مَيْلًا مِنَ الْأَرْضِ

(۷) شاید یہ کتاب اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔

- لَعَلَّ هَذَا الْكِتَابَ تَمَارِينُهُ يَسِيرَةٌ جِدًّا
(۸) بے شک تاج محل اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔
إِنَّ تَاجَ مَحَلٍّ مَبْنَاهَا وَحِيدَةُ الدَّهْرِ
(۹) شاید بیمار اس کی حالت نازک ہے۔
لَعَلَّ الْمَرِيضَ حَالُهُ خَطِيرَةٌ
(۱۰) فی الواقع ٹیلی فون اس کے فائدے بہت ہیں۔
إِنَّ الْهَاتِفَ فَوَائِدُهُ كَثِيرَةٌ
(۱۱) بے شک دلی اس کی تہذیب بہت پرانی ہے۔
إِنَّ الدِّهْلِيَّ نِقَافَتُهَا قَدِيمَةٌ جِدًّا
(۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ اس کا منظر عجیب ہے۔
إِنَّ الْكُعبَةَ مَنْظَرُهَا عَجِيبٌ
(۱۳) بے شک نماز اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
إِنَّ الصَّلَاةَ إِقَامَتُهَا فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ
(۱۴) درحقیقت یہ لوگ ان کے رجحانات غیر دینی ہے۔
إِنَّ هَؤُلَاءِ النَّاسُ مُيُولُهُمْ لِادِّينَةٍ
(۱۵) بے شک دنیا اس کا زوال یقینی ہے لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
إِنَّ الدُّنْيَا زَوَالُهَا حَقٌّ لَكِنَّ النَّاسَ مُعْتَرُونَ
(۱۶) بے شک قیامت اس کا وعدہ برحق ہے لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
إِنَّ الْقِيَامَةَ وَعْدُهَا حَقٌّ وَلَكِنَّ النَّاسَ فِي غَفْلَةٍ
الْتَمَرِينَ (۱۱) (مشق نمبر ۱۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

الْبَاحِرَةُ

الْبَاحِرَةُ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ هَذَا الزَّمَانِ، وَهِيَ مِنْ أَعْظَمِ وَسَائِلِ الْحَمَلِ وَالْإِنْتِقَالِ۔ إِنَّ الْبَاحِرَةَ فَإِلْدَتُهَا عَظِيمَةٌ وَهِيَ عَامِلٌ قَوِيٌّ فِي اتِّسَاعِ التِّجَارَةِ وَتَقْدِيمِ الْعُمَرَانِ۔ وَالتِّجَارَةُ الْعَالَمِيَّةُ عِمَادُهَا الْبُؤَاخِرُ كَانَ النَّاسُ فِي قَدِيمِ الزَّمَانِ يَتَّخِذُونَ الْمَرَكَبَ وَالسُّفْنَ الشَّرَاعِيَّةَ لِرُكُوبِ الْبِحَارِ۔ وَكَانَ الْعَرَبُ لَهُمْ فَضْلٌ كَبِيرٌ فِي ذَلِكَ وَكَانَتِ الْبِحَارُ وَرُكُوبُهَا فِي خَطَرٍ عَظِيمٍ لِأَنَّ السُّفْنَ الشَّرَاعِيَّةَ تَحْتَ حُكْمِ الْأَرْيَاحِ۔ وَالْأَرْيَاحُ هَبُوبُهَا وَرُكُودُهَا بِنِظَامِ الْكُونِ فَإِنْ وَاَفَقَتْ سَارَتِ السَّفِينَةُ وَإِنْ خَالَفَتْ وَقَفَتْ وَإِنْ عَانَدَتْ صَدَمَتْهَا بِصَخْرَةٍ أَوْ قَلْبَتْهَا قَرِيبًا كَانَتِ السَّفِينَةُ نَهَايَتُهَا إِلَى الْغُرُقِ وَالرُّبَانُ مُصِيرُهُ إِلَى الْهَلَاكِ

سمندری جہاز دور حاضر کی ایجادات میں سے ہے اور وہ نقل و حمل کے بہت بڑے وسائل میں سے ہے بے شک سمندری جہاز اس کا عظیم فائدہ ہے۔ اور وہ تجارت کی وسعت اور آبادی کے اضافے کا ایک طاقتور عامل (ذریعہ) ہے۔ بین الاقوامی تجارت اس کا بنیادی ستون سمندری جہاز ہے۔ زمانہ قدیم میں انسان مختلف سواریاں بادیانی کشتیاں بحری سفر کے لئے استعمال کرتے تھے اور اہل عرب کو اس میں بہت فضیلت (برتری) حاصل تھی۔ اور لیکن سمندر اور ان کا سفر بہت بڑے خطرے میں تھا کیونکہ بادیانی کشتیاں ہواؤں کے رحم و کرم پر تھیں۔ اور ہوائیں ان کا چلنا اور ان کا ٹھہرنا کائنات کے نظم و نسق کے ساتھ تھا پس اگر ہوائیں موافقت میں چلتیں تو کشتی چل پڑتی اور اگر ہوائیں خلاف ہوتیں تو کشتی ٹھہر جاتی اور اگر ہوائیں اس کی ضد میں چلتیں تو اسے کسی

چٹان سے ٹکرا دیتیں یا الٹا کر دیتیں۔ اکثر اوقات کشتی کا انجام کار غرق ہونا اور ملاح کا حشر ہلاکت ہوتا۔

فَفَكَّرَا الْمُخْتَرِعُونَ وَفَكَّرُوا وَالْمُخْتَرِعُونَ أَمَلُهُمْ بَعِيدَةٌ فَمَا زَالُوا
يَفْكُرُونَ حَتَّى تَمَّ لَهُمُ النَّجَاحُ۔ وَاهْتَلَوْا إِلَى صَنْعِ سَفِينَةٍ تَجْرِي بِقُوَّةِ
الْبَحَارِ۔ فَكَانَتْ الْبَوَاحِرُ مِنْذُ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔ وَكَانَتْ أَوَّلُ بِاخِرَةٍ مُخْتَرِعُهَا
رَجُلٌ أَمْرِيكَانِيٌّ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْفَنُّ وَتَحَسَّنَتِ الْآلَاتُ فَوَقَّ مَا كَانَتْ إِلَى أَنْ أَصْبَحَ
الرُّبَّانُ يُعْبِرُ الْمُحِيطَ الْأَطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيكََا إِلَى أَوْ رَبَّآ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَكَانَ
الْمُحِيطُ الْأَطْلَنْطِيُّ مَسِيرَهُ شَهْرَانِ بِالسَّفِينَةِ الشَّرَاعِيَّةِ وَالْبَوَاحِرُ بَعْضُهَا
كَبِيرَةٌ جَدًّا حَتَّى كَانَتْهَا حَارَّةٌ مِنْ حَارَاتِ الْبَلَدِ أَوْ قَرِيَّةٌ مِنَ الْقُرَى۔

تو نئی چیز ایجاد کرنے والوں نے غور و فکر کیا اور بار بار تدبیر کیا تو ان کی امیدیں دور دور کی تھیں تو پس وہ ہمیشہ غور و فکر کرتے رہے۔ یہاں تک ان کو پوری کامیابی و کامرانی حاصل ہو گئی اور ان لوگوں نے ایک ایسی کشتی تیار کرنے کی طرف رہنمائی حاصل (پائی) کی جو کہ بھاپ کی طاقت سے چلنے والی ہو۔ پس سمندری جہاز اس روز سے ہی چلنے لگے اور پہلا سمندری جہاز اس کا ایجاد کرنے والا ایک امریکی آدمی تھا پھر اس ہنر نے ترقی کی اور پہلے کی نسبت اعلیٰ قسم کے آلات ایجاد ہو گئے۔ حتیٰ کہ بحر اٹلانٹک کو امریکہ سے یورپ تک پانچ دن کے اندر پار کرنے لگے اور بحر اٹلانٹک کا سفر باد بانی کشتی کے ذریعے دو مہینوں کا تھا۔ اور سمندری جہاز ان میں سے بعض بہت بڑے ہیں گویا کہ وہ ایک محلہ ہے شہر کے محلوں میں سے یا گاؤں (بستی) ہے بستیوں میں سے۔

التَّمْرِينُ (۱۲) (مشق نمبر ۱۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(الْقَطَارُ وَالطَّائِرَةُ)

(ریل اور ہوائی جہاز)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانے کی ایجادات میں سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ درحقیقت ملکی تجارت اس کا دار و مدار تو اسی پر ہے اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے۔ اندرون ملک اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

الْقَطَارُ وَالطَّائِرَةُ مِنْ مَخْتَرَعَاتِ الزَّمَانِ الْحَاضِرِ۔ الْقَطَارُ أَفَادِيَّتُهُ عَظِيمَةٌ إِنَّ التِّجَارَةَ الدَّوْلِيَّةَ اسْتِنَادُهُ عَلَيْهِ۔ لَوْلَا الْقَطَارُ لَتَبَرَّدَتْ رَوَاجُ التِّجَارَةِ۔ أَمَّا دَاخِلُ الْبِلَادِ أَكْثَرُ سَفَرِهَا بِالْقَطَارِ۔ لَأَشْكُ فِيهَا أَنَّ السَّفَرَ صُعُوبَاتُهُ قَدْ انْتَهَتْ

پہلے لوگ تیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے۔ اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے کے لئے کئی کئی دن اور ہفتے لگ جاتے تھے۔ اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی۔ مگر ریل گاڑی کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ اس کی رفتار بہت تیز ہے۔ اس لئے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

النَّاسُ كَانُوا فِي أَوَّلِ الزَّمَانِ يُسَافِرُونَ عَلَى عَرَبَاتِ الْبُحْرِ وَالْعَجَلَاتِ۔ وَيَسْتَصْرِفُ السَّفَرُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ آخَرَ أَيَّامًا كَثِيرَةً وَأَسَابِعَ كَثِيرَةً وَالسَّفَرُ كَانَتْ مُشَقَّتَهُ جِدًّا۔ لَكِنَّ الْقَطَارَ اخْتِرَاعَهُ يَسِّرُ السَّفَرَ۔

الْقَطَارُ جَرِيئُهُ سَرِيعٌ جِدًّا وَلِهَذَا جَعَلَ النَّاسُ يُسَافِرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فِي أَقَلِّ
الْوَقْتِ بِسُهُولَةٍ

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے۔ لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کا فن اس کی
کامیابی محال ہے۔ اس لئے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اس
کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے مگر مختصر عین ان کے عزائم بلند تھے وہ کام کرتے
اور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ زمین اس کی مسافت گویا
سمٹ آئی۔ یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر الملائک کو پار کرنے لگا جیسے وہ
تخت رواں پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الطَّائِرَةُ اخْتَرَاعُهَا شَيْءٌ عَجِيبٌ كَانَ النَّاسُ يَتَخَيَّلُونَ أَنَّ فَنَّ الطَّيْرَانِ فَوْزُهُ
مَحَالٌّ۔ لَكِنَّ الْإِنْسَانَ عَزَائِمُهُ مَحْدُودَةٌ۔ وَلِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَيْسَتْ خِلْقَتُهُ
كَخِلْقَةِ الطُّيُورِ إِلَّا أَنَّ الْمُخْتَرَعِينَ عَزَائِمَهُمْ شَامِحَةٌ فَمَا زَالُوا يَعْمَلُونَ
وَيَجْتَهِدُونَ إِلَى أَنْ فَازُوا فِي عَزَائِمِهِمْ۔ وَالْأَرْضُ كَانَ مُسَافَتَهَا طَوِيلٌ حَتَّى
صَارَ الطَّيَّارُ يَعْبُرُ الْمُحِيطَ إِلَّا طَلْنَطَى فِي سَاعَاتٍ كَانَهُ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ
جَارِيٍّ۔ الطَّائِرَةُ جَرِيئُهَا أَسْرَعُ مِنْ جَرِي الْقَطَارِ بِأَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

(دوسرا سبق)

(مضاف اور مضاف الیہ کی صفت)

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیونکہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے۔ اس لئے طالب علم کے لئے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

اس کے برعکس مضاف کی صفت چونکہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف و صفت میں فصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اکثر طلباء اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیے۔

رِيشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت رِيشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينِ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثَّمِينِ، قَلَمِ (مضاف الیہ) کی صفت ہے اس لئے مذکر اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثَّمِينَةُ، رِيشَةُ مضاف کی صفت ہے اس لئے مؤنث اور مرفوع ہے کیونکہ رِيشَةُ مرفوع ہے پھر چونکہ رِيشَةُ معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہے۔ اس لئے الثَّمِينَةُ کو بھی ”ال“ کے ذریعہ معرفہ بنالیا گیا ہے۔ اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔ ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیے۔

(۱) سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہئے پھر مضاف کی صفت

مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔

(۲) مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔

(۳) مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہئے تاکہ صفت اسی کے مطابق لکھی جاسکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔

(۴) اضافت سے چونکہ اسم میں تخصیص و تعین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے۔ اس طرح وہ اسم نکرہ اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے۔ لہذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہئے۔

الْتَمُرِیْنُ (مشق نمبر ۱۳)

(مضاف الیہ کی صفت)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) ضَوْءُ الْمَصْبَاحِ الْكَهُرُبَانِی سَاطِعٌ

بکلی کے بلب کی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔

(۲) یَكْمُلُ الْقَمَرُ فِی وَسْطِ الشَّهْرِ الْعَرَبِیِّ

چاند عربی ماہ کے درمیان میں پورا ہوتا ہے۔

(۳) حَزَنَ النَّاسُ بِمَوْتِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ

ایک بڑے مرتبے والے عالم کی موت پر لوگ غمگین ہوئے۔

(۴) نَتِیْجَةُ الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ حَسَنَةٌ

سالانہ امتحان کا نتیجہ اچھا ہے۔

- (۵) خَرَّجُوا الْمَدَارِسَ الْعَرَبِيَّةَ هُمْهُمْ الدِّينُ
عربی مدرسوں سے فاضل (فراغت پانے والے) لوگوں کا ارادہ دین کی خدمت
ہے۔
- (۶) بُنِيَانُ الْجَامِعَةِ الْقَوْمِيَّةِ شَامِخٌ
قومی یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔
- (۷) طَلَبَةُ الْكُلِّيَّاتِ الْأَنْكِلِيزِيَّةِ مَلَابِسُهُمْ فَاحِرَةٌ
انگریزی کالجوں کے طلباء کے لباس قیمتی ہیں۔
- (۸) لَكُمُوءٌ بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ ذَاتُ حَدَائِقَ جَمِيلَاتٍ وَمُنْتَزَهَاتٍ فَسِيحَةٍ
لکھنؤ خوبصورت باغوں پارکوں اور وسیع تفریح گاہوں والا عمدہ شہر ہے۔
- (۹) مَشُورَةُ النَّاصِحِ الْأَمِينِ لَا تُرَدُّ
نصیحت کرنے والے امانت دار آدمی کا مشورہ رد نہیں کیا جاتا۔
- (۱۰) تَتَغَرَّدُ الطُّيُورُ عَلَى عُصُوفِ الْأَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ
بہت اونچے درختوں کی شاخوں پر پرندے چبھاتے ہیں۔
- (۱۱) رُؤْيَا الْمُنَاطِرِ الْبَهِيْجَةِ يُوَدُّهَا الشُّعْرَاءُ
پر رونق اور دل کو لبھانے والے مناظر سے شاعر لوگ خوش ہوتے ہیں۔
- (۱۲) كَانَ سَحْبَانُ مِنْ خُطْبَاءِ الدَّوْلَةِ الْأُمَوِيَّةِ
سحبان مملکت بنی امویہ کے مشہور خطباء میں سے تھا۔
- (۱۳) فَلَا حُجْمَ لِمُجْتَمَعِ الْبَشَرِيَّةِ فِي اتِّبَاعِ دِينِ اللَّهِ
انسانی معاشرے کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے دین کی پیروی میں ہے۔
- (۱۴) سِيَاسَةُ الْحُكُومَاتِ الْجُمْهُورِيَّةِ تُفْسِدُ عَلَى الْمَرْءِ دِينَهُ وَخُلُقَهُ
جمہوری حکومتوں کی سیاست آدمی کے دین و اخلاق کو برباد کر دیتی ہے۔

- (۱۵) إِنَّ مَسْئَلَةَ الْحَيَاةِ الْإِنْسَانِيَّةِ تَعْقِدَتْ الْيَوْمَ
یقیناً آج انسانی زندگی کا مسئلہ بڑا مشکل ہو کر رہ گیا ہے۔
- (۱۶) كَانَتْهُمْ أَعْجَازُ نَحْلِ خَاوِيَةٍ، فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ
وہ ایسے مرے ہوئے پڑے ہیں جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے کیا تو ان میں سے
کسی کو باقی (بچا ہوا) دیکھتا ہے۔

الْتَّمِرِينَ (۱۴) (مشق نمبر ۱۴)

- عربی میں ترجمہ کریں۔
- (۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔
قَوَاعِدُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لَيْسَتْ بِمُسْكَلَةٍ جَدًّا
- (۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء ایسے مشکل سمجھتے ہیں۔
لَكِنْ طُلُبَاءُ الدَّرَجَاتِ الْإِبْتِدَائِيَّةِ يَطْنُونَهَا مُسْكَلَةً
- (۳) جسمانی ورزش کے بہت فائدے ہیں۔
فَوَائِدُ الرِّيَاضَةِ الْجَسَدِيَّةِ كَثِيرَةٌ
- (۴) صفائی و سہرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔
الطَّهَارَةُ وَالنَّظَافَةُ عِلَامَةُ النُّوْقِ النَّظِيفِ
- (۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔
طُلُبَاءُ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ لَا يَتَفَكَّرُونَ / لَا يَتَخَيَّلُونَ بِالطَّهَارَةِ
- (۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔
سُرُورٌ / فَرَحٌ بِفَوْزِ الطُّلُبَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ سُرُورًا / فَرَحًا لَا أَنْتِهَاءَ لَهُ۔
- (۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔
مَنَافِعُ سَعْيِ الْمُسْلِسِلِ وَالْعَمَلِ الدَّائِمِ مَجْهُولُ الْعَدَدِ۔

- (۸) برفتانی کے علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
 مَوَاطِنُوْ اَصْعَاعِ النَّلَجِيَّةِ يَلْبَسُوْنَ الْجُلُوْدَ الْقُطِيْبِيَّةَ۔
- (۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دکان سے خریدا گیا تھا۔
 كَانَ هٰذَا الْبِسَاطُ اشْتَرِي مِنْ دُكَّانِ تَاجِرٍ اِيْرَانِيٍّ
- (۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
 تَقْلِيْدُ الْحَضَارَةِ الْغَرْبِيَّةِ قِسْمٌ مِنَ اللَّعْنَةِ۔
- (۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
 لَسْنَا بِجَاهِلِيْنَ عَنْ مُفْتَضِيَّاتِ الْعَصْرِ الْحَاضِرِ
- (۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
 حِكَايَةُ/ قِصَّةُ هَلَاكَةِ الْاَقْوَامِ الضَّالَّةِ عَجِيْبَةٌ جَدًّا۔
- (۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔
 الدُّنْيَا جَاهِلَةٌ عَنْ بَرَكَاتِ الْقَوَانِيْنِ الْاِسْلَامِيَّةِ
- (۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک و سعید عہد تھا۔
 عَهْدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ كَانَ عَهْدًا مُبَارَكًا وَسَعِيْدًا۔
- (۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔
 مَاءُ الْبُعَيْنِ الْعَذْبِ وَفِيَّ الشَّجَرِ الْكُثِيْفِ نِعْمَةٌ عَجِيْبَةٌ۔
- اَلْتَّمَرِيْنُ (۱۵) (مشق نمبر ۱۵)

مضاف کی صفت

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

- (۱) يَسْكُنُ مَحْمُوْدٌ وَاَخُوْهُ الصَّغِيْرُ فِيْ بَيْتٍ صَغِيْرٍ
 محمود اور اس کا چھوٹا بھائی ایک چھوٹے گھر میں رہتے ہیں۔

- (۲) اِخِي الْاَوْسَطُ اكْبَرُ مِنْ اِخِي الصَّغِيرِ سَنَتَيْنِ۔
میرا درمیانہ بھائی میرے چھوٹے بھائی سے دو سال بڑا ہے۔
- (۳) النُّحْلَةُ لَسَعَتِ الْوَلَدَ فِي اِصْبَعِهِ الْوُسْطَى
شہد کی مکھی نے لڑکے کی درمیانی انگلی میں ڈس لیا۔
- (۴) اِنْعَقَدَتِ الْحَفْلَةُ فِي قَاعَةِ دَارِ الْعُلُومِ الْوَاسِعَةِ۔
دارالعلوم کے کھلے میدان میں جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔
- (۵) الْقَهْرُ كَالْاَرْنَبِ رَجُلَاهُ الْخُلُقَتَانِ اطْوَلُ مِنْ رِجْلَيْهِ الْاَمَامَتَيْنِ
کنگرو خرگوش کی طرح ہے اس کی پچھلی دو ٹانگیں اگلی دو ٹانگوں سے لمبی ہیں۔
- (۶) لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْاَوَّلِينَ
نہیں کوئی معبود مگر وہی وہ جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے پہلے والے آباؤ اجداد کا پالنے والا ہے۔
- (۷) اَفْرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ، اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ الْاَقْدَمُونَ۔
کیا دیکھتا تم نے ان کو کہ جن کو تم پوجتے رہے اور تمہارے پہلے والے باپ دادا بھی پوجتے رہے۔
- (۸) نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْاَفْنِدَةِ۔
وہ اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کہ دلوں پر جا پہنچے گی۔
- (۹) الْوَرْدَةُ الْمُفْتَحَةُ تُعْطَرُ الْهُوَاءُ بِرَائِحَتِهَا الزَّكِيَّةِ
گلاب کا کھلا ہوا پھول اپنی پاکیزہ خوشبو سے ساری ہوا کو خوشبودار کر دیتا ہے۔
- (۱۰) الْبُعُوضَةُ بِلِسْعَاتِهَا الْمُؤْذِيَةِ وَطَنِينِهَا الْمُبْعُوضِ تُحَرِّمُ الْمَرْءَ لَذَّةَ الْكَرَى
چھراپنے تکلیف دہ ڈنگوں اور مبغوض آواز کی وجہ سے آدمی کی نیند کی لذت کو

حرام کر دیتا ہے۔

(۱۱) إِنَّ الْمَذْيَاغَ مِنْ مُخْتَرَعَاتِ الْعَصْرِ الْحَدِيثِ الْعَجِيبَةِ

بے شک ریڈیو موجودہ زمانے کی عجیب ایجادات میں سے ہے۔

(۱۲) نَظَرِيَّةُ الْإِسْلَامِ السِّيَاسِيَّةُ غَيْرُ نَظَرِيَّةِ الْجُمْهُورِيَّةِ وَالشُّيُوعِيَّةِ

اسلام کا سیاسی نظریہ جمہوریت اور کمیونزم کے نظریے سے جدا ہے۔

(۱۳) كَانَتْ أَحْوَالُ الْعَرَبِ الْمَدِينِيَّةِ كَأَحْوَالِهِمُ الْاجْتِمَاعِيَّةِ فَوْضَى بَغِيرِ

نظام۔

عرب کے مذہبی حالات بھی ان کے اجتماعی حالات کی طرح کسی نظم و نسق کے نہ ہونے کی وجہ سے بد نظمی کا شکار تھے۔

(۱۴) الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تُشْرِقَ بِضِيَاءِهَا الْبَاهِرِ تُرْسِلُ مِنْ أَشْعَتِهَا الْخَفِيفَةِ

الْمُخْتَلِفَةِ الْأَلْوَانِ

سورج اپنی بہت تیز روشنی کے ساتھ نکلنے سے پہلے ہلکی مختلف رنگوں کی شعاعیں چھوڑتا/ نکلتا ہے۔

(۱۵) هَلُمَّ بِنَا نَخْرُجْ إِلَى بَعْضِ ضَوَاحِي الْبَلَدِ الْقَرِيبَةِ لِنَتَمَتَّعَ بِمَنْظَرِهَا

الْجَمِيلِ وَنَشْقَ هَوَاءِهَا الْعَلِيلِ۔

آئیے ہم شہر کے آس پاس کو نکل جائیں تاکہ ان کے حسین منظر سے لطف اندوز ہوں ہلکی پھلکی ہوا کھائیں۔

(۱۶) وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ۔

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے اور جو ایمان والے تمہارے متبع ہو گئے ہیں ان سے تواضع کے ساتھ پیش آئیے۔

الْتَمَرَيْنِ (۱۶) (مشق نمبر ۱۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔
عِبَادُ اللَّهِ الْبَارُونَ يَسْهَرُونَ فِي اللَّيَالِ
- (۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔
فَاطِمَةُ تَحْرُسُ عَلَى كُتُبِهَا الدَّرَسِيَّةِ حَرَسًا۔
- (۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔
أَخِي الصَّغِيرُ يَلْدُرُسُ فِي الدَّرَجَةِ الثَّلَاثَةِ
- (۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک باکمال مقرر ہے۔
أَخُو اسْلَمَ الْاَوْسَطُ خَطِيبٌ مَاهِرٌ / فَاَصِلُ
- (۵) خالد گھر کی چھت سے گر پڑا اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔
سَقَطَ خَالِدٌ مِنْ سَقْفِ الْبَيْتِ فَانْكَسَرَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرَى
- (۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔
بَقْرَةُ مَحْمُودٍ السَّوْدَاءُ حُلُوبٌ
- (۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلباء اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔
طُلَبَاءُ دَارِ الْعُلُومِ الصَّغَارُ يَتَدَرَّبُونَ عَلَى الْخِطَابَةِ فِي الْأُرْدِيَّةِ
- (۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔
فَلَاخُو الْهِنْدِ سَيِّ الْحَالِ / الْمُعْزُونَ الشَّعْتُونَ / الْبَائِسُونَ يَمُوتُونَ جُوعًا
- (۹) امراء اور اہل ثروت اپنی شاندار کونھیوں میں داد عیش دیتے ہیں۔
الْأَمْرَاءُ وَالْمُتْرَفُونَ يَتَنَعَّمُونَ فِي مَخَلَّاتِهِمْ / قُصُورِهِمْ الْفَاحِشَةِ

- (۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گر گئی۔
عَقْرُبُ سَاعَتِي الصَّغِيرَةِ لَا أَذْرى اَيْنَ سَقَطَتْ۔
- (۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔
مَنَارَةُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ الْعَالِيَةِ تُنْظَرُ مِنْ بَعِيدٍ
- (۱۲) شہر کی بڑی دکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔
حَوَانِيتُ الْبَلَدِ الْكَبِيرَةِ تَفْتَحُ بَعْدَ السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ
- (۱۳) میں نے ایک فاختہ شکاری اور اس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔
صَلْتُ يَمَامَةً وَذَكَيْتُهَا / ذَبَحْتُهَا بِمِقْسَتِي / بِسِكِّينِي الْكَبِيرِ الْحَادِّ
- (۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و برکت کے ہیں۔
شَهْرُ رَمَضَانَ الْمُبَارَكُ وَالْعَشْرَةُ الْآخِرَةُ خَاصَّةٌ ذُو بَرَكَاتٍ وَمُبَرَّقَاتٍ تَامَةٍ
- (۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر جمہوری اور اشتراکی نقطہ نظر سے مختلف ہے۔
وَجْهَةٌ نَظَرِ الْإِسْلَامِ الْأَخْلَاقِيَّةُ مُخْتَلِفٌ عَنْ وَجْهَةِ نَظَرِ الْجُمْهُورِيَّةِ وَالشُّبُوحِيَّةِ / الْأَشْتِرَاقِيَّةِ۔
- (۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔
سِيَاسَةُ الْإِسْلَامِ الْعَادِلَةُ وَنِظَامُهُ الْبَارُّهُمَا الذَّانِ يُصْلِحَانِ أَنْ يُجْعِلَا الْإِنْسَانِيَّةَ
- (۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔
مَسْئَلَةُ الْإِنْسَانِ الْاِقْتِصَادِيَّةُ صَارَتْ الْيَوْمَ مَسْئَلَةً أَهْمًا۔

الْتَمَرَيْنُ (۱۷) (مشتق نمبر ۱۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مَصِيرُ مَدَارِسِ الْهِنْدِ الْعَرَبِيَّةِ

ہندوستان کے مدارس عربیہ کی حالت زار

مَدَارِسُ الْهِنْدِ الْعَرَبِيَّةِ فِي إِحْتِضَارٍ، تَلَفُظُ نَفْسِهَا الْأَخِيرِ، فَإِنْ لَمْ يَتَدَارَكْهَا عُلَمَاؤُهَا الْعَامِلُونَ، وَرِجَالُهَا الْمُخْلِصُونَ لَسَوْفَ يُقْضَى عَلَيْهَا، فَمِنْهَا مَا تَعَطَّلَتْ وَمِنْهَا مَا اضْطَرَبَ حَبْلُ نِظَامِهَا الدَّاخِلِيِّ وَتَضَعُضَعُ بُنْيَانُهَا، وَذَلِكَ الْأَسْبَابُ۔

ہندوستان کے عربی مدرسے موت اور زندگی کی حالت میں ہیں وہ زندگی کا آخری سانس لے رہے ہیں۔ پس اگر اس کے عمل کرنے والے عالموں نے اور مخلص لوگوں نے تدارک نہ کیا تو عنقریب وہ ختم ہو جائیں گے۔ بعض ان میں تعطیل کا شکار ہو گئے اور بعض کے اندرونی نظام کی سی اضطراب کا شکار ہو گئی اور ان کی بنیادیں اکھڑ گئی ہیں اور یہ صورتحال کئی اسباب کی بناء پر ہے۔

فَمِنْ تِلْكَ الْأَسْبَابِ عَدَمُ حِمَايَةِ الدَّوْلَةِ، وَمِنْهَا قِلَّةُ رَغْبَةِ النَّاسِ فِي الْعُلُومِ الدِّيْنِيَّةِ، وَتَرْكُ الْجُمْهُورِ مُسَاعَدَتَهَا، وَمِنْهَا بَعْضُ النِّقْصِ فِي مِنْهَا جِ الدَّرْسِ، وَنِظَامِهَا التَّعْلِيمِيِّ وَمِنْهَا أَنَّ الْهِنْدَ بَعْدَ مَا خَرَجَتْ مِنْ أَيْدِي الْأَنْكَلِيرِ الْغَلَابَةِ وَنَالَتْ حُرِّيَّتَهَا الْمَرْجُوَّةَ۔ ثُمَّ وَقَعَ فِيهَا مَا وَقَعَ مِنَ الْأَضْطِرَابَاتِ الْهَائِلَةِ الْمُؤَلِمَةِ اضْطَرَّ كَثِيرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى أَنْ يُعَادِرُوا مَوَاطِنَهُمُ الْقَدِيمَ وَيَذَارَهُمُ الْعَزِيزَةَ فَحَرِمَتِ الْمَدَارِسُ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ أُولَئِكَ الْمُتَبَرِّعِينَ الَّذِينَ كَانَ يَعْينُهُمْ تَعْلِيمُهَا الدِّيْنِي لِعِنَايَتِهِمْ بِشُئُونِ الْمُسْلِمِينَ الدِّيْنِيَّةِ

وَالْخُلُقِيَّةُ۔

پس ان اسباب میں سے ایک سبب حکومت کی عدم حمایت ہے اور ان میں سے ایک سبب لوگوں کی علوم دینیہ میں رغبت کی کمی اور عوام کا تعاون نہ کرنا ہے اور ان میں سے ایک سبب درس کا طریق کار اور تعلیمی نظام کے نقائص ہیں اور ان میں سے ایک سبب یہ ہے کہ جب انگریز کے پنجوں سے ہندوستان نے خلاصی پائی اور اپنی متوقع آزادی حاصل کی تو پھر ان خوفناک اور المناک واقعات پیش آنے کی وجہ سے بہت سے مسلمان اپنے آباء اجداد کے وطن کو اپنے پیارے ملک کو خیر باد کہنے پر مجبور ہو گئے۔ پس مدارس ان بہت سے سارے عطیہ دینے والے اور خیرات کرنے والے لوگوں سے محروم ہو گئے جو کہ مسلمانوں کی دینی اور اخلاقی حالت زار پر توجہ رکھنے کے تعلق کی وجہ سے مدارس کی دینی تعلیم کی فکر رکھتے تھے۔

وَلَا أَرَى الْيَوْمَ أَنَّ حُكُومَةَ الْهِنْدِ اللَّادِيَّةِ سَتُمَتِّعُ بِحِمَايَتِهَا مَدَارِسَهَا الدِّيْنِيَّةَ، فَعَلَى مُسْلِمِي الْهِنْدِ وَمُحِبِّي الدِّيْنِ خَاصَّةً أَنْ يَقُومُوا لَهَا وَيَبْذُلُوا فِي سَبِيلِهَا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعَ لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا۔

آج مجھے دکھائی نہیں دیتا کہ ہندوستان کی موجودہ بے دین حکومت اپنی حمایت سے ملک کے دینی مدرسوں کو نفع دے۔ پس ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً دین سے محبت کرنے والوں پر ضروری ہے ان کے باقی رکھنے کیلئے کمر بستہ ہو جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی کوششوں کو اس راستے (مدرسوں کی ضروریات) میں خرچ کریں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی راہ پیدا کر دے۔

وَالْمَدَارِسُ فِي أَرْجَاءِ الْهِنْدِ الْوَاسِعَةِ كَثِيرَةٌ تَحْتَاجُ إِلَى تَغْيِيرٍ وَاصْلَاحٍ كَبِيرٍ فِي نِظَامِ التَّعْلِيمِ وَمِنْهَا جِهَاتُ الْعَقِيمِ لَوْ آتَاكَ اللَّهُ لِلْقَائِمِينَ

بِهَا إِصْلَاحُهَا وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔

اور مدارس وسیع و عریض ہندوستان کے طول و عرض میں بہت تعداد میں ہیں جو کہ تعلیم کے نظام اور کمزور تعلیمی نصاب میں تبدیلی اور بڑی اصلاح کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان مدارس کو قائم کرنے والوں کو ان کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائیں اور یہ چیز اللہ پر مشکل نہیں۔

الْتَّمَرِینُ (۱۸) (مشق نمبر ۱۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے، رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادین) حکومت اسے دیس نکالا دے رہی ہے۔

لُغَةُ الْهِنْدِ الْأَرْدِيَّةُ لُغَةٌ مُتَقَدِّمَةٌ / صَاعِدَةٌ يَنْطِقُ بِهَا وَيَقْهَمُهَا كُلُّ رَجُلٍ / فَرْدٍ مُتَعَلِّمًا مُتَّفَعًا أَوْ أُمِّيًّا أَمَّا إِصْطِلَاحَاتُهَا الْعِلْمِيَّةُ وَالسِّيَاسِيَّةُ فَعَدَدُ فَاهِمِيَّهَا لَيْسَ بِقَلِيلٍ اَيْضًا لَكِنَّ الْحُكُومَةَ اللَّادِيَّةِيَّةَ تُخْرِجُهَا مِنْ أَرْضِ الْوَطَنِ الْيَوْمَ۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے کیونکہ اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اس کا فارسی رسم خط ہندی کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت کی بو آتی ہے۔ جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے منافی

بَعْضُ النَّاسِ يَتَحَدَّثُونَ / يُخْبِرُونَ عَنْ حُرْمَةِ الْأُرْدِيَّةِ أَنَّهَا لُغَةٌ
 مُسْلِمِي الْقَوْمِيَّةِ / الْمِلِّيَّةِ لِأَنَّهَا يُوجَدُ فِيهَا عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنْ كَلِمَاتٍ عَرَبِيَّةٍ
 وَفَارِسِيَّةٍ وَخَطُّهَا الْفَارِسِيُّ لَا يَكْلِمُ خَطَّ الْهِنْدِ السَّنِسُكْرَتِي وَلِأَنَّهَا تَنْبَعُ
 مِنْهَا رَائِحَةُ ثِقَافَةِ مُسْلِمِي الْإِسْلَامِيَّةِ الَّتِي هِيَ ضِدُّ تَهْدِيبِ / حَضَارَةِ الْهِنْدِ
 الْقَدِيمَةِ وَتُعَارِضُ / حُكُومَتَهَا الْعِلْمَانِيَّةَ۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

(تیسرا سبق)

صفت جملے کی صورت میں

جملہ جس طرح مبتداء کی خبر ہوتا ہے، اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے۔ مبتداء و خبر اور موصوف و صفت کے درمیان جو فرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ مبتداء معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے۔ اور موصوف و صفت معرفہ و نکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہیں سے بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا۔ کیونکہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرفہ کے بعد آئے وہ یا تو حال ہو گا یا خبر ہو گا۔

مبتداء خبر موصوف صفت

(۱) الْوَلَدُ يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ (۲) وَلَكِنَّ يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ

پہلی مثال میں الْوَلَدُ مبتداء ہے اور يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ اس کی خبر ہے۔ اور دوسری مثال میں وَلَكِنَّ موصوف اور يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ اس کی صفت ہے۔

فائدہ:

اوپر کی مثال میں الْوَلَدُ معرفہ اور شروع میں ہونے کی وجہ سے مبتداء ہے اس لئے يَرْكَبُ اس کی خبر بن گیا ہے۔ مگر کوئی ایسا اسم معرفہ جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ حال ہوا کرتا ہے جیسے۔

ذوالحال فاعل حال

(۱) جَاءَ نِيْ وَوَلَدُ يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ (لڑکا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا)

فاعل موصوف صفت

(۲) جَاءَ نِيْ وَوَلَدُ يَرْكَبُ الدَّرَاجَةَ (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر سوار ہوتا ہے)۔

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے اصل یہ ہے کہ مبتداء اور ذوالحال دونوں ہی معرفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) مبتداء کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال بن گیا۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لئے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں مبتداء بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔

موصوف و صفت کے درمیان تذکیر و تانیث اور واحد، تشبیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو مبتداء و خبر کے سلسلہ میں درس نمبر 13 حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معرفہ ہو اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہئیں تو موصوف و صفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معرفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعے لانی چاہئے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي قَتَلَ الْأَسَدَ (آیا وہ شخص جس نے شیر کو قتل کیا) یہاں درحقیقت الرَّجُلُ کی صفت الَّذِي اسم موصول ہے۔ جو معرفہ ہے اور قَتَلَ الْأَسَدَ صلہ ہے۔ الَّذِي کا اس طرح اسم موصول وصلہ ل کر الرَّجُلُ کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جَاءَ رَجُلٌ الَّذِي قَتَلَ الْأَسَدَ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ رَجُلٌ نکرہ ہے الَّذِي معرفہ ہے یہ غلطی طلباء بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جَاءَ الرَّجُلُ

قَتَلَ الْأَسَدُ بَهِیْ كَهْنًا صَحیح نہ ہوگا کیونکہ قَتَلَ الْأَسَدُ یہاں نکرہ ہے اس لئے الرَّجُلُ کی صفت نہیں بن سکتا تا آنکہ قَتَلَ الْأَسَدَ سے پہلے الَّذِی کا اضافہ نہ کریں۔

موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد و ثنیہ جمع کے لحاظ سے اسم موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہئے تاکہ موصوف وصف میں پوری مطابقت ہو سکے۔

الْتَمَرَيْنِ (۱۹) (مشق نمبر ۱۹)

اردو ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) قَطَفَ مُحَمَّدٌ زَهْرَةً رَأَيْتُهَا ذَكِيَّةً وَلَوْ نَهَازِهِ

محمد نے ایک ایسا پھول توڑا کہ جس کی خوشبو پاکیزہ اور اس کا رنگ خوشنما ہے۔

(۲) أَنَا سَكُنُ فِي قَرْيَةٍ صَغِيرَةٍ تَحِيطُ بِهَا الْأَنْهَارُ وَالْحُقُولُ الْخَضِرَاءُ

میں ایک ایسی چھوٹی بستی میں رہتا ہوں جس کو نہروں اور سرسبز کھیتوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔

(۳) وَحَوْلُ قَرْيَتِي أَشْجَارٌ عَالِيَةٌ قَطُوفُهَا ذَانِيَةٌ لَا مَقْطُوعَةٌ وَلَا مَمْنُوعَةٌ

اور میری بستی کے چاروں طرف اونچے اونچے درخت ہیں جن کے پھول جھکے ہوئے ہیں جو نہ تو ختم ہوں یا لے ہیں۔ اور نہ استعمال کے اعتبار سے ممنوع ہیں۔

(۴) شَاهَدْتُ الْيَوْمَ طِفْلاً صَغِيراً يَعْْبُرُ الطَّرِيقَ فَصَدَّمَتْهُ سَيَّارَةٌ سَرِيعَةٌ

میں نے آج ایک ایسا چھوٹا بچہ دیکھا جو راستہ پار کر رہا تھا کہ ایک تیز رفتار موٹر نے اسے ٹکرا مار دی۔

(۵) جَاءَنِي الْيَوْمَ غُلَامَانِ صَغِيرَانِ يَنْطِقَانِ بِالْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيحَةِ۔

آج میرے پاس چھوٹی عمر کے دو بچے آئے جو فصیح عربی بولتے تھے۔

(۶) الْمَدَارِسُ يَقْضِيهَا التَّلَامِيذُ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ فَيَتَلَقَّوْنَ الْعِلْمَ عَلَى

أَسَاتِذِهِ بَرَرٍ۔ يُهَدِّبُونَ نَفُوسَهُمْ وَيُثَقِّفُونَ عُقُولَهُمْ وَيُعَوِّذُونَهُمْ

مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ۔

مدارس ان میں شاگرد (طلباء) ہر طرف سے آتے ہیں اور اچھے کردار والے اساتذہ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ان کو تہذیب سکھاتے ہیں اور ان کی عقلوں کو اجاگر کرتے ہیں اور ان کو اچھے اخلاق کا عادی بناتے ہیں۔

(۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا هَكَذَا أَمْرٌ عَرَفَ قَدْرَهُ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنی قدر (مرتبہ) کو پہچان لیا وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا۔

(۸) وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلَّمَ" اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے بھلائی کی بات کی تو اس نے غنیمت حاصل کی۔ یا وہ خاموش رہا تو سلامت رہا۔

(۹) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ اے پروردگار بے شک میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو اور ایسے دل سے جو خشوع والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(۱۰) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى "قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى" اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بھلی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ جس کے بعد تکلیف دی جائے۔

(۱۱) ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔

اللہ نے ایک مثال ستھری بات کی بیان کی جیسے ایک ستھرا درخت جس کی جڑ

مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔

(۱۲) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ۖ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ

اور مثال گندی بات کی ایسے گندے درخت کی طرح ہے کہ جس کو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا تو اس کے لئے کوئی ٹھہراؤ نہیں۔

(۱۳) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

(۱۴) مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ

مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔ اس دانے کی مثل ہے جس نے سات بالیاں اگائیں ہر بالی میں سودا نے ہوں۔

(۱۵) مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ

مثال ان لوگوں کی کہ جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر زور دار ہوا چلے آندھی کے دن (اور اسے اڑالے جائے)

(۱۶) مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ، وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اس دنیا کی زندگی میں مثل ایسی ہوا کے ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ جا لگے ایسی قوم کی کھیتی کو جس نے ظلم کیا اپنی جانوں پر پھر اس کو ہلاک کر دیا اور نہیں ظلم کیا اللہ نے ان پر لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۱۷) وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَكْثَمَالُهُمْ كَسْرَابٍ بِقَيْعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔ اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَعْشُهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ، سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال مثال ایسے سراب کے ہیں کہ جنگل میں پیاسا اس کو پانی جانے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچا تو اس کو کچھ نہ پایا اور پالیا اللہ کو اپنے پاس پھر اس کو پورا کر دیا اس کا لکھا حساب۔ یا اندھیرے گہرے دریا کی طرح اس پر چڑھ آتی ہے ایک لہر پر لہر اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک۔

الْتَمَرَيْنِ (۲۰) (مشق نمبر ۲۰)

(۱) ننھا خالد محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لئے جو ابھی کھلے نہیں تھے۔

دَخَلَ خَالِدٌ الصَّغِيرُ فِي بُسْتَانٍ مَّحْمُودٍ وَقَطَفَ اَزْهَارًا لَّمَّا تَبَسَّمَتْ
(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے گلاب کا ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

فَمَنَعَهُ مَحْمُودٌ عَنْ هَذَا الْعَمَلِ ثُمَّ قَطَفَ لَهُ وَرْدَةً مُّتَفَتِّحَةً زَاهِيَةً لَّوْنُهَا
(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور

مہذب ہیں۔

يَسْكُنُ زَمِيلِي فِي قَرْيَةٍ سَكَّانَهَا مُتَعَلِّمُونَ وَ مُتَقَفُونَ / مُهَذَّبُونَ
(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقرری سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

شَاهِدْنَا فِي الْبَارِحَةِ خُطْبًا فِي حَفْلَةٍ كَانَ يَسْحَرُ قُلُوبَ النَّاسِ بِخُطْبَتِهِ
(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

فَبَضَّتِ الشَّرْطَةُ / الْبُولِيْسُ عَلَى سَارِقٍ كَانَ يَسْعَى النَّقْبَ
(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹے پچاس میل کی گرفتار سے چل رہی تھی۔

لِمَا رَجَعْنَا مِنْ بَمْبَايَ رَكِبْنَا قِطَارًا كَانَ يَجْرِي خَمْسِينَ مِيلًا فِي سَاعَةٍ
(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔
زُرْنَا بِمَحَطَّةِ بَمْبَايَ قِطَارًا / صُنِعَ عَلَى طَرَزٍ جَدِيدٍ۔

(۸) مخترعین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لئے ہیں کہ جن کے ذریعے چاند تک پہنچا آسان ہو گیا ہے۔

اخْتَرَعَ الْمُخْتَرِعُونَ صَوَارِيخَ سَهْلَ الْوُصُولِ بِهَا إِلَى الْقَمَرِ۔
(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے سے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

هَبَّتْ فِي الْبَارِحَةِ عَاصِفَةٌ أَقْتَلَعَتِ الْأَشْجَارَ الْبَاسِقَةَ وَالْعُظِيمَةَ
(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق سے نہیں سمجھتے تھے۔
لَقِينَا الْيَوْمَ بَرَجَالٍ لَا يَفْهَمُونَ شَيْئًا مِنَ اللُّغَةِ الْأُرْدِيَّةِ۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

اِشْتَرَيْتُ عَمِّي حَدِيقَةً يُثْمَرُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیچ سنی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

سَمِعْنَا الْبَارِحَةَ صُرَاحًا دَهْشًا مِنْهُ وَسَائِرُ رُفَقَائِنَا

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔

يَحْتَاجُ مُسْلِمُو الْهِنْدِ إِلَى قَائِدٍ يَتَّبِعُ بِسِيرَةِ إِسْلَامِيَّةٍ يَحْمِلُ
سُلُوكًا إِسْلَامِيًّا۔

اَلْتَّمَرَيْنِ (۲۱) (مشق نمبر ۲۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(وَصَفُ الْمَحْطَةِ)

(پلیٹ فارم کا آنکھوں دیکھا حال)

جَاءَتْ بَرَقِيَّةٌ إِلَى أَبِي مِنْ صَدِيقٍ لَهُ كَانَ قَادِمًا مِنْ سَفَرِهِ الْمِيمُونِ۔
فَخَرَجَ أَبِي إِلَى الْمَحْطَةِ لِيَسْتَقْبِلَهُ وَاسْتَضْحَبَنِي مَعَهُ فَرَكِبْنَا سَيَّارَةً سَارَتْ
بِنَا إِلَى الْمَحْطَةِ بِسُرْعَةٍ عَظِيمَةٍ۔ فَمَا هِيَ إِلَّا دَفَاقٌ حَتَّى وَصَلَتِ السَّيَّارَةُ
وَوَقَفَتْ فِي سَاحَةِ كَبِيرَةٍ وَاسِعَةِ الْأَرْجَاءِ، بَعِيدَةِ الْأَنْحَاءِ بِهَا، كَثِيرٌ مِنَ
الْمَرَائِبِ وَالسَّيَّارَاتِ وَأَمَّا مَهَا بِنَاءٌ شَامِخٌ بِهِ غُرَفَاتٌ كَثِيرَةٌ وَحُجُرَاتٌ
وَاسِعَةٌ۔ فَقَالَ أَبِي هَذِهِ هِيَ الْمَحْطَةُ۔ فَزَلْنَا مِنَ السَّيَّارَةِ وَمَشَى بِي أَبِي إِلَى
غُرْفَةٍ بِهَا نَوَافِذٌ عَدِيدَةٌ وَعَلَى كُلِّ نَافِذَةٍ مِنْهَا رَجُلٌ جَالِسٌ يَبِيعُ التَّذَاكِرَ

فَوَقَفَ بِيْ اَبِيْ عِنْدَ نَافِذَةٍ وَاسْتَرَاىَ تَذَكَّرَ تَيْنَ لِلرَّصِيْفِ۔ وَقَالَ هَذَا مَكْتَبُ
التَّذَاكُرِ، وَرَأَيْتُ هُنَاكَ عُرْفَةً اُخْرٰى تَشَابَهُ الْاَوَّلٰى هَيْئَةً وَبِنَاءً وَلٰكِنْ لَمْ
يَكُنْ عِنْدَهَا اِرْدَحَامٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا شِرَاءٌ فَسَلَّلْتُ اَبِيْ عَنْهَا فَقَالَ هَذَا مَكْتَبُ
الْاِسْتِعْلَامِ۔

میرے والا صاحب کے پاس ایک دوست کی طرف سے ایک تار آئی جو کہ
مبارک سفر سے آرہے تھے پس میرے والد ان کا استقبال کرنے کے لئے گئے مجھے بھی
اپنے ساتھ لے لیا۔ ہم نے ایک ایسی موٹر کار پر سواری کی جو ہم کو بہت تیزی رفتاری کے
ساتھ اسٹیشن لے گئی۔ بس تھوڑے سے ہی منٹ گزرے تھے کہ موٹر کار پہنچ گئی اور ایک
بہت بڑے لمبے چوڑے میدان میں رک گئی۔ اس میں اور بھی بہت سی کاریں اور
سواریاں ٹھہری ہوئی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ایک شاندار عمارت تھی جس میں بہت سے
بالا خانے اور کھلے کمرے تھے۔ پس میرے والد نے بتایا کہ یہی ریلوے اسٹیشن
ہے۔ پھر ہم موٹر کار سے نیچے آئے اور میرے والد مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک ایسے کمرے
کی طرف چل دیئے کہ اس کمرے میں بہت سی کھڑکیاں تھیں اور ہر ایک کھڑی پر ایک
شخص بیٹھا نکلیں فروخت کر رہا تھا۔ تو میرے والد بھی میرے ساتھ ایک کھڑکی کے پاس
کھڑے ہو گئے اور پلیٹ فارم کی دو نکلیں خرید لیں اور مجھے بتایا کہ یہ ٹکٹ گھر ہے اس
کے علاوہ میں نے وہاں ایک دوسرا کمرہ بھی دیکھا جو شکل و صورت اور طرز تعمیر میں پہلے
کمرے سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن وہاں لوگوں کی بھیڑ تھی نہ ہی کسی قسم کی کوئی خرید و فروخت
میں نے اس کے بارے میں اپنے والد سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ معلومات کا
دفتر ہے۔

ثُمَّ قَصَدْنَا دَاخِلَ الْمُحَطَّاتِ فَاِذَا نَحْنُ بِبَابٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحَدِيْدِ
بَدَخَلُ مِنْهُ الْمُسَافِرُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ وَبِجَانِبِهِ عَامِلٌ يَنْقُبُ التَّذَاكُرَ بِمَقْرَاضِهِ،

وَيَرْقُبُ الْغَادِيْنَ وَالرَّائِحِيْنَ اَحْذَ اَبِيْ بَيْدَى وَجَارَ مَعِيَ الْبَابُ، وَرَأَيْتُ هُنَاكَ
 فَنَاءً فَسِيحًا يُمُوْجُ بِالْاَنَاسِيِّ مِنْ مُّخْتَلِفِ الطَّبَقَاتِ۔ فَقَالَ اَبِيْ هَذَا هُوَ
 الرَّصِيْفُ وَكَانَتْ بِجَوَانِبِهِ مَقَاعِدُ رُصِفَتْ بِنَسْقٍ وَتَرْتِيْبٍ يَجْلِسُ عَلَيْهَا
 الْمُسَافِرُوْنَ وَالْمُوْدِعُوْنَ۔ فَجَلَسْنَا عَلَى مَقْعِدٍ مِنْهَا كَانَ عَلَى قُرْبٍ مِنَ
 الْمُنْظَرَةِ وَاعْجَلْنِيْ مِنْ رُؤْيَيْهَا قُرْبُ مَوْعِدِ الْقَطَارِ ثُمَّ جَاءَ قَطَارٌ يَتَهَادَى
 فَخَفَّ اِلَيْهِ الْمُسَافِرُوْنَ يَتَزَاحِمُوْنَ وَيَتَدَافَعُوْنَ وَقَامَ اَبِيْ يَلْتَمِسُ صَدِيْقَهُ
 الْقَادِمَ وَيَتَصَفَّحُ الْوُجُوْهَ وَلَكِنَّا لَمْ نَجِدْهُ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيْلَةٍ لَا تَزِيْدُ عَلَى
 دَقَائِقِ اَذْنِ الْقَطَارِ بِالرَّحِيْلِ وَصَفَرَ صَفِيْرًا خَفَقَتْ لَهُ قُلُوْبُ الْمُسَافِرِيْنَ
 وَالْمُوْدِعِيْنَ ثُمَّ اَنَّ الْقَطَارَ غَادَرَ الْمَكَانَ وَجَدَّ فِي السَّبِيْرِ۔ وَكُنَّا كَذَلِكَ اِذَا
 رَأَيْتُ مُسَافِرًا يَفْقِدُ الْبَنَاءَ اِذَا هُوَ ذَلِكَ الْقَادِمُ الَّذِي جِئْنَا لِاسْتِقْبَالِهِ فَتَعَانَقَ مَعَ
 اَبِيْ وَمَسَحَ هُوَ عَلَى رَاسِيْ فَقَرَحْنَا جَدًّا وَرَجَعْنَا اِلَى الْبَيْتِ۔

پھر ہم نے اسٹیشن کے اندرونی حصہ کی طرف کا ارادہ کیا تو اچانک ہم ایک
 لوہے کے بڑے گیٹ پر پہنچ گئے۔ جس سے مسافر داخل ہو رہے اور نکل رہے تھے اور
 دروازہ کے ایک طرف ایک ملازم (ٹکٹ چیک کرنے والا) اپنی (بچ مشین) کے ساتھ
 ٹکٹوں میں چھید کر رہا تھا اور آنے جانے والوں کا بڑی توجہ سے جائزہ لے رہا تھا۔
 میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ ساتھ لئے ہوئے دروازہ سے گزر گئے
 اور میں نے وہاں پر ایک وسیع صحن دیکھا جو مختلف اقسام کے لوگوں سے کچھ کھج بھرا ہوا
 تھا۔ میرے والد نے کہا یہی پلیٹ فارم ہے اس کے اطراف میں کچھ بچ رکھے ہوئے
 تھے۔ جو ترتیب وار سلیقے سے جوڑے گئے تھے۔ جن پر مسافر اور ان کو الوداع کرنے
 والے لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر ہم انتظار گاہ کے پاس ایک بچ پر بیٹھ گئے اور میں گاڑی کے
 پہنچنے کے وقت کے قریب ہونے کی وجہ سے انتظار گاہ کو اچھی طرح نہ دیکھ سکا پھر گاڑی

آہستہ سے چلتی ہوئی آئی تو مسافر آپس میں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے اس کی جانب لپکے اور میرے والد ایک جگہ کھڑے اپنے دوست کو تلاش کر رہے تھے اور چہروں کو غور سے دیکھ رہے تھے لیکن ہم نے ان کو نہ پایا اور تھوڑی دیر بعد گاڑی نے روانہ ہونے کا ہارن دیا اور ایسی سیٹی بجائی کہ جس سے مسافروں اور الوداع کرنے والوں کے دل دہل گئی۔ پھر گاڑی روانہ ہوئی اور رفتار میں تیز ہوئی اور ہم اسی حال میں کھڑے ہوئے تھے کہ میں نے اچانک ایک مسافر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا یہی وہ میرے والد کا آنے والا دوست تھا جس کے استقبال کے لئے ہم آئے ہوئے تھے۔ پس وہ میرے والد سے گلے ملا اور میرے سر پر دست شفقت پھیرا پس ہم بہت خوش ہوئے اور ہم گھر کی طرف لوٹ آئے۔

الْتَمَرَيْنِ (۲۲) (مشق نمبر ۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ہسپتال کا حال

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانے میں کام کرتا تھا ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے میں اس کی عیادت کے لئے گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرے میں ہے۔ جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی۔ میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

كَانَ لِي جَارٌ يَعْمَلُ فِي مَصْنَعٍ فَذَاتَ مَرَّةٍ مَرَضَ مَرَضًا اضْطَرَبَتْ
مِنْهُ أَهْلُهُ وَتَحَوُّفُوا الْمَوْتَ ذَهَبْتُ لِعِيَادَتِهِ إِلَى بَيْتِهِ۔ فَرَأَيْتُ فِي حُجْرَةٍ ضَيِّقَةٍ
مُظْلِمَةٍ لَا يَدْخُلُ فِيهَا الْهُوَاءُ وَلَا لُضْوَةٌ فَاسْتَرْتُ عَلَى أَهْلِهِ أَنْ تَدْخُلَهُ فِي

مُسْتَشْفًى يُوجَدُ فِيهِ اِعْتِنَاءٌ لَّا يَقُفُّ بِالْمَرْضَى۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے اس کی عمارت کے لئے ایسے جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جو بازار کے شور و غلب سے دور ہوں۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لئے ایسے کمرے تیار کئے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے اس کے آس پاس خوشنما پارک اور چمن ہوتے ہیں۔ جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں ایسے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اس میں ایسے تیماردار ہوتے ہیں۔ جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کے پاس رات بھر جاگتے رہتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔

اَلْمُسْتَشْفًى مَكَانٌ يُعْتَنَى فِيهِ بِالنَّظَافَةِ غَايَةً اِلْعْتِنَاءٍ يُنْتَجَبُ لِعِمَارَتِهِ مَوَاضِعٌ تَكُونُ بَعِيدَةً عَنْ صَحْبِ السُّوقِ فِى الْمُسْتَشْفًى حُجَرَاتٌ كَثِيرَةٌ تَتَوَفَّرُ فِيهَا اَسْبَابُ الصَّحَّةِ تَنْشَأُ لِلْمَرْضَى غُرَفَاتٌ يَتَيَسَّرُ مِنْهَا مَرُورُ الضُّوءِ وَالرَّيْحِ وَتُوجَدُ وَرَاءَ هَ مُنْتَزَعَاتٌ رَاقِعَةٌ وَبَسَاتِينُ يَتَسَلَّى بِهَا قُلُوبُ الْمَرِيضِ وَيَتَحَدَّثُ فِي صَحَّتِهِ اَثَرُ صَالِحٍ وَيُوجَدُ الْمُسْتَشْفِيَّاتِ دَكَاتِرَةٌ حَذَاقٌ يُوَاسُونَ بِالْمَرْضَى وَفِيهَا مَمَرٌ ضَوْنٌ وَعَيْنُونَ لِيَحْدُ مَتِيهِمْ خَاصَّةً هُمْ يَسْهَرُونَ عِنْدَ الْمَرْضَى تَمَامَ اللَّيْلِ الْمُسْتَشْفًى مَكَانٌ تُوجَدُ فِيهِ الْاَلَاةُ الْجَرَاحِيَّةُ وَادْوِيَّةٌ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ۔

اس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر کے قریب ہی تھا۔ ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض

صحت یاب ہو کر واپس آیا گیا اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انہوں نے میرے مشورے کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔

فَاخَذَ أَهْلُ الْمَرِيضِ بِمَشُورَتِي - وَأَدْخَلُوهُ فِي مُسْتَشْفَى كَانَ مُجَاوِرًا لِيَسْتَهْمُ فَمَا مَضَى أُسْبُوعٌ حَتَّى رَجَعَ الْمَرِيضُ بَرِيئًا فَفَرِحَ أَهْلُهُ جَدًّا وَشَكَرُوا لِمَشُورَتِي وَدَعَوْا لِي فَقُلْتُ الصِّحَّةُ وَالْمَرَضُ كِلَاهُمَا بِيَدِ اللَّهِ تَعَالَى -

اَلتَّمَرِينَ (۲۳) (مشق نمبر ۲۳)

(۱) يَزْرَعُ الْأَرْضُ فِي الْأَرْضِ الْهَضْبَةِ الَّتِي تَكْثُرُ فِيهَا الْيَمَاءُ

وہاں ان میدانی علاقوں میں بویا جاتا ہے جہاں پانی کی بہتات ہوتی ہے۔

(۲) الْجِبَالُ حُصُونٌ طَبِيعِيَّةٌ لِلْبِلَادِ الَّتِي تُجَاوِرُهَا وَمِنْهَا تُنَحُّ وَالْحِجَارَةُ الَّتِي تُسْتَعْمَلُ فِي الْبِنَاءِ -

پہاڑ اپنے ہمسایہ ممالک کے قدرتی قلعے ہیں اور ان سے ایسی چٹانیں اور پتھر تراشے جاتے ہیں جن کو عمارت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) أَبَلَ أَبِي مِنْ مَرَضِهِ الشَّدِيدِ الَّذِي أَنَهَكَ قَوَاهُ وَأَضْنَى جِسْمَهُ

میرے والد اس سخت بیماری سے صحت مند ہو گئے جس نے ان کے قوی کو کمزور اور جسم کو دبا کر دیا تھا۔

(۴) لَا يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ أَنْ يَلْتَمَسَ مِنَ الدُّنْيَا غَيْرَ الْكُفَافِ الَّذِي يَدْفَعُ بِهِ الْأَذَى عَنْ نَفْسِهِ

عقل مند آدمی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ دنیا سے اس سے زیادہ روزی کی طلب کرے کہ جس سے وہ جان سے تکلیف کو دور کر سکے۔

(۵) الْكَرِيمُ يَرَى الْمَوْتَ أَهْوَنَ مِنَ الْحَاجَةِ الَّتِي تُحَوِّجُ صَاحِبَهَا إِلَى الْمُسْئَلَةِ لِأَسَمَاءٍ مَسْأَلَةِ الْأَشْخَاءِ

شریف آدمی موت کو زیادہ آسان سمجھتا ہے اس ضرورت سے جو کہ ضرورت مند کو مانگنے پر مجبور کر دے خاص کر ایسے سوال پر جو خیل لوگوں سے کیا جائے۔

(۶) وَأَشْكُرُ لِمُعَلِّمِكَ الَّذِي يَعْنِي بِتَعْلِيمِكَ وَيَتَّعِبُ فِي تَأْدِيبِكَ لِتَصِيرَ نَافِعًا لِأُمَمِكَ وَخَادِمًا لِدِينِكَ وَوَلِطْنِكَ الَّذِي فِيهِ نَشَأْتَ وَتَرَعَرَعْتَ۔

اور اپنے استاد کا شکریہ ادا کر جو تیری پڑھائی کا بندوبست کرتا ہے اور تجھے ادب سکھانے کی مشقت اٹھاتا ہے تاکہ تو اپنی قوم کے لئے مفید اور اپنے دین اور اپنے وطن کے لئے خادم ثابت ہو جس میں تو نے تربیت پائی اور پل کر جوان ہوا۔

(۷) أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ۔ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ۔

بھلا دیکھو تو تم اس پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں۔

(۸) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ اَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ۔

بھلا دیکھو تو اس آگ کو جو تم نکالتے ہو درخت سے کیا تم نے اس درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔

(۹) لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

البتہ تحقیق اللہ نے نبی اور مہاجرین اور انصار پر مہربانی کی جنہوں نے اس کی

مشکل گھڑی میں پیروی کی۔

(۱۰) فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

پس وہ لوگ جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور اس کو عزت دی اور اس کی مدد کی
اور پیروی کی انہوں اس نور کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہ لوگ کامیاب ہونے
والے ہیں۔

(۱۱) فَانذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى وَ
سَيَحْبَبُهَا الْاِتَّقَى الَّذِي يُوْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى۔

پس ڈرایا میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے نہیں داخل ہوگا اس میں کوئی مگر وہ بڑا
بد بخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا اور بچار ہے گا اس سے وہ جو کہ بڑا متقی ہے۔
وہ جو کہ اپنا مال دیتا ہے تاکہ پاک ہو۔

(۱۲) قُلْ أَذَلِكْ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً
وَمَصِيرًا۔

پوچھ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے یہ ان کے
عملوں کا بدلہ ہے اور رہنے کا ٹھکانا ہے۔

(۱۳) وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اور نہیں بدلہ لیا گیا ان سے مگر یہ کہ وہ ایمان لائے اللہ پر جو کہ غالب ہے بزرگی
والا ہے اس ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔

(۱۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي اثَرَةٌ
وَأُمُورٌ تُنْكِرُوهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُنَا؟ قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ

الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد لوگوں میں خود غرضی اور کچھ دوسرے امور ایسے ظاہر ہونگے جن کو تم پسند نہیں کرو گے۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ ہمیں اس وقت کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جو تم پر حق ہو وہ ادا کرتے رہو اور جو تمہارا حق ہو اس کے لئے اللہ سے سوال کرتے رہو۔

الْتَمَرَيْنِ (۲۲) (مشق نمبر ۲۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔
الطُّلَابُ الَّذِينَ يَتَكَاسَلُونَ فِي الْجُهْدِ يَتَسَاهَلُونَ فِي الْاجْتِهَادِ
يَرُسُّونَ فِي الْأُمْتِحَانَاتِ الْكَثِيرَةِ
- (۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کئے جائیں گے جو سالانہ امتحان میں اول آئے ہیں۔
يُقَسَّمُ الْجَوَائِزُ فِي حَفْلَةِ الْيَوْمِ بَيْنَ الطُّلَابِ الَّذِينَ نَجَحُوا بِالشَّهَادَةِ
الْأُولَى فِي الْإِحْتِبَارِ السَّنَوِيِّ۔
- (۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہیں۔
الْأَطْفَالُ الصَّغِيرَةُ كَثِيرًا مَا يَرْتَكِبُونَ فَعَلَاتٍ يَضْعَبُ فَهْمُ مَعَانِيهَا
- (۴) محمود نے اپنی وہ جائیداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔
بَاعَ مَحْمُودٌ أَمْلَاكَهُ الَّتِي مَلَكَهَا وَرَاثَةً بِشَمْنٍ رَخِيصَةٍ۔
- (۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں بھی سفر کر رہا تھا مگر راستہ بھر میں ہم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔

الْقِطَارُ الَّذِي سَافَرْتُمْ فِيهِ أَمْسَ كُنْتُ أَنَا مُسَافِرًا فِيهِ أَيْضًا لَكِنْ
مَا رَأَى أَحَدٌ مِنَّا الْآخَرَ فِي طُولِ الطَّرِيقِ۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی وہ غار
ثور کہلاتی ہے۔

الْغَارُ الَّذِي كَانَ أَوَىٰ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ إِثْنَاءَ الْهَجْرَةِ يُقَالُ لَهُ غَارُ ثَوْرٍ
(۷) اور وہ غار جس میں آپ نبوت سے پہلے عبادت کرتے تھے وہ غار حرا کے نام سے
موسوم ہے۔

وَالْغَارُ الَّذِي كَانَ يَتَعَدَّدُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
الْبُعْثَةِ مَوْسُومٌ بِاسْمِ غَارِ حِرَاءَ۔
(۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے۔ لیکن کچھ لوگ غلطی سے اسے
دریائے نیل سمجھتے ہیں۔

النَّهْرُ الَّذِي اغْرَقَ فِيهِ فِرْعَوْنُ بِحَرِّ الْأَحْمَرِ لَكِنْ بَعْضُ النَّاسِ يَطْنُونَهُ
خَطَاً بِحَرِّ النَّيْلِ۔
(۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک مقام
ہے۔

الْمَكَانُ الَّذِي يَلْتَقَى فِيهِ كُنُكَا وَجَمْنَا مَكَانٌ مَيِّمُونٌ عِنْدَ الْهِنَادِكِ۔
(۱۰) جو جہاز کل تجارتی سامان لیکر بمبئی روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔

الْبَاخِرَةُ قَامَتْ مِنْ مِّنَاءِ بُمْبَايَ بِبَضَائِعِ تِجَارِيَّةٍ غَرَقَتْ فِي الطَّرِيقِ
(۱۱) انہیں تجارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر
کرے گی۔

لَا تَسْتَهْيِنُونَهُمْ فَهَؤُلَاءِ هُمُ الَّذِينَ يَفْتَخِرُ بِهِمْ تَارِيخُ الْهِنْدِ

الْإِسْلَامِي فِي زَمَانِ الْآتِي - الْتَمَرَيْنِ (۲۵) (مشق نمبر ۲۵)

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کریں پھر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

- (۱) الطَّيِّبُ، تَدْخُلُهُ، الْبَيْتُ، لَا يَدْخُلُهُ، الشَّمْسُ، الَّذِي
- (۲) أُصِيبَ، عَلَيَّ، لَا تَقْسُ، فِي مَالِهِ، رَجُلٌ، أَوْ أَهْلُهُ، وَعِيَالُهُ
- (۳) الشَّبَابُ، تَجْلِسُونَ، الْهَوَاءُ الْفَاسِدُ، يَصْرِفُ الَّذِي، مِنَ الْحُجَرَاتِ
- (۴) يَضُرُّكُمْ، فِيهَا أَوْ تَنَامُونَ، الَّتِي لَا يَهَابُونَ، عَلَيْهَا، التَّلَامِيذُ، فِي
- الْقِرَاءَةِ، الْامْتِحَانُ، الَّذِينَ يَجْتَهِدُونَ، وَيَوَاطِبُونَ۔
- (۵) شَكَرْنَا، جَمَعْتَ كَثِيرًا، لَأَسَاتِدَتِنَا الْكَرَامَ، الْفُرْصَةَ، السَّعِيدَةَ،
- الَّذِينَ، مِنَ الْإِخْوَانِ وَ ذَوِي الْفَضْلِ، اتَّاحُوا لَكَ، الَّتِي۔
- (۶) إِنَّ الْكَعْبَةَ، إِبْرَاهِيمَ، وَ اسْمَعِيلَ، عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، صَنَمًا
- الَّتِي لِعِبَادَةِ اللَّهِ وَحْدَهُ، ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ سِتُونَ بَنَاهَا، فِيهَا، كَانَ۔

الفاظ کی ترتیب، اعراب کے ساتھ اور ترجمہ

- (۱) الْبَيْتُ الَّذِي تَدْخُلُهُ الشَّمْسُ لَا يَدْخُلُهُ الطَّيِّبُ
- وہ گھر جس میں سورج داخل ہوتا ہے (دھوپ آتی ہے) ڈاکٹر اس گھر میں نہیں داخل ہوتا۔

- (۲) لَا تَقْسُ عَلَيَّ رَجُلٍ أُصِيبَ فِي مَالِهِ أَوْ أَهْلِهِ وَعِيَالِهِ
- تو ایسے شخص سے سنگ دلی کا برتاؤ نہ کر جو اپنے مال اور اہل و عیال کے صدمہ سے دوچار ہو۔

- (۳) الشَّبَابُ يَصْرِفُ الْهَوَاءَ الْفَاسِدَ الَّذِي يَضُرُّكُمْ مِنَ الْحُجَرَاتِ الَّتِي
- تَجْلِسُونَ فِيهَا أَوْ تَنَامُونَ

کھڑکی ان کمروں سے اس خراب ہوا کو خارج کر دیتی ہے جن کمروں میں تم بیٹھے ہو یا سوتے ہو۔

(۴) التَّالِمُذُّ الَّذِينَ يَجْتَهِدُونَ فِي الْقِرَاءَةِ وَيُؤَظِّمُونَ عَلَيْهَا لَا يَهَابُونَ
الْامْتِحَانَ

جو شاگرد پڑھائی میں محنت کرتے ہیں اور اس پر دوام اختیار کرتے ہیں وہ امتحان سے نہیں گھبراتے۔

(۵) شَكَرْنَا لِاسَاتِدَتِنَا الْكَرَامِ الَّذِينَ اتَّخَوْا لِنَا تِلْكَ الْفُرْصَةَ السَّعِيدَةَ
الَّتِي جَمَعَتْ كَثِيرًا مِنَ الْاُخْوَانِ وَذَوِي الْفَضْلِ

ہم اپنے معزز اساتذہ کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہم کو یہ مبارک موقع فراہم کیا کہ جس نے بہت سے احباب اور اصحاب فضل و کمال کو جمع کر دیا۔

(۶) إِنَّ الْكُعْبَةَ الَّتِي بَنَاهَا اِبْرَاهِيمُ وَاِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
لِعِبَادَةِ اللَّهِ وَحْدَهُ كَانَ فِيهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا

بے شک وہ کعبہ جس کو ابراہیم اور اسماعیل نے بنایا اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کے لئے اس میں تین سو ساٹھ بت تھے۔

الْتَّمِرِينَ (۲۶) (مشق نمبر ۲۶)

(۱) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جن میں ”جملہ“ کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔

(۱) لَقِيتُ طَالِبَ كَلْبِيٍّ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَنْكَمَ بِالْأَنْجَلِيزِيَّةِ

میں ایک کالج کے ایسے طالب علم سے ملا کہ جو انگریزی بولنے پر قادر نہیں تھا۔

(۲) فَقُلْتُ أَفْأَعَلَى طَالِبٍ يَبْذُلُ عُمْرَهُ فِي جَوْ الْأَنْجَلِيزِيَّةِ لَكِنْ مَازَالَ
غَيْرَ مَانُوسٍ۔

پس میں نے کہا افسوس ہے ایسے طالب علم پر جس نے انگریزی کے مانوس میں

اپنی عمر گزار دی لیکن وہ بالکل مانوس نہ ہوا۔

(۳) قَالَ اِهْدِنِي عَلَى كِتَابٍ يُمَلِّنُنِي وَيَنْفَعُنِي۔

اس نے کہا میری کسی ایسی کتاب پر رہنمائی کر جو میری مدد کرے اور مجھ کو نفع

دے۔

(۴) قُلْتُ لَهُ اَلْزِمِ الْعَتِيقَ الْاِنْجِلِسُ الْكُتَيْبَةَ فَانْهَارَسَالَةً سَهَلَتْ تَمَارِيْنَهَا

النُّطْقَ بِالْاِنْجِلِيزِيَةِ لِغَيْرِ النَّاطِقِيْنَ بِهَا

میں نے اس کو کہا تو عتیق انگلش رسالے کا مطالعہ کر بے شک وہ ایسا رسالہ ہے کہ

انگلش نہ بولنے والے کے لئے اس کی مشقیں انگلش بولنا آسان کر دیتی ہیں۔

(۵) وَعَامِلْ اَطْلُقَ السَّنَةَ كَثِيْرٍ مِنَ الْخُرُسِ۔

اور یہ ایک ایسا محرک ہے جس نے بہت سے نہ بولنے والوں کی زبان چلا دی۔

(۲) پانچ جملے ایسے لکھیں کہ جس میں جملہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو۔

(۱) وَبَعْدَ زَمَانٍ قَلِيْلٍ لَقِيْتُهُ مَرَّةً ثَانِيَةً فَتَذَكَّرَ يَلِكَ الْجُمْلَةَ الَّتِي كَانَتْ

جَرَتْ بَيْنَنَا۔

اور تھوڑی سی مدت کے بعد میں اس کو دوسری مرتبہ پھر ملا تو وہ جملہ جو ہمارے

درمیان جاری ہوا تھا دوبارہ یاد آیا۔

(۲) فَرَحَّبَ لِيْ وَحَبَّدَ بِمَشُورَتِي الَّتِي كُنْتُ اَشْرْتُهَا عَلَيْهِ۔

اس نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اس مشورے کی تعریف کی۔

(۳) وَقَالَ مُثْنِيًا عَلَى مَشُورَتِي صَدِيقِي الْعَزِيْزُ دَلَّكُنِيْ عَلَى ضَالَّتِي الَّتِي

كُنْتُ فِيْ اَثَرِهَا۔

اور میرے مشورے کی داد دیتے ہوئے بولا پیارے دوست آپ نے مجھے میری

گمشدہ متاع کا پتہ دیا میں جس کی تلاش میں تھا۔

(۴) وَلَا شَكَّ أَنَّ هَذَا هُوَ الْكِتَابُ الْقَدِيمُ حَلَّ مَشَاكِلَ الْإِنْشَاءِ الْإِنْجِلِيزِيِّ
حَقَّ الْحَلِّ۔

اور کوئی شک نہیں اس بات میں یہ وہ کتاب ہے کہ جس نے انگریزی ادب کی
مشکلات کو حل کر دیا جیسا کہ ان کو حل کرنے کا حق تھا۔

(۵) فَقُلْتُ هَيْئًا لِلْجَادِّ الْوَاجِدِ بُغْيَتُهُ

پس میں نے کہا تلاش میں لگ کر محنت کرنے والے کو مبارک ہو۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

چوتھا سبق

مَفَاعِيلُ خَمْسَةِ

(پانچ مفعولوں کا بیان)

معلم انجو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں (۱) مفعول (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول فیہ اور (۵) مفعول مَعَهُ، ان سب کی مفصل بحث آپ صرف ونحو کی کتابوں میں پڑھ چکے ہونگے تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق:

اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لئے لایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اعتراض میں سے کسی ایک غرض کے لئے لایا جاتا ہے جیسے جَرَى مُحَمَّدٌ جَرِيًّا (محمود دوڑا واقعی دوڑنا) وَتَبَّ الْقَطُّ وَتُوبَ الْأَسَدُ (بلی شیر کی طرح چھٹی) اَكَلَ الْوَلَدُ الْكَلْبَيْنِ (لڑکے نے دو مرتبہ کھایا) اوپر کی تعریف اور مالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال تین

۱۔ مفعول یہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ الْحَمَارَ اس کی مشق و تمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معذرتاً اس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو معیت لکھا جاتا ہے جیسے اَذْهَبَ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلتے جاؤ) یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا اور جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَالْكِتَابَ (زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا) ۱

معنوں میں ہوتا ہے (۱) تاکید (۲) نوعیت (۳) عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے۔ جَرّی محمودؑ میں مخاطب کے لئے اس شبہ کا امکان تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے۔ جسے الجری سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر جویا کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً ”بہت زیادہ“ ”خوب“ ”اچھی طرح“ ”واقعی“ وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو صرف فعل کے ترجمے پر اکتفا کیا جائے ہر جگہ ”بہت زیادہ“ ”خوب“ وغیرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے۔

دوسری مثال نوعیت کی ہے۔ وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ ”بلی چھٹی“، مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنی کا اضافہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بلی شیر کی طرح چھٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے اس میں اکتین بڑھانے سے جس نئے معنی کا اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا ہے بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام بن کر آتا ہے جس کو مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے۔ ذیل میں اس کی صورتیں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) اس مصدر کا کوئی مترداف لفظ جیسے جَلَسَ محمودؑ قعوداً

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے جری محمودؑ سریعاً (یعنی جریاً سریعاً)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے جیسے رَجَعَ العیش

القہقریٰ یعنی رجوع القہقہری۔

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے جیسے ناکل فی اليوم مرتین (یعنی اکلتین)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے جیسے صَرَبَ الْوَلَدُ الْحِصَانَ سَوْطًا (ضربًا بالسوط)

(۶) لفظ ”کل“ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اقبل التلمیذ علی القراءۃ کُلِّ الْاَوْقَالِ۔

(۷) لفظ ”بعض“ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اجتهد محمود بعض الاجتهاد

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أَحَسَّنْتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ الاحسان

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے اُكْرِمْتُهُ اُكْرَامًا لَا اُكْرِمُهُ اَحَدًا
الْتَمَرَيْنِ (۲۷) (مشتق نمبر ۲۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) الْعَصَافِيرُ تُشَقِّقُ عَلَى الْأَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ شَقْشَقَةً وَتَعْرِدُ عَلَيْهَا الطُّيُورُ تَغْرِيدًا حَسَنًا

چڑیاں بلند درختوں پر آواز سے چچھاتی ہیں۔ اور دوسرے پرندے بھی ان پر خوب گاتے ہیں۔

(۲) اَلْصِّلُ حَيَّةٌ حَبِيْثَةٌ ذَاهِيَةٌ قَدْ تَلَدُّ الْاِنْسَانَ لَدَغًا فَتَسْقِيْهِ كَاسَ الرَّدَىٰ

سیاہ سانپ ایک خبیث اور چالاک سانپ ہے کبھی انسان کو ایسا ڈنگ مارتا ہے کہ

موت کا پیالہ پلا دیتا ہے۔

(۳) الدَّبَابَةُ مِنَ الْاَلَاتِ الْحَرَبِيَّةِ الْجَدِيْدَةِ تَرْحِفُ عَلَى الْاَرْضِ رَحْفًا

السُّلْحَفَاتِ فَلَا يَعُوقُهَا وَهَادٌ وَلَا هَضَابٌ۔

مینک نے جنگی ہتھیاروں میں سے ایک ہے جو زمین پر کچھوے کی طرح رینگتا ہے۔ نہ کوئی ٹڑھا اس کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے نہ کوئی ٹیلہ۔

(۴) اَرْضُ الْهِنْدِ الشَّمَالِيَّةِ تَكْثُرُ فِيهَا الْأَمْطَارُ كَثْرَةً لَا يَقَاسُ بِهَا قِيَاسًا فِي اَرْضٍ لَا تَجُودُ عَلَيْهَا السَّمَاءُ إِلَّا قَلِيلًا

شمالی ہندوستان کی سرزمین پر اتنی زیادہ بارشیں ہوتی ہیں کہ اس پر کسی زمین کو قیاس نہیں کیا جاسکتا جس پر آسمان نہ برستا ہو مگر تھوڑا۔

(۵) تَشَوَّرُ الْبَرَائِكِينَ فِي بَعْضِ الْجِهَاتِ ثَوْرًا شَدِيدًا فَتَهْدِمُ الْمَنَازِلَ هَدْمًا وَتَذْكُ الْمَبَانِيَ دَكًّا وَتَقْذِفُ النِّيرَانَ قَذْفًا مُسْتَمِرًّا۔

بعض اطراف میں آتش فشاں پہاڑ اس طاقت سے پھٹتے ہیں کہ مکانوں کو بالکل گرا دیتے ہیں اور عمارتوں کو نیست و نابود کر دیتے ہیں اور لگا تار شعلے پھینکتے ہیں۔

(۶) رَأَيْتُ فَنِّي مُكْحَلِ الشَّبَابِ قَدْ دَاسَتْهُ سَيَارَةٌ مُسْرِعَةٌ فَصَرَخَ صَرْخَةً عَالِيَةً أَحَدَنْتُ فِي النُّفُوسِ هَلْعًا۔

میں نے ایک مکمل شباب والے جوان کو دیکھا کہ جس کو ایک تیز رفتار موٹر نے کچل کر روند ڈالا اس نے ایسی طاقتور چیخ ماری جس نے دلوں میں بے چینی پیدا کر دی۔

(۷) اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مَطَرًا غَزِيرًا سَأَلْتُ بِهِ الْأَوْدِيَةَ وَالشُّوَارِعَ وَامْتَلَأَتِ الْحُفَرُ وَالْأَبَارُ امْتِلَاءً وَفَاضَتِ الْأَنْهَارُ فَيْضَانًا عَظِيمًا فَطَمَّ الْوَادِي عَلَى الْقُرَى وَبَلَغَ السَّيْلُ الزُّبَى وَجَعَلَ النَّاسُ يَخَافُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمَرُوا إِلَهُمْ خَوْفًا شَدِيدًا۔

آسمان ایسا موسلا دھار برسا کہ جس سے نالے اور سڑکیں بہنے لگیں۔ گڑھے اور

کنوئیں پوری طرح بھر گئے۔ نہروں میں بڑی طغیانی آئی وادی بستیوں پر چڑھ گئی اور سیلاب بلند ٹیلوں تک پہنچ گیا لوگ اپنی جانوں اور مالوں پر سخت اندیشہ کرنے لگے۔

(۸) مَن ارَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا

جو شخص آخرت کا طلبگار ہو اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے ضرورت ہے اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے۔

(۹) مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

ایمان والوں میں کتنے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے اس پر وعدہ کیا تھا تو ان میں سے بعض اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ منتظر ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کو ذرا نہ بھولا۔

(۱۰) وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَرْنَاَهَا تَدْمِيرًا

اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ہو تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو برائی پر مقرر کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے پھر اس پر عذاب کا حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔

(۱۱) وَلَقَدْ آتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرْنَا السَّوْءَ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَتَذَكَّرُونَ

اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح سے بارش برساتی گئی تھی کیا وہ اس کو نہیں دیکھتے ہوں گے بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کی امید نہیں

رکھتے تھے۔

(۱۲) وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَبْقَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا۔

اور آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا اور زمین کو بالکل برابر کر دے گا جس میں نہ تو کچی دیکھو گے نہ ٹیلا۔

(۱۳) إِذْ جَاءُوكُم مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذَا زَاغَتِ الْبَصَارُ وَتَلَوَّغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا، هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَلًا شَدِيدًا۔

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل خوف کے مارے گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طریقے سے ہلائے گئے۔

(۱۴) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

تیرے رب کی قسم یہ لوگ جب تم کو اپنے باہر جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو بخوشی تسلیم کریں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

الْكَافِرِينَ (۲۸) (مشق نمبر ۲۸)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) کل رات خوب بارش ہوئی کھیت اور تالاب سب بھر گئے کسان خوش خوش نظر آنے لگے۔

نَزَلَ مَطَرٌ فِي الْبَارِحَةِ مَطَرًا غَزِيرًا فَأَمْتَلَّتِ الْحُقُولُ وَالْغُدُرُ وَظَلَّ
الْفَلَاحُونَ فَرَحَانِينَ مُبْتَهَجِينَ۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا میں نے اس میں دو تقریریں
کیں ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

انْعَقَدَتْ فِي مَدْرَسَتِنَا فِي السَّنَةِ الْجَارِيَةِ حَفْلَةٌ رَائِعَةٌ خَطَبْتُ فِيهَا
خُطْبَتَيْنِ خُطْبَةً بِالْأُرْدِيَّةِ وَخُطْبَةً بِالْعَرَبِيَّةِ۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی
نہیں تھا۔

قَرَعَ أَحَدُ الْبَابِ فِي هَذَا اللَّيْلِ قَرَعًا عِنْدَ سَاعَةِ الْعَشْرِ لِكُنْ لَمَّا
خَرَجْنَا مَا كَانَ أَحَدٌ مُوجُودًا

(۴) ایک دفعہ ہم شکار کے لئے گئے جیسے ہی ہم پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن
تیزی کے ساتھ بھاگا میں نے ایک فار کیا اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

خَرَجْنَا مَرَّةً لِلْأَصْيَادِ فَحَالَمَا وَصَلْنَا إِلَى الْغَايَةِ هَرَبَ أَمَامَنَا غَزَالٌ
هَرَبًا سَرِيعًا أَطْلَقْتُ عَلَيْهِ طَلْقًا فَإِذَا هِيَ جُنَّةٌ بَارِدَةٌ عَلَى الْأَرْضِ۔

(۵) بچھو ایک موزی جانور ہے۔ یہ ہے تو ذرا سا مگر جب کسی کو ڈنگ مارتا ہے تو بے
چین ہی کر دیتا ہے۔ پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا
ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

الْعَقْرَبُ حَيَوَانٌ مُؤَذِيٌّ وَهُوَ صَغِيرٌ جِدًّا لَكِنَّهُ إِذَا لَدَغَ أَحَدًا فَضَحَرَهُ
فَهُوَ يَضْطَرُّ كَمَا لَدُوْغُ نُعْبَانَ وَلَا يَسْتَقِرُّ فِي أَيِّ حَالَةٍ قَرَارًا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح بھو میں اڑتا ہے چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے
دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور آن کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا

ہے۔

الطَّيَّارَةُ تَطِيرُ فِي الْهَوَاءِ كَطُيُورٍ وَتُعَلِّقُ/ تَقِفُ فِي الْجَوِّ وَقِفَ
الْحَدَاةُ تَرْمِي الْقَنَابِلَ عَلَى دَوْلَةِ الْأَعْدَاءِ وَتُحْرِقُهَا فِي لَمَحَةٍ وَاحِدَةٍ۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخواری بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں۔ بوڑھے
بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے
درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

الْأَقْوَامُ الْغَرَبِيَّةُ تُعِيرُ عَلَى بِلَادِ الْأَعْدَاءِ آغَارَةَ الذَّنْبِ۔ الذَّنَابُ يُفْنُونَ
الْكُلَّ مِنَ الشَّيْخِ وَالْأَطْفَالِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ طَرَفٍ وَاحِدٍ وَلَا
يُمَيِّزُونَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ تَمَيِّزًا۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں اور دل میں ذرا نہیں
شرماتے۔

هَؤُلَاءِ النَّاسُ الَّذِينَ يَتَّهِمُونَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالْبُرْبَرِيَّةِ وَلَا يَخْجَلُونَ
فِي قُلُوبِهِمْ/ أَنْفُسِهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا۔
مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔

مَنْ قَالَ فَصَدَقَ إِنَّ إِنْسَانَ الْيَوْمِ/ إِنْسَانَ وَقِفَ الْحَاضِرِ يَطِيرُ فِي
الْهَوَاءِ طَيْرَانِ الطُّيُورِ وَلَكِنْ لَمْ يَتَعَلَّمْ مَشْيًا/ سَبْرًا عَلَى الْأَرْضِ

(۱۰) مغرب کے مقلدین مغربی تہذیب کے بڑے دل دادہ ہیں ان کی عورتیں بھی
مغربی قوموں کی طرح لباس پہننے لگیں۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی (چال) بھی
بھول گیا۔

مُقَلِّدُوا الْمَغْرِبِ مُؤَلِّعُونَ حَضَارَةَ الْمَغْرِبِ وَنِسَاؤُهُمْ يَلْبَسْنَ مَلَابِيسَ

الْمَغْرِبِ - مَشَى الْغُرَابُ مَشْيَةَ الْحَجَلَةِ فَنَسِيَ مَشْيَتَهُ -

الْتَمَرَيْنِ (۲۹) (مشق نمبر ۲۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) عَنِ أَبِي اعْظَمَ عَنَايَةَ بِنْعَلِيمِي وَنَشَأَنِي أَحْسَنَ تَنْشِئَةً وَزَوَّدَنِي بِكَثِيرٍ مِنْ نَصَائِحِهِ الثَّمِينَةِ -

میرے والد نے میری تعلیم پر توجہ دی اور میری بہت اچھی تربیت کی اور مجھے بہت قیمتی نصیحتوں کا ذخیرہ / زادراہ دیا۔

(۲) مَرَضْتُ أَنَا ثَلَاثًا كُلَّمَا مَرَضْتُ خَافْتُ عَلَى أُمِّي شَدِيدًا وَفَاصَتْ عَيْنَاهَا دُمُوعًا -

میں تین دفعہ بیمار ہوا میں جس وقت بھی بیمار ہوا میری والدہ مجھ پر بہت خوفزدہ ہو گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

(۳) ضَرَبَ الْوَلَدُ الْقَاسِيَ كَلْبُهُ بَعْضًا فَعَضَبَ الْكَلْبُ أَشَدَّ الْغَضَبِ وَعَصَّه بَانِيَابِهِ الْحَادَّةَ عَصَا أَسَالَ مِنْهُ الْآمَ -

بے رحم لڑکے نے اپنے کتے کو چھڑی سے مارا تو پس کتا سخت غصہ میں ہوا اور اس کو اپنے تیز نوکیلے دانتوں سے کاٹا اور اس سے خون بہایا۔

(۴) الرِّيَاضَةُ الْبَدَنِيَّةُ تَزِيدُ الْأَعْصَابَ وَالْعَضَلَاتِ قُوَّةَ فَعَلَى الْإِنْسَانِ أَنْ يَعْنَى بِهَا كُلَّ الْعِنَايَةِ وَيَحْسُنُ بِهِ أَنْ يَمْشِيَ فِي الْحُقُولِ الْخَضِرَاءِ كَثِيرًا - وَأَنْ يَسْبَحَ فِي الْأَنْهَارِ عَوْمًا - وَأَنْ يَمْتَطِيَ صَهَوَاتِ الْخَيْلِ رُكُوبًا وَأَنْ يَسْتَعْلِفَ فِي حَدِيقَتِهِ أَوْ فِي الزَّرَاعَةِ ثَلَاثًا أَوْ مَرَّتَيْنِ فِي الْأُسْبُوعِ -

جسمانی ورزش اعصاب اور عضلات کو طاقت کرتی ہے پس انسان پر ضروری ہے

کہ اس کا پورا خیال رکھے اور اس پر تمام تر توجہ مرکوز رکھے اور اس کے لیے اچھا یہ ہے کہ وہ سرسبز کھیتوں میں سیر کرے اور یہ کہ نہروں میں خوب تیراکی کرے اور گھوڑوں کی پیٹھ پر سواری کرے اور ہفتہ میں دو یا تین مرتبہ باغ یا کھیت میں مشغولیت اختیار کرے۔

(۵) أَحِبِّ حَبِيبَكَ هَوْنًا، عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ بِغَيْضِكَ يَوْمًا مَّا وَابِعُضْ بِغَيْضِكَ هَوْنًا مَّا عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ حَبِيبُكَ يَوْمًا مَّا۔

اپنے دوست سے دوستی رکھنے میں میانہ روی اختیار کر ہو سکتا ہے کہ وہ کسی روز تیرا دشمن بن جائے (تیرا راز فاش کر دے) اپنے دشمن سے بھی دشمنی رکھنے میں اعتدال رکھ ہو سکتا ہے کہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے۔

(۶) وَجَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَلَاءُ وَجْهَهُ تَلَالُؤُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَإِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوا تَكْفِيًا وَيَمْشِي هَوْنًا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے آتا ہے کہ آپؐ اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے شان والے تھے غیروں کی نظروں میں بھی بڑے مرتبے والے تھے آپؐ کا رخ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا جب آپؐ چلتے تھے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور آگے کو جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا تھا۔

(۷) وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔

اور اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جو زمین پر آہستہ رفتار میں چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔

(۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

اے ایمان والو! تم سے وہ لوگ اجازت لیا کریں تین مرتبہ جو کہ تمہارے غلام ہیں اور باندیاں اور وہ بچے جو کہ بلوغت کو نہیں پہنچے۔

(۹) فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً۔

پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو سلام کیا کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت والا اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

(۱۰) وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكُتُبِ لَتُفْسِدَنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّاتٍ وَلَتَغْلُنَّ أَعْلُوًا

اور ہم نے کہہ دیا کتاب میں بنی اسرائیل کو کہ تم دو دفعہ فساد مچاؤ گے زمین میں اور بڑی بغاوت سرکشی کرو گے۔

(۱۱) لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبُسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا۔

نہ ڈال (کر) تو اپنے ہاتھوں کو اپنی گھردن میں بندھا ہوا اور نہ پھیلا اس کو پوری طرح پھیلا نا پھر تو ملامت زدہ محسور ہو کر بیٹھ جائے۔

(۱۲) وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوا هَا كَالْمُعَلَّقَةِ

اور ہرگز استطاعت نہیں رکھتے تم یہ کہ عدل کرو تو عورتوں کے درمیان اور اگر تم تمنا کرو تو پس تم نہ مائل ہوؤ ایک طرف کہ دوسری کو چھوڑ دو تم مثل لٹکی ہوئی کے۔

(۱۳) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنُ وَإِنْ

كُنْتُ مِنْ قَبْلِهِ لِمَنِ الْغَافِلِينَ

ہم بیان کرتے ہیں تجھ پر اس سے اچھے قصے (واقعات) بسبب اس کے کہ وحی کیا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اگرچہ تھے تم اس پہلے بے خبر لوگوں میں سے۔
(۱۴) قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدَ مَنكُمُ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بے شک میں ضرور تم پر دسترخوان اتارنے والا ہوں پھر جس شخص نے تم میں سے ناشکری کی بس بے شک میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔

(۱۵) قُلْ مَنْ يُنَجِّيْكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنُكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔

آپ کہہ دیجئے کہ کون ہے جو تم کو خشکی اور تری میں اندھیروں سے نجات دیتا ہے پکارتے ہو تم اس کو آہ و زاری اور نیاز مندی (خفیہ طریقے) کے ساتھ اگر ہم کو نجات دے دے اللہ اس سے البتہ ضرور ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔

الْتَّمَرِينَ (۳۰) (مشق نمبر ۳۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) آپ کا گرامی نامہ ملا (مجھے) حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

وَصَلَّتْنِي رِسَالَتُكَ فَقَرَحْتُ غَايَةَ الْفَرَحَةِ قَرَأْتُهُ مِرْرًا وَسِرْرَتْ كُلَّ مَرَّةٍ فَرَحَةً جَدِيدَةً۔

(۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَنَا مُشْتَغِلٌ فِي حُصُولِ التَّعْلِيمِ وَالْكِتَابَةِ أَشَدُّ اشْتِغَالًا
وَبَاذِلٌ فِيهَا مَجْهُودِي

(۳) میرے استاذ مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں
کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

يُجِبْنِي أَسَاتِذَتِي حُبًّا لَا انْتِهَاءَ لَهُ وَأَنَا أَكْرِمُهُمْ أَيْضًا أَكْرَامًا لَا أَكْرِمُهُ
أَحَدًا

(۴) محمود نے ایک مرتبہ گھر آنے کی دعوت دی پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

دَعَانِي مُحْمُودٌ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ أَصْرَّ أَصْرًا رَاجِدًا

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصے سناتا رہا۔ پھر وہ فجر پڑھ کر ایسے سوئے
کہ دوپہر ہو گئی۔

مَا زَالَ حَامِدٌ يَقْصُرُ عَلَى أَصْدِقَائِهِ قِصَصًا حَسَنَةً تَمَامَ اللَّيْلِ حَتَّى
أَصْبَحَ ثُمَّ نَامُوا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى جَاءَ عَلَيْهِمُ الظُّهْرُ

(۶) کسی ایسے باپ کیلئے جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی
بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

لَا يَنْبَغِي لِأَبٍ لَهُ أَبْنَاءٌ أَنْ يَمِيلَ إِلَى أَحَدِ الْأَبْنَاءِ كُلِّ الْمِيلِ

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے کچھ نیند میں سوچا تھا جلد ہی آنکھ کھل گئی
میں نے اپنی بددق سنبھالی اور ہوا میں دو فائر کئے فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے
بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

تَصَعَّدَ عَلَى حَائِطِ مَنْزِلِي سَارِقَانِ وَقَدْ كُنْتُ نِمْتُ قَلِيلًا فَاسْتَيْقِضْتُ
سَرِيعًا وَنَحَمَلْتُ بَبَلًا قَبِيئًا فَاطْلَقْتُ إِطْلَاقَيْنِ فِي الْجَوِّ فَادْهَمَا
بِصَوْتِ الْإِطْلَاقِ جَرِيًا تَارِكَيْنِ أَسْلِحَتَهُمَا

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

رَأَيْنَا صَيَّادًا حَادِقًا قَدْ رَمَى بَقْرَةً وَحُشِيَةً رَمِيًّا شَقَّ صَدْرَهَا وَمَرَقَ۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں

نَحْنُ نَطْعَمُ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ لَكِنَّ الْأَطْفَالَ الصَّغَارَ يَطْعَمُونَ فِي الْيَوْمِ مِرَارًا۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی۔ وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفایاب ہو جائیں ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا میں نے دیکھا کہ ایک دیوبند کل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا میں اس کی مدد کے لئے دوڑا ڈاکو نے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا پھر شیر کی گر جا بادل کی طرح کڑکا اور یکبارگی مجھ پر ٹوٹ پڑا میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا پھر ایک گھونسہ رسید کیا وہ کچھ پیچھے ہٹا پھر میری طرف بڑھا اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے خنجر نکال لیا میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی۔ تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا۔ دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے۔ تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا۔ میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

مَرَّةً وَاحِدَةً خَاطَرْتُ مُخَاطَرَةً رَأَيْتُ قَاطِعَ الطَّرِيقِ قَوِيَ الْجُنَّةَ يَتَفَكَّرُ

فِي قَتْلِ تَاجِرٍ وَالتَّاجِرُ يَصِيحُ صَيْحَةً فَبَادَرَتْ لِأَعَاتِيهِ فَأَوَّلًا شَرَرَنِى
النَّهَابُ شَرًّا ثُمَّ زَارَ زَارًا الْأَسَدَ وَرَعَدَ رَعْدَ السَّحَابِ وَهَجَمَ عَلَى
دَفْعَةٍ فَدَفَعْتُهُ دَفْعًا ثُمَّ وَكَزْتُهُ وَكَزًا فَتَأَخَّرَ قَلِيلًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَيَّ وَكَانَ
يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَنِي أَيْضًا فَجَرَدَ الْخَنْجَرَ وَسَلَلْتُ سَيْفِي أَيْضًا وَلَمَعَ
السَّيْفُ لَمَعَانِ الْبُرْقِ فَضْرَبْتُهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَصَصْتُ عَلَى حَيَاتِهِ رَأْيَتُهُ
فَإِذَا هُوَ مُتَلَوٌّ بِاللَّحْمِ اسْتَلَمَ التَّاجِرُ يَدِي فَشَكَرْتُ اللَّهَ شُكْرًا عَلَى
أَنْ نَجَّانَا مِنْ عَدُوٍّ كَبِيرٍ -

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

(پانچواں سبق)

مفعول لہ

مفعول لہ ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب و علت بتاتا ہے۔
 جیسے سَافَرَ مَحْمُودٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لئے سفر کیا) تَصَدَّقْتُ
 عَلَى الْفُقَرَاءِ أَهْلَاءَ فِي الثَّوَابِ (میں نے محتاجوں میں ثواب کی امید میں صدقہ کیا)۔
 علت بیان کرنے کے لئے عربی میں دو طریقے ہیں۔ ایک مفعول لہ جیسے اوپر
 کی مثال میں دوسرے یہ کہ لام سیبیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے
 جیسے سَافَرْتُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ لِأَنِّي أَطْلُبُ الْعِلْمَ / لَا أَطْلُبُ الْعِلْمَ۔ جہاں مفعول لہ
 کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سیبیہ کے ذریعے علت بیان کی جائے۔
 مفعول لہ اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لہ بنانے
 کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

- (۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو۔
- (۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہو۔
- (۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ ایک ہو۔
- (۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو۔

یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی جانی چاہئیں ورنہ ان شرطوں میں سے ایک
 بھی اگر غلط ہو جائے تو وہ اسم مفعول لہ نہیں بن سکتا ایسی صورت میں لام سیبیہ ہی علت
 بیان کرنے کے لئے لایا جاتا ہے جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر

غور کیجئے۔

- (۱) جَنَّكَ لِلْكُتْبِ: یہاں پہلی شرط یعنی مصدریت مفقود ہے۔
- (۲) جَنَّكَ كُوبًا: یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگرچہ رکو با مصدر ہے۔
- (۳) جَنَّكَ لِلْسَفَرِ غَدًا: یہاں تیسری شرط یعنی اتحاد زمانہ مفقود ہے۔ اگرچہ مصدریت و تعلیل پائی جاتی ہے۔
- (۴) جَنَّكَ لِأَمْرِكَ أَيَّامًا: یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیونکہ جَنَّكَ کا فاعل (ت) ضمیر متکلم ہے۔ اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔

التَّمْرِينُ (۳۱) (مشق نمبر ۳۱)

ترجمہ کریں اور اعراب کریں۔

فائدہ:

- (۱) جس اسم پر لام سببیہ جو حرف جار ہوتا ہے داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اسے ”مفعول لہ“ نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے ملکر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔
إِذَا أَتَيْتُ مِنْ صَدِيقِكَ زَلَّةً فَتَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَمَوَّتَهُ إِنْقَاءً عَلَى مَوَدَّتِهِ وَرَغْبَةً فِي إِصْلَاحِهِ۔
- (۲) جب تیرے ساتھی / دوست سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اس کی دوستی کو باقی رکھنے کیلئے اس کی اصلاح کی طرف توجہ میں اس کی لغزش سے درگزر کر۔
الْحَبَّانُ إِذَا رَأَى ذُعْرًا طَارَ لُبُّهُ فَرَعَا وَجَبَتْ نَفْسُهُ هَلْعًا وَكَادَ يَهْلِكُ جَزَعًا۔

بزدل آدمی جب کوئی ڈر یا خوف کی بات دیکھتا ہے تو اس کی عقل گھبراہٹ کی وجہ

سے پرواز کر جاتی ہے، پریشان ہو کر گر پڑتا ہے اور بے صبری میں مرنے کو آتا ہے۔

(۳) لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ إِلَى غَدٍ اِعْتِمَادًا عَلَى نَفْسِكَ وَثَقَّةً بِقُدْرَتِكَ وَاتِّكَالًا عَلَى صِحَّتِكَ۔

آج کا کام کل پر مت ڈال اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے اور طاقت پر اطمینان رکھتے ہوئے اور صحت پر یقین/توکل کرتے ہوئے۔

(۴) لَا تُبَذِّرْ مَالَكَ وَلَا تَبْعَثْ بِهِ عَبَنًا مُجَاوِرَةً لِلْاَغْنِيَاءِ فِي مَلَابِسِهِمُ الْاَيَقَةَ وَقُصُورِهِمُ الشَّامِخَةَ

مت فضول خرچ کر اپنے مال کو اور نہ ہی بے فائدہ خرچ کر مالدار لوگوں کی برابری کرنے کے لئے ان کے صاف لباسوں اور ان کے اونچے محلات کو دیکھ کر۔

(۵) وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يُوْغِلُ فِي نَفَقَاتِ الْعُرْسِ وَالزَّيْنَةِ حُبًّا فِي الظُّهُورِ الْكَاذِبِ وَذَلِكَ قَدْ اَدَّى بِكَثِيرٍ مِنَ الْبُيُوتِ الْعَامِرَةِ إِلَى الْخَرَابِ

اور لوگوں میں سے بعض حد سے بڑھ جاتے ہیں جھوٹی نمود و نمائش کے لئے شادی بیاہ زیب و زینت کے تصرفات میں اور اس ناپسندیدہ رسم نے بہت سے ہنستے بستے گھروں کو اجڑنے تک پہنچا دیا۔

(۶) الْمُجَلِّدُونَ تَمَنُّحُهُمُ اللُّحُكُومَاتُ اَوْ سِمَةٌ وَجَوَائِزٌ اَعْتِرَافًا بِفَضْلِهِمْ وَحَسَنًا لِّغَيْرِهِمْ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ بِهِمْ۔

محنت کرنے والوں کو حکومتیں کے ان کمال محنت کے اعتراف کے طور پر دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دینے/ابھارنے کے لئے اعزازی تمغات اور انعامات عنایت فرمائی ہے۔

(۷) لَا بُدَّ لِلنَّاجِحِينَ مِنَ الطَّلَبَةِ أَنْ يَكْافُوا بِالْجَوَائِزِ تَشْجِيعًا لَهُمْ
وَتَشْوِيقًا لِلْآخِرِينَ۔

ضروری ہے کہ کامیابی حاصل کرنے والے طالب علموں کو ان کا حوصلہ بڑھانے
اور دوسروں کو شوق دلانے کے لئے انعامات کے ساتھ نیک بدلہ دیا جائے۔

(۸) يَخْرُجُ النَّاسُ إِلَى شَوَاطِئِ الْأَنْهَارِ وَالْحُقُولِ الْخَضِرَاءِ تَرْوِيحًا
لِأَنْفُسِهِمْ عَنْ عَنَاءِ الْأَشْغَالِ، وَيَهْرَعُونَ إِلَى الْأَشْجَارِ الْبَاسِقَةِ
لِيَتَمَتَّعُوا بِظِلِّهَا الطَّلِيلِ وَهَوَانِهَا الْعَلِيلِ، فَإِذَا هَبَّتْ عَلَيْهِمُ الرِّيحُ
تَرَى اغْصَانَهَا تَهْتَزُّ فَرَحًا أَوْ رَأْفَةً تَصْفُقُ طَرَبًا وَالزَّرْعُ تَتَمَایَلُ
إِفْنَانُهَا عَجَبًا تَمَایَلُ النَّشْوَانُ، فَيَكُونُ مَنْظَرًا بَهِيحًا۔

لوگ نہروں کے کناروں اور سرسبز کھیتوں کی جانب اپنے آپ کو تھکاوٹ سے
راحت پہنچانے کیلئے نکلتے ہیں اور اونچے درختوں کی طرف تیزی سے چلتے ہیں تا
کہ ان کے گھنے سائے اور ہلکی نرم ہوا سے فائدہ اٹھائیں۔ پس جب ان پر ہوا
چلتی ہے تو ان کی شاخوں کو تو دیکھے گا کہ خوشی سے جھومتی ہیں۔ اور ان کے پتے
مستی میں تالیاں بجاتے ہیں اور کھیتوں کی شاخیں مستی سے بھرپور آدمی کی طرح
جھومتی ہیں۔ پس ایک روح کو سکون دینے والا منظر ہوتا ہے۔

(۹) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ
كَانَ خَطَاً كَبِيراً۔

اپنی اولاد نہ قتل کرو اپنی مفلسی کے ڈر کی وجہ سے ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تم
کو بے شک ان کا قتل کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

(۱۰) قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّ مُوَا-
مَارَزَقَهُمُ اللَّهُ إِفْرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

تحقیق وہ لوگ نقصان میں پڑ گئے جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی و بے علمی کی وجہ سے قتل کر دیا اور حرام کر دیا اس رزق کو جو اللہ نے دیا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے تحقیق وہ گمراہ ہو گئے اور نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والے۔

(۱۱) قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ اِذَا لَا مَسْکُمْ خَشِیَۃَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔

فرما دیجئے کہ اگر ہو جاؤ تم میرے پروردگار کے خزانوں کے مالک تو تم روک لیتے خرچ ہو جانے کے خوف سے اور انسان بہت تنگ دل ہے۔

(۱۲) وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُفْسِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ اَبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَشْبِیْۃٍۢ مِنْۢ اَنْفُسِهِمْ کَمَثَلِ جَذَیْمٍۢ بِرَبْوَةٍۢ اَصَابَهَا وَاِبِلٌۭ فَاَتَتْ اُكُلَهَا ضَعْفَیْنِ، فَاِنْ لَّمْ یُصْبِحْ بِهَا وَاِبِلٌۭ فَطُلٌّۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

اور مثال ان لوگوں کی کہ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنے کے لئے یہ اس باغ کی طرح ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور جب اس پر مینہ پڑے تو دگنا پھل لائے اور اگر مینہ نہ پڑے تو پھوار ہی سہی اور اللہ دیکھ رہا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔

(۱۳) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌۭ نَّفْسَكَ عَلٰی اِثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسْفًاۙ پِس (اے پیغمبر) شاید کہ تم اپنے نفس کو ان کی وجہ سے رنجیدہ کر کے ہلاک کر ڈالو گے اگر یہ لوگ اس کلام پر ایمان نہ لائیں۔

(۱۴) تَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ یُفْسِقُوْنَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌۭ مَّا أُخْفٰی لَهُمْ مِنْ قُرَّةِۢ اَعِیْنٍۭ جَزَاءًۭۢۙ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔

جدا رہتے ہیں ان کے پہلو پچھونوں سے پکارتے ہیں وہ اپنے پروردگار کو خوف

اور امید سے اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو رزق دیا کوئی جی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ بدلہ ہے اس چیز (ان عملوں) کا جو وہ کرتے تھے۔

التَّمْرِينُ (۳۲) (مشق نمبر ۳۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اس کا چہرہ گلاب سا کھل گیا۔

لَمَّا سَمِعَ خَبَرَ فَوْزِهِ تَهَلَّلَ وَجْهُهُ بَشْرًا فَرَحًا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اس نے اپنی گردن جھکالی۔

لَمَّا زَجَرْتُ مُحْمُودًا عَلَى تَقْصِيرِهِ فَاسْتَسَلَّمَ رَأْسَهُ حَيَاءً۔

(۳) تھانیدار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔

لَمَّا شَرَعَ رَئِيسُ الشَّرْطَةِ يَزْجُرُ الْمُجْرِمَ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَرَقًا

(۴) مجرمین کی سرکوبی کے لئے تادیبی کارروائی ضروری ہے۔ قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

يَجِبُ التَّأْدِيبُ كِتَابًا لِلْمُجْرِمِينَ وَهَذِهِ هِيَ حِكْمَةُ الْقِصَاصِ۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو۔ وقت بڑی قیمتی شے ہے۔

لَا تُضَيِّعُوا وَقْتَكُمْ الْعَزِيزَ كَسَلًا فَإِنَّ الْوَقْتَ شَيْءٌ ثَمِينٌ جَدًّا

(۶) جب کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کے لئے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو۔ مبادا کہ وہ اُکتا جائے۔

اِذَا فَهِمْتُمْ لِعِبَادَةِ مَرِيضٍ لَا تَجْلِسُوا عِنْدَهُ طَوِيلًا يُمَكِّنُ اَنْ يَضْجَرَ۔
(۷) اہل ثروت نام و نمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

يَصْرِفُ الْأَغْنِيَاءُ أَمْوَالَهُمْ سُمْعَةً بَغَيْرِ احتِيَاظٍ وَيُنْفِقُونَ النُّقُودَ الرُّوبِيَّةَ يَمِينًا وَشِمَالًا۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے اپنے مہمانوں کی ضیافت میں اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے۔

كَانَتْ أَهْلُ الْعَرَبِ مَشْهُورِينَ فِي جُودِهِمْ وَكَرَمِهِمْ حَتَّى اَنْهَمُ كَانُوا يُذَبِّحُونَ جِمَالَ رَاحِلَتِهِمْ ضِيَافَةً لِّصُيُوفِهِمْ۔

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی کران کی قسادت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

لَكِنْ فِي الطَّرَفِ الْآخِرِ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْعَرَبِ اَيْضًا كَانُوا يَقْتُلُونَ اَوْلَادَهُمْ / اَطْفَالَهُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ بَلْ كَانَ فَوْقَ ذَلِكَ مِنْ قَسَاوَتِهِمْ اَنْهَمُ كَانُوا يَبْدُلُونَ بَنَاتِهِمْ عَارًا۔

(۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے کہ جنہوں نے اعلاء کلمہ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

اُولَئِكَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ الَّذِي ضَحُّوا بِانْفُسِهِمْ اِعْلَاءً لِّكَلِمَةِ اللّٰهِ وَرَفْعًا لِّدِينِهِ۔

الدَّرْسُ السَّادِسُ

(چھٹا سبق)

مفعول فیہ (ظرف زمان و ظرف مکان)

۴۵

مفعول فیہ:

وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے
جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور بَسْرْتُ لَيْلًا (میں رات
کے وقت چلا) ان مثالوں میں ”تحت اور لیلًا“ مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ درحقیقت ظرف زمان اور ظرف مکان کا دوسرا نام ہے ظرف زمان
سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور ظرف مکان سے جگہ اور مقام۔ پس ہر وہ وقت (زمان)
اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو۔ نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ
کہلاتا ہے۔ بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار (نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لیا
مفعول فیہ ہے مگر سرت فی اللیل میں اللیل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

ظرف زمان:

خواہ مختص و معین ہو، خواہ مبہم ہو اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی
بناء پر مفعول فیہ بن سکتا ہے۔ جیسے سَافَرْتُ يَوْمَ الْخَمِيسِ مگر ظرف مکان کے صرف
وہی اسماء مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے جسے
اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدم، خلف، یمینا، شمالاً) اور اسماء مساحت جیسے
فرسخاً، میاً، بریداً وغیرہ اسی طرح اسماء ظروف مشقہ جیسے ذَهَبْتُ مَذْهَبَ خَالِدٍ
اور جَلَسْتُ مَجْلِسَ الْأُسْتَاذِ وغیرہ مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی

مادہ سے ہو جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذَهَبْتُ مَجْلِسَ الْأُسْتَاذِ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذَهَبْتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ، تو ظرفیت کی بناء پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جاسکتا ہے۔ بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت ”فی“ کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ صَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ، اَقَمْتُ فِي السُّوقِ، اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وغیرہ اس کے برخلاف صَلَّيْتُ الْمَسْجِدَ، اَقَمْتُ السُّوقَ اور جَلَسْتُ الدَّارَ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اَلْبَتَّ دَخَلْتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے توسعاً یہ بات جائز رکھی گئی کہ اس کا استعمال ”فی“ اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے۔ جیسے دَخَلْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَ فِي الدَّارِ اور دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، وَ الدَّارَ وغیرہ۔

ذیل میں چند اسمائے ظروف لکھے جاتے ہیں، ان کو زبانی یا لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

لَيْلًا، نَهَارًا، سَاعَةً، سَنَةً، شَهْرًا، اسبوعًا، دَقِيقَةً، صَبَاحًا، مَسَاءً، فَجْرًا، ضَحًى، غَدُوَّةً، عَشِيَّةً، بَكْرَةً، اصِيلاً، ظَهْرًا، عِشَاءً، عَصْرًا، ظَهِيرَةً، اَمْسًا، غَدًا، بَرَهَةً، هَنِيهَةً، زَمَنًا، حِينًا، عَامًا، دَهْرًا، اَبَدًا، دَائِمًا، قَطُّ، عَوْضٌ، اَوَّلٌ، قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، خَلْفُ، اَمَامَ، وِرَاءَ، تَلْقَاءِ، تَجَاهَ، اِزَاءَ، حِذَاءَ، يَمِينًا، شِمَالًا۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروفِ مسمیہ میں ہوتا ہے کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھے جاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے تو ایسی صورت میں یہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ لیکن اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو تو

دونوں صورتوں میں معرب پڑھے جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں جیسے جَلَسْتُ فَوْقَ
الكرسى اور جُنْتُ اَوَّلًا يَافْعَلُ هَذَا اَوَّلًا، پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں
ہے اور آخر کی دونوں مثالوں میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے "اَمْسِ" کل گزشتہ کے
معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے مگر اَمْسِ پر اگر الف لام (ال) داخل کر دیا جائے
تو مطلق زمانہ ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بِالْاَمْسِ كَانَ
كَذَاوَكَذَا۔

قَطُّ اور عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں۔ قَطُّ
زمانہ ماضی کے لئے اور عَوْضُ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَا فَعَلْتُ هَذَا قَطُّ
اور لَا فَعَلْتُ هَذَا عَوْضُ۔

الْتَمَرَيْنِ (۳۳) (مشق نمبر ۳۳)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) يَظْهَرُ قُرْصُ الشَّمْسِ صَبَاحًا مِنْ جِهَةِ الشَّرْقِ بَعْدَ الْفَجْرِ بِنَحْوِ
سَاعَةٍ فَيَذْهَبُ وَحُشَّةَ اللَّيْلِ وَيَمْلَأُ الْكُوْنَ حَرَكَةً وَنَشَاطًا۔

صبح کے ایک گھنٹہ بعد سورج کی ٹکیہ مشرق کی طرف سے ظاہر ہوتی ہے اور رات کی
وحشت چلی جاتی ہے اور بھر دیتی ہے جہاں کو حرکت اور چستی کے اعتبار سے۔

(۲) وَالشَّمْسُ تَخْفِي مَسَاءً عِنْدَ الْاَفْقِ الْغَرْبِيِّ فَيَظْهَرُ الشَّفَقُ وَيَنْشُرُ
الظَّلَامُ اَجْنَحَتَهُ عَلَى الدُّنْيَا شَرْقًا وَعَرْبًا۔

اور سورج شام کے وقت مغرب کے افق میں چھپ جاتا ہے، پس شفق ظاہر ہوتا
ہے اور تاریکی شرفاً غرباً دنیا میں اپنے پر پھیلا لیتی ہے۔

(۳) وَالْقَمَرُ كَوَكَبٍ مُسْتَدِيرٍ سَيَّارٌ يَكْسِبُ ضَوْءَهُ مِنَ الشَّمْسِ فَيَنْبُرُ
الْاَرْضَ لَيْلًا۔

اور چاند ایک ایسا ستارہ ہے کہ جو گردش کرنے والا سیارہ ہے وہ اپنی روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے اور زمین کو رات کے وقت منور کر دیتا ہے۔

(۴) وَيُصَابُ الْقَمَرُ بِالْخُسُوفِ أَحْيَانًا فَيَنْطَفِئُ نُورُهُ وَيَحْمَرُّ قُرْصُهُ فَتَغْبَسُ الدُّنْيَا وَيَعْمَمُهَا الظَّلَامُ وَيَبْقَى ذَالِكَ بَعْضُ الْآحْيَائِينَ سَاعَاتٍ۔

اور چاند کو بعض اوقات گرہن لگ جاتا ہے پس اس کا نور ختم ہو کر بجھ جاتا ہے اور اس کی ٹکیہ سرخ ہو جاتی ہے لہذا دنیا پریشان ہو جاتی ہے، اور اس پر عام اندھیرا چھا جاتا ہے اور بعض اوقات گھنٹوں یہ حال رہتا ہے۔

(۵) وَالنُّجُومُ حُلِيَةُ السَّمَاءِ وَزِينَتُهَا لَيْلًا وَهِيَ كَثِيرَةٌ لَا يُمْكِنُ عَدُّهَا۔

اور ستارے رات کے وقت آسمان کا زیور اور زینت ہیں اور وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں۔

(۶) تَغْلُقُ الْمَدَارِسُ صَيْفًا لِأَنَّ الْحَرَّ يُحْمِلُ الْجِسْمَ وَالذَّهْنَ وَيُسْعِفُ الطُّلَّابَ وَيَقْلِقُهُمْ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الدَّرْسَ وَالْمُطَالَعَةَ۔

مدارس (سکول) گرمیوں میں بند ہو جاتے ہیں اس لئے کہ گرمی جسم کو اور ذہن کو ست کر دیتی ہے اور طالب علموں کو پریشان کرتی ہے اور ان کو شب و روز مضطرب رکھتی ہے پس وہ سبق پڑھنے اور مطالعے کی قدرت نہیں رکھ سکتے۔

(۷) تُرَشُّ الشَّوَارِعُ الْمُدُنُ كُلُّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَتُصَابُ بِالْمَصَابِيحِ الْكَهْرُ بَانِيَّةً لَيْلًا۔

شہروں کی شاہراہوں پر ہر روز صبح اور شام کے وقت پانی کا چھڑکا کیا جاتا ہے اور رات کے وقت ان کو بجلی کے بلبوں سے روشن کیا جاتا ہے۔

(۸) ذَهَبَتْ أَمْسٍ مَعَ وَالِدِي إِلَى الْحَقْلِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَمَشِينَا سَاعَةً حَوْلَ الزَّرْوَعِ ثُمَّ جَلَسْنَا تَحْتَ شَجَرَةٍ بِاسْقَةِ عَلَى ضِفَةِ النَّهْرِ وَكُنَّا نَسْمَعُ

خَرِيرَ الْمِيَاهِ تَحْتَ اَقْدَامِنَا وَالطُّيُورُ فَوْقَنَا تُشَدُّوْ عَلَى الْعُصُونِ
الْعَالِيَةِ فَرَأَقْنِي ذَالِكَ الْمُنْظَرُ الْبَهِيْجُ، فَبَقِيْتُ بُرْهَةً اَمْعُ النَّفْسِ بِتِلْكَ
الْمُشَاهَدَةِ السَّاحِرَةِ وَتَقَلَّبَ الطَّرْفُ بَيْنَ مَنَاطِرِ الزَّرْعِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ
قُمْتُ مَعَ اَبِي وَعِدْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ قَبِيْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

میں گزشتہ روز اپنے باپ کے ساتھ میدان کی جانب گیا اور ایک گھنٹہ تک ہم
کھیتوں کے ارد گرد پیدل چلتے رہے پھر نہر کے کنارے ایک اونچے پیڑ کے نیچے
بیٹھ گئے۔ اور ہم اپنے پاؤں کے نیچے پانی بہنے کی آواز سنتے رہے اور پرندے
ہمارے سروں کے اوپر اونچی شاخوں پر گارہے تھے۔ پس یہ دل کو بھانے والا
نظارہ مجھے بہت اچھا لگا اور اس لئے میں دیر تک اس حیرت انگیز منظر سے اپنے
دل کو لطف اندوز کرتا رہا اور سرسبز کھیت کی جانب ہم نظر گھماتے رہے پھر میں
اپنے والد کے ساتھ اٹھا اور ہم سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے گھر لوٹ آئے۔

(۹) تَرْجُوا النَّجَاةَ وَلَكُمْ مَسَالِكُهَا اِنَّ السَّفِيْنَهَ لَا تَجْرِيْ عَلَى الْيُبْسِ۔
تو نجات کی امید رکھتا ہے اور اس کے راستوں پر نہیں چلتا بے شک کشتی خشکی پر
نہیں چلتی۔

(۱۰) لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔
کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین روز سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی
سے قطع تعلقی کرے۔

(۱۱) سُبْحَنَ الَّذِيْ اَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْاَيْتَانِ الْكُبْرَى۔

پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ
تک جس کے ارد گرد کو ہم نے برکت دی تا کہ دکھائیں ہم اس کو اپنی بڑی

نشانیاں۔

(۱۲) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ، سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور بنائے تھے ہم نے ان کے درمیان اور بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی دیہات جو سامنے نظر آتے تھے اور ان میں آنے جانے کا اندازہ مقرر کر دیا تاکہ دن رات بے خوف و خطر چلتے رہو۔

(۱۳) فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ۔

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمینوں میں کوسپہ پہرہ کو جب تم ظہر کرتے ہو۔

(۱۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ اور تسبیح کرو اس کی صبح و شام۔

(۱۵) وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور کسی چیز کی نسبت ہرگز ہرگز نہ کہو کہ میں اسے کل کر دوں گا مگر یہ کہ اگر نے چاہا تو۔

الْتَمَرَيْنِ (۳۴) (مشق نمبر ۳۴)

(۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں ادھر ادھر نکل جاتے ہیں۔

يَسْهَرُ عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحُونَ لَيْلًا وَيَنْتَشِرُونَ نَهَارًا هُنَا وَهُنَاكَ ابْتِغَاءً

لَفْضُیْلِهِ۔

(۲) اہل ثروت موسم گرما میں ”شملة“ یا ”مسوری“ کا سفر کرتے ہیں اور مئی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے تھے۔

يُسَافِرُ أَهْلُ الثَّرْوَةِ صَيْفًا إِلَى شَمْلَةٍ، أَوَّلَى مَسُورَى وَيَعِيشُونَ هُنَاكَ شَهْرَي مَآيُو وَيُونِيُو۔

(۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹہلتا رہا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔

تَمَشَيْتُ مَسَاءَ الْيَوْمِ فِي بُسْتَانِي سَاعَةً ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مَنْزِلِي قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

(۴) میں ہر روز صبح و شام ٹہلتا کرتا ہوں صبح کو صاف ہوا میں ٹہلنا صحت کے لئے مفید ہے۔

تَمَشَيْتُ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَإِنَّ التَّمَشِّيَّ صَبَاحًا فِي الْهَوَاءِ النَّقِيِّ مُفِيدٌ لِلصَّحَّةِ۔

(۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا سیرا کرتے ہیں۔

الْحَمَامَاتُ الْوَرْقَاءُ وَالْيَمَامَاتُ تَعِيشُ أَوْكَارَهَا عَلَى الْأَشْجَارِ الشَّامِخَةِ وَالْبَاؤُ/ الْعُقَابُ/ الصَّقْرُ يَبْنِي عَلَى الْجِبَالِ۔

(۶) چمگادڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لئے کہ دن کی روشنی میں انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

الْخَفَافِيشُ تَخْرُجُ لَيْلًا وَتَخْتَفِي نَهَارًا إِنَّهَا تَعِيشُ فِي ضَوْءِ النَّهَارِ
(۷) چیونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان مہیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور

برسات کے موسم میں راحت اٹھائیں۔

النَّمْلُ تَتَزَوَّدُ بِقُوْنِهَا صَيْفًا لِّتَسْتَرِيحَ شِتَاءً وَ مَطَرًا۔

(۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوبصورت باغ ہے۔ میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔

اَمَامَ بَيْتِي بُسْتَانٌ رَائِعٌ اَسْتَغِلُّ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ سَاعَتَيْنِ۔

(۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

اَنَا اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ اَسْهَرَ لَيْلَتَيْنِ مُتَوَالِيَتَيْنِ۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں۔ مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

اَلْخُحْرَاتُ وَالْعُمَّالُ يَعْمَلُوْنَ طُوْلَ النَّهَارِ لِكِنَّهُمْ يَنَامُوْنَ لَيْلًا نَوْمًا عَذْبًا بِرَاحَةٍ

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

فِيْ مَا تَبِ السَّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ وَالْبَرِيْدِ يَسْتَمِرُّ الْعَمَلُ لَيْلًا وَنَهَارًا اِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَاشْغَلْنَا الَّتِي تَتَاَذٰى فِيْ يَوْمٍ تَكْتَمِلُ فِيْ اَيَّامٍ عَدِيْدَةٍ۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے۔ مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے اور مغرب میں خوبصورت جھیل واقع ہے۔ شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گنے باغات اور پارک ہیں۔

مَوْقِعُ قَرْيَتِيْ طَيِّبٌ جَدًّا فَتَجْرٰى عَيْنٌ صَافِيَةٌ شَرْقًا مِنْهَا وَيَقَعُ عَدِيْرٌ جَمِيْلٌ غَرْبًا وَالْحُقُوْلُ الْخَضِرَاءُ شِمَالًا وَالْجَدَائِقُ الْغَنَاءُ

وَالْمُنْتَزَهَاتُ جُنُوبًا۔ الْتَمَرَيْنِ (۳۵) (مشق نمبر ۳۵)

رَحْلَةُ مَدْرَسِيَّةٍ

(ایک معلوماتی سفر)

سَافَرْتُ مَرَّةً إِلَى دِهْلِي فِي فِرْقَةٍ مِنْ طَلَبَةِ دَارِ الْعُلُومِ، فَتَوَجَّهْنَا إِلَى
اِكْرَهَ لِمُشَاهَدَةِ "التَّاجِ مَحَلِّ" فَلَمَّا وَصَلْنَا إِلَى "تَوْنَدَلَه" لَيْلًا نَزَلْنَا مِنْ
الْقِطَارِ وَجَلَسْنَا بُرْهَةً عَلَى الرَّصِيفِ نَنْتَظِرُ الْقِطَارَ الَّذِي يُوصِلُنَا إِلَى اِكْرَهَ
فَجَاءَ الْقِطَارُ وَسَارَبْنَا سَاعَةً حَتَّى وَصَلْنَا إِلَيْهَا فَجَرًّا فَبَحْنَا أَوَّلًا عَنِ الْمَاءِ
فَتَوَضَّأْنَا وَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ - وَبَعْدَ الصَّلَاةِ اسْتَلْقَيْنَا عَلَى ظُهُورِنَا لِنَسْتَرِيحَ
سَاعَةً وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنَّا فِي حَاجَةٍ إِلَى النَّوْمِ بَعْدَ مَا سَهَرَ اللَّيْلَ كُلَّهُ فَعَلَبْنَا النَّوْمَ
وَكَمْ نَسْتَقِيطُ الْاَبْعَدُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَقُمْنَا مِنَ الْفِرَاشِ وَآكَلْنَا غَدَاءَنَا ضَحَى
ثُمَّ اخَذْنَا الطَّرِيقَ إِلَى التَّاجِ مَحَلِّ حَتَّى وَصَلْنَا إِلَيْهِ ظَهْرًا۔

ایک مرتبہ میں نے دارالعلوم کے طلباء کی ایک جماعت کی معیت میں دہلی کی
طرف سفر کیا۔ تاج محل دیکھنے کیلئے ہم نے آگرہ کا رخ کیا جب ہم رات کو توندلہ پہنچے تو
ریل گاڑی سے اترے اور اس ریل کے انتظار میں جو ہمیں آگرہ پہنچا دے ہم تھوڑی دیر
پلیٹ فارم پر بیٹھے پس ریل گاڑی آگئی اور ہمیں لے کر ایک گھنٹہ تک چلتی رہی حتیٰ کہ ہم
فجر کے وقت آگرہ پہنچ گئے۔ سب سے پہلے ہم کو پانی کی تلاش ہوئی ہم نے وضو کیا اور فجر
کی نماز ادا کی نماز کے بعد ہم چت لیٹ گئے کہ ایک گھنٹہ آرام کر لیں ساری رات جاگنے
کے بعد ہم میں سے ہر ایک کو نیند کی احتیاجی تھی۔ لہذا لیٹے ہی ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور تین
گھنٹے بعد ہی ہم نیند سے بیدار ہوئے۔ ہم بستر سے اٹھے اور ہم نے چاشت کے وقت صبح

کا کھانا کھایا پھر تاج محل کی راہ لی یہاں تک کہ ہم وہاں ظہر کے وقت پہنچے۔

وَقَدْ كُنَّا قَرَأْنَا عَنْهُ مِنْ قَبْلُ فِي كُتُبِ التَّارِيخِ أَنَّهُ آيَةٌ فِي الْبِنَاءِ
وَالْهِنْدِيَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ وَجَدْنَاهُ أَجْمَلُ مِمَّا تَمَثَّلْنَا إِنَّهَا ذُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ تَفْتَحُ بِهَا
الْهِنْدُ وَحَقٌّ لَهَا الْفَخْرُ إِنْ كَانَ الْفَخْرُ حَقًّا - وَقَفْنَا أَمَامَهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَدَنَا
حَوْلَهُ نَتَعَجَّبُ مِنْ حُسْنِ بِنَائِهِ وَبَهْجَتِهِ وَصَفَائِهِ ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَ إِحْدَى
مَنَارَاتِهِ فَرَأَيْنَا "جَمْنًا" يَجْرِي تَحْتَهُ فَجَلَسْنَا طَوِيلًا نَفَكِّرُ فِي عَظَمَةِ الْقُدَمَاءِ
وَهَمَمِهِمْ ثُمَّ ذَهَبْتُ كُلُّ مَذْهَبٍ فِي الْفِكْرِ وَجَعَلْتُ افِكْرُ فِي مُلُوكِ الْهِنْدِ
وَأَسْرَافِهِمْ فِي الْآيِيَةِ وَالْقُصُورِ الشَّامِخَةِ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ أَنْفَقَ هَذَا
الْمَلِكُ عَلَى بِنَاءِ مَدْرَسَةٍ بَدَلَ هَذِهِ الْمَقْبَرَةِ وَوَقَفَ لَهَا هَذِهِ الْأَمْوَالُ الطَّائِلَةُ
لَكَانَ لَهُ ذُخْرًا فِي الْآخِرَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ بِنَاءَهُ قَدْ تَمَّ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
سَنَةً وَكَانَ يَعْمَلُ فِيهِ عَشْرُونَ أَلْفَ صَانِعٍ وَيُقَدَّرُ أَنَّهُ أَنْفَقَ فِي تَشْيِيدِهِ مَا يُبَيِّنُ
عَلَى ثَلَاثَةِ مَلَايِينَ مِنَ الْجَنِيَهَاتِ -

اور تاج محل کے متعلق ہم پہلے سے تاریخی کتابوں میں پڑھ چکے تھے کہ وہ فن
تعمیر اور انجینئر کا ایک نمونہ ہے۔ جب ہم اس کو دیکھا تو ہم اس کو اپنے تصور سے
بڑھ کر زیادہ حسین پایا۔ بے شک وہ فن تعمیر میں یکتائے روزگار ہے۔ ہندوستان اس پر
نازاں ہے۔ اگر فخر کرنا برحق ہوتا تو ہندوستان اس پر بجا طور پر فخر کرنے کا حق حاصل
تھا۔ ہم اس کے سامنے ٹھہرے پیچھے کھڑے رہے۔ آس پاس گھومے اس کے حسن تعمیر
حسن و جمال اور نکھار پر تعجب کرتے رہے۔ پھر ہم اس کے ایک مینار پر چڑھے اور جمنا کو
اس کے نیچے بہتے ہوئے دیکھا اور ہم دیر تک بیٹھے اگلے لوگوں کی قدرو عظمت اور ان کے
بلند حوصلوں کے متعلق سوچتے رہے۔ پھر میں پوری طرح سوچ میں غرق ہو گیا۔ سلاطین
ہند، عمارات اور پر شکوہ محلات کے معاملہ میں ان کی شاہ خرچیوں کے متعلق سوچتا رہا اور

دل میں یہ کہا کہ یہ بادشاہ اگر اس مقبرہ کی بجائے کسی مدرسے کی تعمیر پر یہ فائدہ مند مال خرچ کرتا اور اسی مدرسے کے لئے انہیں وقف کر دیتا تو یہ اس کے لئے سرمایہ آخرت ہوتا میں نے سنا ہے کہ اس کی تعمیر 23 برس میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور اس میں بیس ہزار کاریگر کام کرتے رہے اور اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس تعمیر میں تین کروڑ سے زائد اشرفیاں خرچ ہوئیں۔

وَمَكَدْ لَنَا تَنَدَاكُرُ وَنَجَادِبْ اَطْرَافَ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْمَوْضُوعِ حَتَّى
خَفَتْ حَرَارَةُ الشَّمْسِ عَصْرًا فَقُمْنَا وَرَجَعْنَا عَلَى الْاَقْدَامِ فَوَصَلْنَا اِلَى
الْمُحَطَّةِ مَسَاءً فَاشْتَرَيْنَا التَّنَاجِرَ وَرَكَبْنَا الْفُطَارَ وَوَصَلْنَا اِلَى "تُونَدَلَه" وَمِنْ
تُونَدَلَه اِلَى دِهْلِي، صَبَاحَ الْعَدَدِ۔

اور اس موضوع پر ہم مسلسل مذاکرہ کرتے رہے اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عصر کے وقت سورج کی حرارت ماند پڑ گئی لہذا ہم اٹھے اور پیدل لوٹ کر شام کو اسٹیشن پر پہنچے ٹکٹیں خریدیں اور ہم گاڑی پر سوار ہوئے اور ہم توندلہ پہنچے اور توندلہ سے اگلی صبح ہم دہلی پہنچ گئے۔

الْتَمَرَيْنُ (۳۶) (مشق نمبر ۳۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

رِحْلَةُ مَكْدَرَسِيَّةٍ

(ایک تعلیمی سفر)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہنچے دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ تک رہا۔ وہاں ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے مینار قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی۔ عصر سے پہلے

ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی ہم وائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے۔ چند منٹ بعد ہم مقبرہ ہمایوں پہنچ گئے مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے۔ اندر سے اسے دیکھا اور پھر اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

وَصَلْنَا صَبَاحَ الْغَدِ إِلَى دِهْلِي وَأَقَمْنَا فِيهَا أَسْبُوْعًا شَاعِلْنَا هُنَاكَ الْاَثَارَ وَالْاَمْكَنَةَ النَّارِيْخِيَّةَ جَيْدًا ذَهَبْنَا يَوْمًا إِلَى "مَنَارَةِ قُطْب" وَمَنَارَةِ قُطْبِ الدِّينِ كَانَتْ عَلَى مَسَافَةٍ طَوِيْلَةٍ مِنْ هُنَا فَاسْتَرَيْنَا حَافِلَةً كَامِلَةً وَرَكِبْنَاهَا قَبْلَ الْعَصْرِ فَسَارَتْ بِنَا إِلَى قُطْبِ مِينَارٍ سِيرًا بَطِيْنًا عَلَى مَهْلٍ كُنَّا نَنْظُرُ عَيْنِيًّا وَشِمَالًا وَكَسَّالٌ اُسْتَاذُ نَاعُنْ كُلِّ شَيْئٍ فَوَصَلْنَا بَعْدَ دَقَائِقٍ إِلَى مَقْبَرَةِ هَمَائُونِ، وَقَفْتُ حَافِلَتَنَا اِمَامَ الْمَقْبَرَةِ فَنَزَلْنَا جَمِيْعًا وَثَرْنَا فِيْهَا هُنَيْئَةً وَزَرْنَا دَاخِلَهَا وَخَارِجَهَا ثُمَّ رَجَعْنَا وَجَلَسْنَا عَلَى مَقَاعِدِنَا۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی وضو کیا نماز پڑھی پھر مینارہ کی طرف گئے۔ پہلے ہم اس کے ارد گرد کئی مرتبہ گھومے پھر اس کے اوپر چڑھے اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے حجم سے چھوٹی معلوم ہونے لگی مینارہ سے متصل اس کے ارد گرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے اور پھر نیچے اتر آئے یہ مینارہ سخت قسم کے سرخ پتھر سے بنا ہوا ہے۔ اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں۔ اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا مینار بنایا تھا مگر اس کی تکمیل اس کے غلام ٹٹس الدین اتمش کے ہاتھوں ہوئی۔ کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی اس مینارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں تھوڑی دیر ہم رکے پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور

سورج غروب سے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

وَصَلْنَا عَصْرًا إِلَى قُطْبٍ مِينَارٍ فَبَحَثْنَا أَوَّلًا عَنِ الْمَاءِ وَتَوَضَّأْنَا
وَصَلَّيْنَا ثُمَّ تَوَجَّهْنَا إِلَى الْمَنَارَةِ فَأَوَّلًا دَرْنَا حَوْلَهَا مِرَارًا ثُمَّ صَعِدْنَا فَوْقَهَا
وَحِينَ ارْسَلْنَا الْبَصَرَ اسْفَلَهَا فَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ يُرَى اصْغَرَ مِنْ جِسْمِهِ وَغَابَتْ عَنِ
الْإِنْظَارِ كُلُّ مَا كَانَتْ حَوْلَ الْمَبَارَةِ مِنَ الْأَطْلَالِ وَالْمِيَانِي الْمُجَاوِرَةِ لَهَا مَكْشَا
فَوْقَهَا بُرْهَةً ثُمَّ نَزَلْنَا اسْفَلَ۔ هَذِهِ الْمَنَارَةُ مَبْنِيَّةٌ مِنَ الْحَجَرِ الْأَحْمَرِ الصُّلْبِ
وَنُقِشَتْ آيَاتُ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعَةُ، انْشَأَهَا قُطْبُ الدِّينِ أَيْبُكَ
مَنَارَةً لِمَسْجِدٍ وَكَمُلَ تَعْمِيرُهُ عَلَى يَدِهِ غَيْدِهِ "شَمْسُ الدِّينِ التَّمَشُّ فَيَا لَيْتَ
لَوْ تَمَّ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ كَامِلًا۔ خَطَرْتُ بِبَالِنَا أَمَالُ مُتَشَعِّبَةٍ بَعْدَ زِيَارَةِ هَذِهِ
الْمَنَارَةِ وَقَفْنَا قَلِيلًا ثُمَّ رَكِبْنَا حَافِلَتَنَا وَرَجَعْنَا إِلَى مَقَرِّنَا قَبْلَ غُرُوبِ
الشَّمْسِ۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

(ساتواں سبق)

حال

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو (فعل کے وقوع کے وقت) فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے۔ جیسے جَاءَ خَالِدٌ رَاكِبًا (خالد سوار ہو کر آیا) اور لَا تَأْكُلِ الطَّعَامَ حَارًّا (کھانا اس حال میں نہ کھا کہ وہ گرم ہو) ان مثالوں میں رَاكِبًا اور حَارًّا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جائے نحوین کی اصطلاح میں ”صاحب حال“ یا ذوالحال کہلاتا ہے اوپر کی مثال میں فاعل (خَالِدٌ) ذوالحال ہے۔ اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام) ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرفہ ہوتا ہے۔

۱۔ اصل قاعدے کی رو سے ذوالحال کو معرفہ اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہئے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے تفصیلات یہ ہیں۔ (الف) اصل کے برعکس حسب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے کہ (۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ (۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنی میں اس کا ایک عموم پیدا ہو جائے جیسے وَمَا أَهْلَكُنَا مِنْ قَوْمٍ إِلَّا وَلَهَا مُنِيرُونَ (۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنی پیدا ہو جائیں جیسے وَلَمَّا جَاءَ هُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقًا (واضح رہے کہ مصدقاً بعض سلف سے منصوب ہی مردی ہے۔ اس صورت میں کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے، (ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے، مگر کلام عرب میں بہت ہی قلیل ہے۔ (۱) ”ال“ کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو اَدْخُلُوا الْاَوَّلَ فَلَاوَلَّ (۲) اضافت کے ذریعے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اِجْتَهَدْ وَخُذْكَ وَغیره، (ج) اسی طرح اسم مشتق کی بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہو سکتا ہے۔

(۲) حال بھی (خبر کی طرح) کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے، جیسے
جَاءَ فَرِيدٌ يَرْكَبُ فَرَسَهُ، رَأَيْتُ الْخَطِيبَ فَوْقَ الْمُنْبَرِ، بَعَثَ الشَّمْرَ عَلَى
الشَّجَرَةِ۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے۔ یہ
رابطہ کبھی ”واو“ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی واو اور ضمیر دونوں ہوتے ہیں۔ مثالیں علی
الترتیب یہ ہیں۔

- (۱) رَكِبْتُ السَّيْفَةَ وَالْهَوَاءُ عَلِيلٌ* (یہاں رابطہ صرف واو ہے)
- (۲) جَاءَ الْمُنْبِتُ يَعْتَلِرُ عَنْ ذَنْبِهِ (یہاں رابطہ صرف ضمیر ہے)
- (۳) خَرَجَ الْأَوْلَادُ وَهُمْ فَرِحُونَ (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)
- (۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر
ہوتی ہے۔ جیسے مثال نمبر ۲ میں ہے۔ اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واو کے ساتھ قَدْ بڑھا
دیتے ہیں جیسے سَلَّمْتُ عَلَى أَبِي وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرِهِ اور کبھی صرف قَدْ ہی کافی سمجھا
جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واو ہوتا ہے۔
جیسے اسْتَقْطَطْتُ مِنَ النَّوْمِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

(۱) جب کہ وہ تعظیم پر دلالت کرے جیسے كَرَّمَ عَلَى امْسَا۔

(۲) جبکہ وہ تہنیت پر دلالت کرے جیسے أَقْرَأَ الْكِتَابَ بَابًا بَابًا وَادْخُلُوا الْبَابَ رَجُلًا رَجُلًا

(۳) جب کہ وہ مفاطلۃ (یعنی جانمن کی مشارکت بتائے جیسے بَعَثْتُ يَدًا بِيَدٍ۔

(۴) جبکہ دوزخ بتائے۔ اَشْرَيْتُ الْغُوبَ فِرَاعًا بِدَوَاهِمٍ۔

(۵) جبکہ وہ موصوف ہو جیسے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا۔

فائدہ

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اس وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے نکرہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے جیسا کہ درس نمبر 3 میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں۔ الْجَمَلُ بَعْدَ النِّكَرَاتِ صِفَاتٌ وَبَعْدَ الْمُعَارِفِ أَحْوَالٌ

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو (یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو) تو واحد، تشنیہ جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جبکہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابقت ضروری ہے، جیسے مثال نمبر 2 اور 3 میں، لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر 1 اور حَضَرَ الضُّيُوفُ وَالْمُضِيفُ غَائِبٌ وَغَيْرُهُ۔

التَّمَرُّينُ (۳۷) (مشق نمبر ۳۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) الشَّمْسُ نَجْمٌ عَظِيمٌ مُلْتَهَبٌ يَبْدُو قُرْصَهَا فِي الشَّرُوقِ وَالْمَغْرِبِ أَصْفَرَ مُحَمَّرًا۔

سورج ایک ایسا بڑا سیارہ جو کہ شعلے مارتا ہے اس کی نکیہ مشرق اور مغرب میں زرد اور سرخ حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) تَسْبَحُ الشُّقُنُ عَلَى مَتْنِ الْبَحَارِ حَامِلَةً سِلْعَ التِّجَارَةِ وَالْمُسَافِرِينَ مُتَقَلَّةً بِهِمْ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ لَمْ يَكُونُوا بِالْغِيَةِ إِلَّا بِشَقِّ الْأَنْفُسِ۔

کشتیاں سمندروں کی پشت پر تیرتی ہیں اس حال میں کہ وہ اٹھائے ہوئے ہوتی ہیں تجارت کے سامان اور مسافروں کو اور منتقل کرتی ہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کو جہاں تک وہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

(۳) يَقْبَلُ النَّاسُ عَلَى التَّاجِرِ الْأَمِينِ وَاثْقَيْنَ بِذِمَّتِهِ مُطْمَئِنِّينَ إِلَى مُعَامَلَتِهِ لِأَنَّهُ يَبْعُهُمُ الْبَضَائِعَ خَالِيَةً مِنَ الْغَشِّ۔

لوگ اعتماد کرتے ہیں۔ امین تاجر پر اور اس کی ذمہ داری پر بھروسہ کرتے ہیں اور مطمئن ہوتے ہیں اس کے معاملہ کی طرف اس لئے کہ وہ ان کو ملاوٹ سے پاک مال بیچتا ہے۔

(۴) يُبَكِّرُ الْفَلَاحُونَ إِلَى مَزَارِ عِيَالِهِمْ مُجْتَمِعَةً قَوَاهُمْ مَمْلُوءِينَ بِالنَّشَاطِ ثُمَّ يَعُودُونَ مِنْهَا مَسَاءً لَا غَبِينَ مَجْهُودِينَ۔

کسان صبح سویرے اپنے کھیتوں کی طرف اس حالت میں جاتے ہیں کہ ان کے قوئی مضبوط اور خود پوری طرح چست ہوتے ہیں پھر شام کو اس حال میں لوٹتے ہیں کہ وہ تھکے ماندے اور نڈھال ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۵) خَرَجْتُ الْيَوْمَ مَعَ أَصْدِقَائِي الطَّلَبَةِ إِلَى الْحُقُولِ وَالْمَزَارِعِ مَا شِئْنَا عَلَى أَقْدَامِنَا لِنَسْتَنْشِقَ الْهَوَاءَ صَافِيًا وَنُحَسَّ النَّسِيمَ عَلِيلًا، فَوَإِنَّا الْفَلَاحِينَ دَاكِبِينَ فِي أَعْمَالِهِمْ هَذَا يَعْرِقُ الْأَرْضَ وَذَلِكَ يَحْرُثُهَا فَقَضَيْنَا بَيْنَ هَوْلَاءِ سَاعَةٍ مُغْتَبِطِينَ بِجَدِّهِمْ وَنَشَاطِهِمْ، ثُمَّ عُدْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَرَحِينِ مَسْرُورِينَ۔

آج میں اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ کھیتوں اور فصلوں کو نکلا اس حال میں کہ ہم پیدل چلنے والے تھے تاکہ تازہ صاف ہوا کھائیں اور صبح کی ٹھنڈی ہوا کا مزہ محسوس کریں۔ پھر ہم نے کسانوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کاموں میں لگا تار مصروف تھے یہ زمین کھود رہا ہے اور وہ زمین میں ہل چلا رہا ہے ہم نے ایک گھنٹہ ان کے درمیان گزرا ان کی محنت اور سرگرمی پر رشک کرتے ہوئے پھر ہم اس حال میں گھر آئے گئے کہ خوش و خرم تھے۔

(۶) وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ يَقْصِدُونَ الْحَدَائِقَ وَالْبَسَاتِينَ زَرَافَاتٍ وَوَحْدَانًا لِّشُمُومِ الْهَوَاءِ الْعَلِيلِ وَلَيَمْتَغُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَحَاسِنِ الطَّبِيعَةِ وَمَنَاظِرِهَا الْجَمِيلَةِ۔

اور بہت سے لوگ باغیچوں اور باغوں اور اکیلے اکیلے پارکوں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کرتے ہیں تاکہ ہلکی پھلکی ہوا خوری کریں اور اپنے دل کو قدرتی خوبصورتی اور قدرتی حسین مناظر سے لطف اندوز کریں۔

(۷) يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمٌ آخَرُ مُشْهَرٍّ يَلْبَسُ فِيهِ النَّاسُ أَفْخَرَمَا عِنْدَهُمْ مِنْ مَلَابِسٍ ثُمَّ يَخْرُجُونَ إِلَى الْمُصَلَّى جَمَاعَاتٍ وَأَفْوَاجًا مُكَبِّرِينَ مُحَهِّلِينَ وَيَقْضُونَ صَلَوَاتَهُمْ خَاشِعِي الْقُلُوبِ مُتَضَرِّعِينَ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ إِذَا قَضَيْتِ الصَّلَاةُ ذَهَبُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَرَحِينَ مَسْرُورِينَ وَالْأُذْيُومِ وَأَقَارِبِهِمْ مُهْنِينَ كُلٌّ يَتَمَنَّى لِصَاحِبِهِ أَنْ يَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَأَنْ يَكُونَ الْعَوْدُ أَحْمَدَ۔

عید الفطر کا دن ایک روشن اور مشہور دن ہے لوگ اس دن میں اپنے وہ لباس پہنتے ہیں جو ان کے نزدیک سب سے عمدہ ہوتے ہیں پھر وہ عید گاہ کی طرف جماعتوں اور گروہوں کی شکل میں تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے نکلتے ہیں اور اپنی عید نماز ادا کرتے ہیں اس حال میں کہ دل میں خشوع رکھنے والے اور اپنے رب کے سامنے آہ و زاری کرنے والے ہوتے ہیں پھر وہ جب نماز پڑھ لی جاتی ہے تو پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں اس حال میں خوش و خرم ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور قریبی رشتہ داروں کو مبارک دینے والے ہوتے ہیں ہر ایک اپنے ساتھی کے لیے خواہش کرتا ہے کہ اللہ اس کو عافیت کا لباس پہنائے اور اس کی واپسی بہت اچھی ہو۔

(۸) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِآذِنِهِ
وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔

اے نبی ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا ڈرانے والا اور اللہ کی
طرف اس کے حکم سے بلانے والا روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

(۹) قُلْ إِنِّي أَعْطُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلَ خِزْفَةٍ ثُمَّ تَتَفَكَّرُونَ
مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ۔

آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میں تم کو ایک نصیحت کرتا ہوں یہ کہ تم کھڑے ہو جاؤ
اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک پھر تم غور و خوض کرو نہیں ہے تمہارے ساتھی کو کوئی
سودا نہیں ہے وہ مگر تم کو ڈرانے والا آنے والے سخت عذاب سے۔

(۱۰) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ۔

اور نہیں حکم دیئے گئے وہ یہ کہ مگر وہ عبادت کریں اللہ کی اس حال میں خالص
عبادت کرنے والے ہوں اس کے لئے دین کی یکسو ہو کر اور قائم کریں نماز ادا
کریں زکوٰۃ اور یہی وہ مضبوط (سچا) دین ہے۔

(۱۱) وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُصْطَبِحِينَ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔

اور وہ تراشتے تھے پہاڑوں سے ایسے گھروں کو کہ امن سے رہیں گے۔ پس پکڑ لیا
ان کو ایک چیخ نے اس حال میں کہ وہ صبح کرنے والے تھے پس نہیں کچھ کام آیا
ان کو جو وہ کام کرتے تھے۔

(۱۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

أَتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَآسَلَتُمُوهُ۔

اور مسخر کیا تمہارے لئے سورج اور چاند کو اس حال میں کہ دونوں ایک دستور کے مطابق چل رہے ہیں اور مسخر کیا تمہارے لئے راتوں اور دنوں کو اور دی تم کو ہر وہ چیز جس کا تم نے سوال کیا۔

(۱۳) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں زیادہ سخت ہیں کافروں پر اور رحم دل ہیں آپس میں دیکھے گا تو ان کو اس حال میں کہ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے ہوں گے تلاش کرتے ہیں وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا نشان ہیں ان کی پیشانیوں میں سجدوں کی کثرت کی وجہ سے۔

(۱۴) الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا، سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ لوگ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل اور غور کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں۔ اے میرے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تیری ذات پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

الْتَّمِرِينَ (۳۸) (مشق نمبر ۳۸)

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

يَخْرُجُ الطُّيُورُ فِي الصَّبَاحِ جَائِعِينَ وَيَرْجِعُونَ فِي الْمَسَاءِ

شَابِعِينَ۔

(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہ کہیں جماعت نہ فوت ہو جائے۔ نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغوں کی طرف نکل جاتے ہیں گھروں کو کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں۔ پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

الْأَطْفَالُ الصَّالِحُونَ يَسْتَقِظُونَ مُبَكَّرًا وَيَقْرَعُونَ مِنْ حَوَائِجِهِمْ مُسْتَعَجِلِينَ لِأَنَّهُمْ لَا تَقُوتُ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ۔ وَيَتَلَوْنَ الْقُرْآنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَقُولِ وَالْحِدَائِقِ مُتَنَزِّهِينَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى الْمَنْزِلِ وَيَقْطُرُونَ قَلِيلًا جَدِيدًا۔ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى الْمَتْرَسَةِ مَا يَشِينُ أَوْ رَاكِبِينَ فَرِحِينَ مَسْرُورِينَ۔

(۳) کل عید تھی شام کو پھلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا چھوٹے بچوں کو دیکھا زرق برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے اور خوشی سے پھولے نہیں ساتے ایک بچہ کو دیکھا سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے اس پر حزن و ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا بھی تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں ننگے سر چل رہا تھا مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے گیا ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ ہنسی خوشی کھیلتا رہا پھر اٹھا سلام کیا اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

كَانَ امْسٍ عِيْدٌ ذَهَبْتُ مَسَاءً إِلَى السُّوقِ مُتَنَزِّهًا فَرَأَيْتُ الْاَطْفَالَ الصِّغَارَ يَهْرَبُونَ مِنْ هُنَا إِلَى هُنَاكَ لِابْسِيْنِ مَلِيسٍ فَاخِرَةً وَيَقْرَعُونَ

فَرَحًا - رَأَيْتُ طِفْلًا مُتَفَرِّقًا مُلْتَصِقًا بِجَدَارٍ - تَبَلَّوْا عَلَيْهِ اَثَارُ الْغَمِ
وَالْأَلَمِ فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ لِمَاذَا تَقُومُ كَذَلِكَ وَحِيدًا؟ ثُمَّ ذَهَبْتُ بِهِ إِلَى
السُّوقِ وَكَانَ يَمْشِي مَعِيَ فِي السُّوقِ حَافِيًا خَافِرًا فَاسْتَكْرَهْتُ ذَلِكَ
فَاتَيْتُ بِهِ إِلَى بَيْتِي فَلَعَبَ مَعَ اخْوَتِي الصَّغَارِ بَرَهَةً فَرَحًا مَسْرُورًا ثُمَّ
قَامَ وَسَلَّمْ فَلَهَبَ شَاكِرًا لَنَا جَمِيعًا -

(۳) ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے ایک روز بارش
کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے۔ شام کو جب مدرسہ ختم ہوا اپنی اپنی کتابیں
لئے گھر لوئے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل
رہے تھے گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھو نے مجھے ڈنگ مار دیا۔ میں
پاؤں پکڑ دیں بیٹھ گیا۔ میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا وہ اٹھا نہیں سکتا تھا
بھاگا ہوا گھر آیا۔ اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے وہ مجھے اپنے
کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے دوا پلائی، میں نے لیٹے لیٹے دوا پی۔ میرے
بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی۔ عشاء کے وقت تک کچھ افاقہ ہوا۔ مگر پوری
رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی کسی پہلو چین نہیں تھا، اللہ تم کو
اس موذی جانور سے بچائے۔

كُنْتُ اَنَا وَآخِي نَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ رَاكِبَيْنَ عَلَى الدَّرَاجَةِ
وَذَاتَ يَوْمٍ ذَهَبْنَا إِلَى الْمَدْرَسَةِ مَاشِينَ لِأَجْلِ الْمَطَرِ وَلَكَمَا انْتَهَيْتِ
الْمَدْرَسَةُ مَسَاءً رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ حَامِلَيْنِ كُتُبَنَا وَكُنَّا نَمْشِي فِي
الطَّرِيقِ مُتَحَذِّبَيْنَ اطْرَافَ الْحَدِيثِ حَوْلَ مَوَاضِعٍ مُخْتَلِفَةٍ وَمَا كُنَّا
نَصِلُ الْقَرْيَةَ حَتَّى لَدَغْنِي عَقْرَبٌ فَجَلَسْتُ هُنَاكَ إِحْدَا بَرَجُلِي وَآخِي
مَا كَانَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحْمِلَنِي لِأَنَّهُ كَانَ أَصْغَرُ مِنِّي بِسِتَيْنِ فَجَاءَ إِلَى

الْبَيْتِ مُسْرِعًا وَفِي اثْنَاءِ هَذَا جَاءَ خَالِي مِنْ نَاحِيَةٍ فَبَجَاءَ بِي إِلَى الْبَيْتِ
حَامِلًا عَلَى كَتِفِهِ وَسَقَانِي دَوَاءً فَشَرِبْتُ الدَّوَاءَ مُسْتَلْقِيًا وَكَانَتْ
تَتَمَشَّى جَسَدِي رَعْدَةً فَافْقْتُ قَلِيلًا عِشَاءً لَكِنْ بَيْتٌ لَيْلِي مُتَقَلِّبًا
وَسَاهِرًا عَلَى الْفَرَاشِ لَا أَقِرُّ قَرَارًا عَاذُكُمْ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْحَيَوَانِ
الْمُؤَذِّيِّ۔

الْتَمِرِينَ (۳۹) (مشق نمبر ۳۹)

اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

(۱) خَرَجْتُ إِلَى الشُّوقِ وَالسَّمَاءِ مَصْحِيَّةً وَلَاغِيمَ فِيهَا وَلَا سَحَابَ
فَيْنَمَا كَانَتْ هِيَ صَافِيَةً الْأَدِيمِ إِذْ هَبَّتِ الرِّيحُ صَرَصَرًا عَالِيَةً وَكَارَتْ
الْعَاصِفَةُ تَقْتَلِعُ الْأَشْجَارَ وَكَسَفَى الرِّمَالَ وَتُرْجَى سَحَابًا ثُمَّ تُوَلِّفُ
بَيْنَهُ فَتَجْعَلُهُ رُكَامًا فَيَبَسَ الْجَوُّ وَأَظْلَمَتِ اللَّيْلُ۔ وَلَمْ تَلْبُثْ هَذِهِ
الْحَالُ حَتَّى نَزَلَ الْمَطَرُ رَدَاذَا ثُمَّ اشْتَدَّ شَيْئًا فَشَيْئًا حَتَّى صَارَ وَابِلًا
كَافَرَاهِ الْقَرَبِ۔ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْرُونَ إِلَى هُنَا وَإِلَى هُنَاكَ مُشْمَرِينَ
أَذْيَالَهُمْ وَقَدْ نَشَرُوا الظِّلَّ خَوْفًا مِنَ الْبَلَلِ وَظَلَّ الْمَطَرُ هَاطِلًا
فَقَضَى النَّاسُ أَكْثَرَهَا رِهِمُ مُتَعَطِّلِينَ عَنْ أَعْمَالِهِمْ جَالِسِينَ فِي
بُيُوتِهِمْ وَالْجَوُّ قَائِمٌ وَالسَّحَابُ مُتَرَاكِمٌ وَالْأَدِيمُ هَوَاطِلُ۔ وَفِي
الْمَسَاءِ هَذَانِ النَّائِرَةُ وَأَنْكَشَفَ الْغَمَامُ وَبَدَتْ الشَّمْسُ مُشْرِقَةً
الْمُحْيَا وَضَاءَةً الْجَبِينِ فَتَنْفَسُ النَّاسُ الصُّعْدَاءُ وَحَمَلُوا اللَّهَ۔

نکلا میں بازار کی طرف تو دیکھا کہ آسمان صاف ہے اور کوئی اس میں بادل وغیرہ
نہ تھا پس اسی دوران کہ آسمان کی سطح صاف تھی کہ یکدم ایک بہت تیز آندھی اور
ہوا کا طوفان آیا درختوں کو جڑ سے اکھاڑتا ریت اڑاتا اور بادلوں کو چلاتا ہوا اور

پھر ان کو تہہ بہ تہہ کرنے لگا پس پوری فضا گرد و آلود دنیا اندھیری ہو گئی اس حالت کو کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ہلکی پھلکی بارش کی بوند باندی ہونے لگی پھر آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہو گئی یہاں تک کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ ایسے لگتا تھا جیسے مشکیزوں کا منہ کھل گیا ہے اور لوگ دامن سمیٹتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنے لگے اور انہوں نے گیلا ہو جانے کی فکر سے اپنی چھتریاں کھول لیں اور بارش پر زور برسنے لگی لوگوں نے دن کا زیادہ حصہ کام چھوڑ کر گھر بیٹھے گزار دیا۔ فضا تاریک تھی بادل تہہ بے تہہ چھایا ہوا تھا اور زور دار بارش کی بدلیاں لگ رہی تھیں شام کے وقت یہ طوفان ختم گیا اور بادل منتشر ہو گئے سورج خندہ رو روشن پیشانی والا ہو کر نکل آیا تب لوگوں نے گہرا سانس اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(۲) رَسَبْنَا الْبَحْرَ رَهْوًا وَكُنْتُ الْأَصِيلَ - وَالْهَوَاءُ عَلِيلٌ فَسَارَتْ السَّفِينَةُ تَشْقُ عُبَابَ الْمَاءِ وَتَمْخُرُ مِيَاهَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْهَجِيعُ الْأَخِيرُ وَالرَّكَابُ نَائِمُونَ إِذْ شَعَرْنَا بِصَلْمَةٍ عَنِيفَةٍ فَعُمْنَا مِنَ النَّوْمِ مَذْعُورِينَ نَسْأَلُ مَا الْخَبْرُ؟ فَوَجَدْنَا الْمَلَاحِينَ فِي هَرْجٍ وَمَرْجٍ وَاسْتَيْقِظَ كُلُّ مَنْ فِي السَّفِينَةِ فَرَأَوْا الشَّرَّ مُسْتَطِيرًا وَأَبْصَرُوا الْمَوْتَ عَيَانًا - وَفَقَدُوا كُلَّ أَمَلٍ فِي الْحَيَاةِ كَيْفَ لَا وَالصَّدْعُ كَبِيرٌ وَالْبَحْرُ فَاعْرَفَاءُ وَطَبِيرُ الْخَبَرِ بِالْبَرْقِ لِتَسْرَعِ الشُّفُنُ بِالنَّجْلَةِ فَخَفَّتْ إِلَيْنَا سَفِينَةٌ عَلَى بُعْدِ أَمِيلٍ فَانْتَقَلْنَا إِلَيْهَا وَحَمَلْنَا اللَّهُ النَّجَاةَ وَقَدْ أَجْهَدْنَا التَّعَبُ -

ہم نے شام کے وقت سمندر پر سواری کی جبکہ وہ ٹھہرا ہوا تھا اور ہوا ہلکی تھی پس جہاز پانی کی موجوں کو پھاڑتا ہوا اور سمندر کے پانی کو چیرتا ہوا روانہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ رات کے آخری پہر جبکہ سوار ہونے والے سارے مسافر سوئے ہوئے تھے۔ یکدم ہم نے ایک طاقتور ٹکر محسوس کی ہم گھبرا کر نیند سے بیدار ہوئے اور

پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اور ملاحوں کو ہم نے بے چین پریشان اور افراتفری کی حالت میں پایا۔ جہاز میں سوار ہر آدمی جاگ گیا انہوں نے دیکھا کہ مصیبت امد آئی ہے اور وہ سب موت کو آنکھوں کے سامنے دیکھنے لگے اور زندگی کی تمام امیدیں گم کر چکے تھے کہ یہ کیسے نہ ہوتا کیونکہ شگاف بہت بڑا اور سمندر اپنا منہ کھولے ہوئے تھا اور خبر بذریعہ تاریخ بھیج دی گئی تاکہ کشتیاں امداد کیلئے جلد از جلد بھیجی جائیں۔ ایک کشتی جو کہ ہم سے کچھ میلوں کے فاصلے پر تھی وہ جلدی سے آگئی ہم اس کی طرف منتقل ہو گئے اور اس اچانک مصیبت سے نجات پالینے پر اللہ کا شکریہ ادا کیا ہمیں تھکاوٹ نے بے بس کر دیا تھا۔

(۳) لَا تَتْرُكْ وَقَتَكَ يَضِيعُ سُدًى فَإِنَّ الْوَقْتَ كَالسَّيْفِ إِنْ لَمْ تَقْطَعْهُ قَطْعَكَ

مت چھوڑ اپنے وقت کو فضول ضائع ہونے سے بے شک وقت مثل تلوار کے ہے اگر تو اس سے نہیں کاٹے گا تو وہ تجھے کاٹ دے گا۔

(۴) وَكَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ بِالْأَصْفَادِ سَرَّابِلُهُمْ مِنْ قَطْرِانٍ وَتَغَشَّى وُجُوهُهُمُ النَّارُ۔

اور دیکھے گا تو مجرموں کو اس دن زنجیروں میں جکڑے ہوئے ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔

(۵) وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُئُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْنَدُتْهُمْ هَوَاءً۔

اور مت گمان کر اللہ کو بے خبر اس سے جو عمل کرتے ہیں ظالم لوگ سوائے اس کے موخر کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن تک جبکہ آنکھیں کھل جائیں گی اور لوگ

بھاگ رہے ہوں گے اپنے سروں کو جھکائے ہوئے نہیں پھریں گی ان کی نگاہیں
ایک دوسرے کی طرف اور ان کے دل اس دن ہوا ہو رہے ہوں گے۔
(۶) أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ أَوْ أَمِنَ أَهْلُ
الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يُلْعَبُونَ۔

کیا امن سے ہیں بستی والے اس بات سے کہ آجائے ان پر ہمارا عذاب اس
حال میں کہ وہ سوئے ہوئے ہوں کیا امن سے ہیں بستیوں والے اس بات سے
کہ آجائے ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے اور وہ کھیل میں مصروف ہوں۔
(۷) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تَقُولُونَ لِآيَاتِ رَسُولِ
اللَّهِ الْيَكْذُوبِ فَلَمَّا زَاغُوا زَاغَ اللَّهُ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ۔

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے میری قوم تم کیوں مجھ کو تکلیف دیتے ہو
حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں بے شک تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تو جب ان
لوگوں نے ٹیڑھا پن اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ
فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۸) أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّحِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ
فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ۔

کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی ایک کہ ہو اس کے لئے ایک باغ کھجور کا اور انگور
کا بہتی ہوں اس کے نیچے نہریں اس میں ہر طرح کے پھل ہوں اور اس کو پہنچ
جائے بڑھاپا اور اس کے بچے بھی ہوں تو اچانک پہنچ جائے ایک گولوا ایسا کہ اس

آگ ہو پس جل جائے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے نشانیاں شاید کہ تم غور و فکر کرو۔

(۹) يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ

جس دن اٹھایا جائے گا کپڑا پنڈلی سے اور پکاریں گے وہ سجدوں کی طرف پس نہیں طاقت رکھتے ہوں گے جھکی ہوگی ان کی آنکھیں ڈھانک لے گی ان کو ذلت حالانکہ پہلے وہ بلائے جاتے تھے سجدوں کی طرف جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔

(۱۰) اِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحَبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوا بِالْیَمْرِ مَنَہَا مُصْبِحِينَ وَلَا یَسْتَشْنُونَ فُطَافَ عَلَیْہَا طَائِفٌ مِّنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ فَتَنَّا دُۡۤا مُّصْبِحِينَ اَنْ اَعْلُوۡا عَلٰی حُرْبِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیۡنَ فَاَنْطَلَقُوۡا وَهُمْ یَتَخَفَتُونَ اَنْ لَا یَدْخُلْنَهَا الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ مَّسْکِیۡنٌ وَعَلُوۡا عَلٰی حُرْدٍ قَادِرِیۡنَ فَلَمَّا رَاُوۡهَا قَالُوۡۤا اِنَّا لَصَالُوۡنَۚۚ بَلْ نَحْنُ مَحْرُۡوُونَ۔

بے شک آزمایا ہم نے تم کو جیسا کہ آزمایا ہم نے باغ والوں کو جب انہوں نے قسمیں اٹھا کر کہا کہ صبح ہونے ہی اس کا میوہ توڑ لیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا۔ پس گھوم گئی باغ پر تیرے پروردگار کی طرف سے گھومنے والی (آفت) اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے پس ہو گیا باغ مثل کئی ہوئی کھیتی کے جب صبح ہوئی تو وہ ایک دوسرے کو آواز دینے لگے اگر تم نے اپنی کھیتی کاٹنی ہے تو صبح سویرے جا پہنچو تو وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے اور اپنی کوشش کے ساتھ سویرے ہی پہنچ

گئے جب باغ کو ویران حالت میں دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھٹک گئے ہیں
نہیں بلکہ ہم محروم (بد نصیب) ہیں۔

الْتَمَرَيْنِ (۴۰) (مشق نمبر ۴۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں سے
اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں، تو اپنی ساری
تھکن بھول جاتا ہے۔

حِينَ يَعُوذُ حَارِثٌ تَعْبَانًا مَسَاءً يَلْقَىٰ أَهْلَهُ مُنْتَظِرِينَ لِمَجِئَتِهِ نَسِيًا
تَعَبُهُ

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور سب سو رہے تھے چنانچہ چور چوری کر
کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا دو بجے رات کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سارا
سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے تو دروازہ بھی کھلا
دیکھا، اب انہیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے۔ پلٹے کہ سامان کا جائزہ
لیں اور وہ بے حد گھبرائے ہوئے تھے جائزہ لیا تو بہت سے قیمتی سامان اور
زیورات غائب تھے انہوں نے رات کا باقی حصہ خوف و ہراس کے ساتھ جاگ
کر گزارا۔

تَدْخُلُ السَّارِقُ فِي بَيْتٍ جَارِيٍّ وَهُمْ نَائِمُونَ كُلُّهُمْ فَخَرَجَ السَّارِقُ
بَعْدَ السَّرِقَةِ وَلَمْ يُحَسَّ بِهِ أَحَدٌ وَلَكَمَا اسْتَيْقَظُوا فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ
وَجَلُّوا الْمَتَاعَ كُلَّهُ مُتَنَائِلًا إِلَىٰ هُنَا وَهُنَا وَلَكَمَا تَقَدَّمُوا حَادِرِينَ نَالُوا
الْبَابَ مَفْتُوحًا فَتَيَقَّنُوا أَنَّ السَّارِقَ قَدْ نَجَحَ فِي مَقْصِدِهِ فَعَكَسُوا
لِتَفْقِدِ الْأَثَاثِ وَهُمْ وَجِلُونَ فَنَالُوا كَثِيرًا مِنَ الْمَتَاعِ الثَّمِينِ وَالْحُلِيِّ

غَائِبًا بَعْدَ التَّفَقُّدِ۔ فَبَاتُوا بِقِيَةِ اللَّيْلِ سَاهِرِينَ مَحْلُورِينَ

(۳) گرمی کا زمانہ تھا سخت گرمی پڑ رہی تھی دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے موٹر ڈرائیور اور تانگہ والے ہڑتال کئے گھروں میں بیٹھے تھے سوچا کہ دوپہر اسٹیشن پر ہی وینٹک روم میں گزار دیں مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے۔ مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہ ملا۔ آخر خود ہی اپنا سامان اور بستر لئے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلے پر تھی۔ ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جا رہے تھے۔ ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا۔ دوسری طرف لوگ اپنی دکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہوئے ہم پر جملے چست کر رہے تھے۔ وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزاء کے انداز میں مسکرا دیتے ہم ان کے استہزاء کی پرواہ کئے بغیر دھوپ اور گرمی میں اس طرح چلتے رہے یہاں تک کہ سامان اور بستر لئے ہوئے پسینہ میں شرابور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا۔ میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا۔ مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا۔ اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔

كَانَتْ أَيَّامُ الصَّيْفِ / الْحَرِّ وَكَانَتْ الْحَرَارَةُ شَدِيدَةً فَزَلْنَا مِنَ الْقَطَارِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ وَسَاقُوا السَّيَّارَاتِ وَالْعَرَبَاتِ يَقْعُدُونَ فِي مَنَازِلِهِمْ مُضْرِبُونَ عَنِ الشُّغْلِ فَتَدَبَّرْنَا أَنْ نَقْضِيَ وَقْتَ الظَّهِيرَةِ عَلَى الْمُحْطَةِ فِي مَقَامِ الْمُنْتَظَرِ لَكِنْ كَانَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَيْضًا فَتَلَمَّسْنَا عَنْ أَحْيَرٍ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا أَحْيَرًا فَانْتَهَاءَ الْأَمْرِ مَشِينَا إِلَى مَنْزِلِنَا مَاشِينَ حَامِلِي الْمَتَاعِ وَالْأَفْرِشَةَ بِنَافُسِنَا۔ وَمَنْزِلُنَا

كَانَ عَلَى بُعْدَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمُحِطَّةِ كُنَّا نَمْشِي عَلَى الطَّرِيقِ
مُتَقَلِّبِينَ بِالْمَتَاعِ فَجَآئِنَا كَانَتْ الْأَرْضُ حِمَاءً وَالسَّمَاءُ تُمْطَرُ مِنَ
الْفُوقِ شَرَرًا - وَفِي جَانِبٍ آخَرَ كَانَ النَّاسُ يَقْعُدُونَ فِي ذِكَاكِينَهُمْ
وَيُطْلِلُهُمْ يَطْعَنُونَ عَلَيْنَا جُمَلًا فَيَنْظُرُونَ إِلَيْنَا فِي هَذِهِ الْحَالَةِ
وَيَتَبَسَّمُونَ إِسْتِهْزَاءً فَمَارَلْنَا مَا شِئْنَا فِي الشَّمْسِ وَالْحَرَارَةِ غَيْرِ
مُبَالِغِينَ بِإِسْتِهْزَاءِ هُمْ حَتَّى بَلَغْنَا مَنْزِلَنَا فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ حَامِلِ
الْمَتَاعِ وَالْأَفْرِشَةِ مُتَلَطِّخِينَ عَرَقًا لَكِنُّ وَجَدْنَا الْبَابَ مُقْفَلًا وَكَانَ
أَصْدِقَاءُ عُرْفَتِي قَدْ ذَهَبُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ
هَارِبِينَ فَبَلَغْنَا إِلَيْهِ وَالْخَطِيبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمَدْنَا وَشَكَرْنَا اللَّهَ
تَعَالَى أَنْ جُهِدْنَا لَمْ يَنْهَبْ سُدَى -

الْتَمَرَيْنِ (۴۱) (مشق نمبر ۴۱)

اردو میں ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

مُبَارَاةٌ فِي كُرَّةِ الْقَدَمِ

(فٹ بال میچ)

دَعَتْ الْمَدْرَسَةُ الْبَلَدِيَّةُ فِرْقَةَ مَدْرَسَتِنَا لِلْمُبَارَاةِ فِي كُرَّةِ الْقَدَمِ -
فَاجَابُوا دَعْوَتَهَا مُسْتَبْشِرِينَ فِيهِ الْوَقْتُ الْمَوْعُودُ تَوَافَدَ الْمَدْعُوُونَ إِلَى
الْمَلْعَبِ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَخَرَجَ جَمْعُنَا تَحْتَ أَشْرَافِ حَضَرَاتِ الْمُدْرِسِينَ،
وَصَلْنَا إِلَى الْمَلْعَبِ وَقَدْ نُصِدَتِ الْكُرَاسِيُّ وَالْمَقَاعِدُ لِحَضَرَاتِ الْمَدْعُوِينَ
بِنَسْقٍ وَتَرْتِيبٍ فَجَلَسُوا عَلَيْهَا وَوَقَفَ التَّلَامِيذُ جَوَانِبَ الْمَلْعَبِ مُنْتَهَبِينَ
مُنْتَحِمِينَ -

بلدیہ کے مدرسے کی ٹیم نے ہمارے مدرسے کی ٹیم کو فٹ بال میچ کی دعوت دی۔ تو انہوں نے خوشی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کر لی۔ اور طے شدہ وقت پر تمام بلائے گئے لوگ کھیل کے میدان میں گروہ درگروہ پیدل اور سواری پر سوار ہو کر پہنچ گئے۔ وہاں پر مہمان حضرات کے لئے کرسیاں اور بیچ ترتیب اور سلیقہ مندی سے رکھے گئے تھے۔ یہ لوگ ان پر بیٹھ گئے اور طالب علم کھلاڑیوں کی ہمت بڑھانے کے لئے اور ابھارنے کے لئے میدان کے اطراف میں کھڑے ہو گئے۔

نَزَلَ الْفَرِيقَانِ فِي السَّاحَةِ قَبْلَ بَدَايَةِ اللَّعِبِ بِخُمْسِ دَقَاقٍ يُهْرُوْلَانِ
وَيَمْرَحَانِ ثُمَّ تَصَافَحَا وَوَقَفَا مُتَقَابِلَيْنِ۔ وَفِي تَمَامِ السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ صَفَرُ
الْحُكْمِ اِيْذَاْنَا بِالْبَكْوِ۔ فَتَطْلَعَتِ الْاَنْظَارُ وَتَطَاوَلَتِ الْاَعْنَاقُ وَكُنَّا نَرَى الْكُرَةَ
تَعْلُوْ وَتَهْبِطُ وَتَرْتَفِعُ وَتَنْخَفِضُ ذَاكَ يَقْلِفُهَا وَهَذَا يُصْلِحُهَا۔ هَكَذَا اِسْتَمَرَّ
اللَّعِبُ بَعِيْنًا۔ مُبَارَاةً فَاتِرَةً ضِعِيفَةً تَبَعَتْ الْمَلَلُ، ثُمَّ نَشِطٌ فَرِيقُ الْبَلَدِيَّةِ
وَالْهُوَاءُ حَلِيفُهُمْ يَهْجُمُ مُوَاعِلَ يَسْتَلْبِيهِ ضَعْفُهُمْ وَرَمَاتُهُمْ عَلٰى مَرْمٰى
فَرِيقِنَا وَلَكِنَّ الْحَارِسَ الْبَارِعَ يَلْقَفُ بِرَتْمِيْ كُلَّمَا تَاتَى اِلَيْهِ الْكُرَةُ قُوَّةً اَوْ
غَيْرَ قُوَّةٍ۔ وَمَرَّةً هَلَلُ اَنْصَارِ الْبَلَدِيَّةِ حِيْنَ شَاهَلُوْا الْكُرَةَ تَتَخَبَّطُ فِي الشُّبَاكِ
ظَانِّنَ اَنْهَا هَدَفٌ وَلَكِنَّ الْحُكْمَ الْيَقِظَ اِحْتَسَبَ فَالَغَى لِلتَّسَلُّلِ۔ وَانْتَهَى
الشُّوْطُ الْاَوَّلُ دُوْنَ اَهْدَافٍ وَلَمْ يَسْتَطِعْ فَرِيقُنَا طَوَالَ الشُّوْطِ اَنْ يُّهَاجِمَ
هَجْمَةً مُّوَفَّقَةً وَاحِدَةً غَيْرَ اَنْ مُحْمُوْدًا قَذَفَ مَرَّةً قَذْفَةً مُحْكَمَةً اَنْهَا الْمُرْمٰى
وَلَكِنْهَا تَعَرَّجَتْ قَلِيْلًا فَاصْطَلَمَتْ بِقَائِمَةِ الْعَارِضَةِ فَعَادَتْ مُرْتَدَّةً

دونوں ٹیمیں کھیل شروع ہونے سے پانچ منٹ قبل دوڑتے ہوئے مستی کرتے ہوئے میدان میں اتریں۔ پھر انہوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ ٹھیک پانچ بجے کھیل شروع ہو جانے کا اعلان کرتے ہوئے ریفری

نے وسل بجائی۔ تو آنکھیں بے چین اور گردنیں اونچی ہو گئیں۔ ہم دیکھنے لگے کہ فٹبال کبھی اوپر کو جاتی ہے اور کبھی نیچے کو آتی ہے کبھی بلند اور کبھی پست ہوتی ہے۔ ایک کھلاڑی اس کو پھینکتا ہے اور دوسرا روکتا ہے اسی طرح کھیل کچھ دیرست روی سے چلتا رہا۔ یہ کمزور اور ڈھیلا سامیج تھا جو اکتاہٹ کا باعث بنا۔ پھر بلدیہ کی ٹیم حالانکہ ہوا ان کے موافق تھی لگا تار ہلہ بول کر جوش میں آ گئی اس سے ان کا دباؤ بھی بڑھ گیا۔ اور ان کی ککس ہماری ٹیم کے گول پر زور دار پڑنے لگیں لیکن چست گول کیپر فٹ بال قابو کر لیتا اور جب فٹبال اس کی طرف آتی آہستہ یا تیز حالت میں تو وہ اس کو پھینک دیتا ایک دفعہ بلدیہ کی ٹیم کے حامیوں نے جب فٹ بال کو جال میں پھنستے دیکھا تو اس کو گول سمجھ کر نعرہ لگا دیا لیکن چست / حاضر دماغ ریفری نے گرفت کی اور اس کو فاول کر کے کالعدم / ضائع قرار دیدیا۔ کھیل کا پہلا دور بغیر کسی گول کے اختتام کو پہنچا ہماری ٹیم پورے دور میں کوئی کامیاب حملہ نہ کر سکی سوائے اس کے کہ محمود نے ایک دفعہ طاقتور کک لگائی خیال گزرا کہ گول ہو گیا لیکن فٹ بال کچھ ترچھی رہی اس لئے پول سے ٹکرا کر واپس آئی۔

ثُمَّ ابْتَدَأَ الشُّوْطُ الثَّانِي وَالسَّاعَةُ خَامِسَةٌ وَنِصْفٌ وَلَعَبٌ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ مَحْمُودٌ دِفَاعًا اَيْمَنَ وَمَسْعُودٌ ظَهِيْرًا اَيْسَرَ وَحَمْرَةُ سَاعِدًا اَيْمَنَ وَخَالِدٌ جَنَاحًا اَيْسَرَ وَبِذَلِكَ اسْتَطَاعَ فَرِيْقُنَا اَنْ يُّهَاجِمَ هَجَمَاتٍ مُّوَفَّقَةً - فَفِي الدَّفَاقِ اِلْوَلٰى اِسْتَمَرَّ اللَّعِبُ سَجَالًا يَتَبَاكَلُ فِيْهِ الْهُجُوْمُ عَلٰى الْمُرَمِيِّنَ - ثُمَّ اسْتَدَّتْ الْهَجَمَاتُ وَتَوَالَتْ الْقَدَائِفُ عَلٰى مُرَمٰى الْبُلْدِيَّةِ - حَتٰى كَانَتْ رَمِيَّةٌ مُّرَوِّعَةٌ مِنْ خَالِدٍ رَجَتْ قَائِمَةُ الْمُرَمٰى رَجًّا وَذَهَبَتْ اِلٰى غَرَضِهَا تَوًّا فِي شُبَاكِ الْهَدَفِ مُسَجِّلَةً - ”الْاَصَابَةُ الْاَوَّلٰى“ فَتَعَالَتْ الْاَصْوَاتُ وَاسْتَدَّتْ الْهَتَافُ -

پھر دوسرا دور ساڑھے پانچ بجے شروع ہوا۔ اس دفعہ محمود فل بیک مسعود ہاں

بیگ حمزہ آؤٹ اور خالد لفٹ اِن کھیل اس کی وجہ سے ہماری ٹیم چند کامیاب حملے کر سکی۔ پس پہلے چند منٹوں میں کھیل دونوں طرف سے برابر جاری رہا جس میں دونوں طرف سے گول کرنے کا حسلوں کا تبادلہ ہوتا رہا، پھر حملے تیزی اختیار کر گئے اور بلدیہ کی ٹیم کے گول پر لگا تار لکئیں پڑیں یہاں تک خالد کی جانب سے ایک بہت طاقتور کک لگی جس نے پول ہلا کر رکھ دیا اور فٹ بال پہلا گول بناتے ہوئے سیدھی اپنے شکاف پر پہنچ کر گول کے جال کو لگی جس پر آوازیں بلند ہو گئیں۔ بلند آواز سے نعرے لگنے لگے۔

وَحَمَىٰ وَطِيسُ اللَّوْبِ بَعْدَ هَذَا الْهَدَفِ وَعَزَّ عَلَىٰ فَرِيقِ الْبُلْدِيَّةِ۔
 اَنْ يَخْرُجَ مَهْزُومًا فَحَاوَلَ اَنْ يَظْفَرَ بِالتَّعَادُلِ لَكِنَّ الدِّفَاعَ الْقَوِيَّ يَقْطَعُ
 اِسْتِطَاعَ اَنْ يَحْطُمَ هَذِهِ الْمُحَاوَلَاتِ كُلَّهَا۔ وَانْسَحَبَ الْمُهْجُومُ مَرَّةً اَمَامَ
 مَرْمَىٰ فَرِيقِنَا وَارْتَبَكَ اَفْرَادُهُ حَتَّىٰ اَمْسَكَ خَالِدُ الْكُرَةَ وَهُوَ عَلَىٰ خِطِّ مَنْطِقَةِ
 الْجَزَاءِ فَاحْتَسَبَهَا الْحُكْمُ "ضَرْبَةً جَزَاءٍ" ضِدَّ فَرِيقِنَا فَاسْتَطَاعَ فَرِيقُ الْبُلْدِيَّةِ
 هَكَذَا اَنْ يُحَرِّزَ هَدَفَ التَّعَادُلِ ثُمَّ مَرَّتْ بَعْدَ ذَلِكَ فِتْرَةٌ طَوِيلَةٌ دُونَ اَهْدَافٍ
 حَتَّىٰ خِيلَ لِلْجَمِيعِ اَنَّ الْمُبَارَاةَ سَتَنْتَهِي بِالتَّعَادُلِ، اِنْبَرَزَ حَمْزَةُ وَالْكُرَةُ
 تَتَدَخَّرُجُ بَيْنَ قَلَمَيْهِ بِسُرْعَةٍ فَمَا هِيَ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ حَتَّىٰ رَأَيْنَاهُ الْكُرَةَ
 مُتَخَبِّطَةً فِي الشُّبَالِكِ ثُمَّ بَدَأَ التَّجْدِيدُ فَالتَّقَطَّ خَالِدُ الْكُرَةَ وَهَيَّأَ لِحَمْزَةٍ
 فَتَلَقَفَ حَمْزَةُ بِقَلَمِهِ وَبَعْدَ تَحْوِيلَةٍ وَتَمْرِيرَةٍ بِسِيرَةٍ سَجَّلَ الْهَدَفَ الثَّلَاثِ
 وَقَبْلَ نِهَآيَةِ الْمُبَارَاةِ بِلَدِيقَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْتَصَرَ فَرِيقُنَا بِاصَابَةِ الْهَدَفِ الرَّابِعِ۔ ثُمَّ
 صَفَرَ الْحُكْمُ مُعْلِنًا بِنَهَايَةِ الْمُبَارَاةِ فَخَرَجَ اللَّاعِبُونَ مِنْ سَاحَةِ الْمَلْعَبِ
 وَهُمْ يَتَصَبَّبُونَ عَرَفًا فَاسْرَعَ إِلَيْهِمُ التَّلَامِيذُ بِكُنُوسٍ يَسْقُونَهُمْ بِأَيْهَا
 وَكَهَبْنَا إِلَىٰ جَمْعِنَا نَهْنَهُمُ وَنُثْنِي عَلَيْهِمُ الْخَيْرَ ثُمَّ تَصَافَحَ الْفَرِيقَانِ
 وَافْتَرَقَا۔ وَرَجَعْنَا مَعَ جَمِيعِنَا يَمَلَأُ الشُّرُورُ قُلُوبَنَا وَالْبِشْرُ يَغْلُو وَجُوهَنَا

إِذَا فَازَ مُنْتَحَبٌ مَكْرَسَتَنَا بَارَبَعَةَ أَهْدَافٍ مُقَابِلَةً وَاحِدٍ وَقَدْ فَازَ بِثَلَاثَةِ أَهْدَافٍ مُقَابِلَةً لِأَشْيٍ فِي الْمُبَارَاةِ الْنِهَائِيَّةِ مِنْ قَبْلُ فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ وَأَخِيرًا فَإِنَّ دِفَاعَ الْبُلْدِيَّةِ يَسْتَحِقُّ كُلَّ ثَنَاءٍ وَتَقْدِيرٍ لِأَنَّهُ وَاجَهٌ طَوَالَ الشُّوْطِ الْأَخِيرِ هُجُومًا لَا يَهْدَأُ وَلَا يَنْقُطِعُ وَبَذَلَ كُلُّ فَرْدٍ فِيهِ قُصَارَى جُهْدِهِ۔

اور اس گول کے بعد کھیل کا معرکہ گرم ہو گیا۔ اور بلدیہ کی ٹیم پر یہ بات گراں گزری کہ وہ شکست کھا کر واپس ہو لہذا اس نے نہایت زوردار کوشش کی کہ برابری کے درجے میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن مضبوط اور چست دفاع نے ان کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ ایک مرتبہ ہجوم سمٹ کر ہمارے فریق کے گول کے سامنے آ گیا اور اس کے افراد باہم یکجا ہو گئے۔ حتیٰ کہ خالد نے فٹ بال روک لیا۔ جبکہ وہ پناٹی لائن پر تھی۔ پس ریفری نے ہماری ٹیم کے خلاف پناٹی روکنے کا حکم دیا۔ اس طرح بلدیہ کی ٹیم برابری حاصل کر سکی۔ اس طرح طویل وقفہ کسی قسم کا گول بنائے بغیر گزر گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ سمجھے میچ برابری کے ساتھ ختم ہو جائے گا لیکن اچانک حمزہ ظاہر ہوا جبکہ فٹ بال تیزی کے ساتھ اس پاؤں کے درمیان لڑھک رہی تھی۔ پس پلک جھپکتے ہی ہم نے بال کو جال میں گرتے دیکھا۔ پھر نئے سرے سے کھیل کی ابتداء ہوئی۔ پھر خالد نے فٹ بال لیا اور حمزہ کو موقع دیا اور حمزہ نے اسے پاؤں میں لیا اور فٹ بال کو ذرا سی دیر گھمانے پھر ان کے بعد تیسرا گول بنالیا اور میچ ختم ہونے سے ایک منٹ پہلے ہماری ٹیم چوتھا گول کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پھر ریفری نے میچ کے ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے وسل بجائی اور کھلاڑی کھیل کے میدان سے اس حال میں نکلے کہ پسینے میں شرابور تھے۔ اس لئے طلباء اس کی طرف گلاس لے کر دوڑے کہ ان کو پانی پلائیں اور ہم اپنی ٹیم کی طرف بڑھے کہ ان کو مبارکباد دیں اور ان کی تعریف کریں۔ پھر دونوں ٹیموں نے آپس میں مصافحہ اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئیں۔ اور ہم اپنی ٹیم کے ساتھ واپس آئے اس حال میں کہ

ہمارے دل خوشی سے معمور تھے اور فرحت چہروں پر چھائی ہوئی تھی کہ ہمارے مدرسے کی ٹیم ایک کے مقابلے میں چار گولوں سے کامیاب ہوئی۔ اور پچھلے آخری میچ میں صفر کے مقابلے میں تین گولوں سے کامیاب ہوئی تھی اور آخر میں یہ کہ شہری ٹیم کا دفاع بھی پوری طرح مدح و داد کا حقدار ہے اور اس نے پوری آخری دور میں ایک پر جوش اور نہ رکنے والے حملوں کا مقابلہ کیا اور ہر شخص نے اس میں اپنی آخری کوشش کی۔

الْتَمَرِینُ (۴۲) (مشق نمبر ۴۲)

(الف) مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ زیادہ سے عنوان سے زیادہ حال استعمال کر سکیں۔

العنوان: مسابقة في الخطابة

موضوع: خطابت میں مقابلہ (تقرری مقابلہ)

العناصر: (۱) اعلام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية۔ (۲) رغبة الطلبة في المساهمة: (۳) اعداد هم للخطب و تهينهم لها۔ (۴) وصول النباء الى سائر المدارس۔ (۵) تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة (۶) دنو الميعاد يوم المسابقة قلوب المدعوين، الجوائز المعدة بدألحلفة۔ اللقاء الخطبات ماكنت ترجو في اثنائها۔ نتائج الفوز، توزيع الجوائز، الذهاب الى مادبة الشأى انتهاء الحلفة۔

اجزاء: (۱) تقریری مقابلہ قائم کرنے کے بارے میں مدرسے کا اعلان (۲) طلبہ کو حصہ لینے میں ترغیب دینا (۳) تقریر کے لئے ان کی تعداد اور اس کے لئے ان کا تیاری کرنا (۴) تمام مدارس پر خبر پہنچانا (۵) بہت سے طلباء کو مقابلے کے لئے تیار کرنا (۶) مقابلے کے دن اور مہمانوں (مدعوین) کی آمد قریب آنا۔ محدود انعامات، جلسے کا شروع ہونا، تقریروں کی تیاری کرنا جو کہ اس دوران امید رکھتا ہے، کامیابی کے نتائج انعامات کی

تقسیم، جلسے کے اختتام پر چائے کے دسترخوان پر جانا۔

الافتتاح: تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية۔ فلما بدئ التعليم في هذا العام اراد رجالها ان يقيموا حفلة حسب دانيهم
آغاز: ہمارے مدرسے سے یہ دعوت دی کہ ہر سال تقریری مقابلے کے لئے جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ پس جب اس سال تعلیم شروع ہوئی تو اس کے افراد نے ارادہ کیا کہ حسب سابق جلسہ قائم کریں۔

الخاتمة: كان من نتيجة هذه المسابقة ان رجع الى الطلاب نشاطهم في التمرن على الخطابة حتى ان بعضهم قد تفوق و برع فيها۔
اختتام: اس مقابلے کا نتیجہ یہ تھا کہ طلباء میں اس جلسے کی وجہ سے تقریر کرنے پر شائق کرنے میں چشتی لوٹ آئی یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے برتری حاصل کی اور اس میں اعلیٰ اعتبار سے ترقی کرنے لگے۔

مُسَابَقَةٌ فِي الْخُطَابَةِ

(تقریری مقابلہ)

أَعْلَنْتُ مَدْرَسَتَنَا قَبْلَ خُمْسَةِ أَيَّامٍ عَنْ إِقَامَةِ مُسَابَقَةِ خُطَابِيَّةٍ بَيْنَ الطُّلَبَاءِ الْمُتَبَدِّلِينَ تَحَرِّضُهُمْ عَلَى تَدْرُبِ الْخُطَابَةِ فَبَلَغَ الْخَبْرُ إِلَى تَمَامِ الْمَدَارِسِ فَدَبَّ فِي الطُّلَبَاءِ تَيَّارُ الْمُسَرَّةِ وَالنَّشَاطِ وَجَعَلُوا مُسْرِعُونَ لِلشَّرَكَةِ فِي هَذِهِ الْمُسَابَقَةِ۔ وَأَعْدَوْهَا خُطْبًا مَاهِرًا حَوْلَ مَوَاضِعَ مُخْتَلِفَةٍ مُتَنَافِسِينَ فِي التَّفُوقِ مُرَشِّحِينَ فِي التَّقَدُّمِ فِي هَذَا الْمَضْمَارِ وَصَارُوا يَزْدَادُ نَشَاطَهُمْ بِقَدَرِ مَا يَلْتَوُوا الْوَقْتَ الْمُوعَدَ لَمَّا جَاءَ يَوْمُ الْمُسَابَقَةِ جَاءَ وَقُودُ الْمُدْعَوِينَ إِرْسَالًا وَحَضَرَ جَمُوعُ السَّامِعِينَ الْفَوَاجَا وَكَانَ يَوْمًا مَشْهُودًا

فَسُرِعَتِ الْحَفْلَةُ فِي ابْتِدَاءِ النَّهَارِ وَاسْتَمَرَ إِلَى آخِرِهِ فَكَانَ أَمِينُ الْحَفْلَةِ يُعْلِنُ بِأَسْمَاءِ الْخُطَبَاءِ فَيَحْضُرُ كُلُّ خُطِيبٍ وَيُلْقِي الْخُطْبَةَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَيَجِدُ اسْتِحْسَانًا مِنَ الْحَاضِرِينَ وَكَمَتْ سِلْسِلَةُ الْخُطَبِ فِي الْمَسَاءِ وَفِي الْخِتَامِ أَعْلَنَ الْأَمِينُ نَتَائِجَ النَّجَاحِ فَقَسَمَ حَضْرَةَ رَئِيسِ الْحَفْلَةِ جَوَائِزَ ثَمَنِيَّةَ بَيْنَ النَّاجِحِينَ فَتَسَلَّمُوها وَجُوهَهُمْ مُتَبَسِّمَةٌ مُتَهَلِّلَةٌ ثُمَّ ذَهَبَ جَمِيعُ الشُّرَكَاءِ إِلَى مَأْذِبَةِ الشَّيْءِ فَانْتَفَعُوا بِدَعْوَةِ رِجَالِ الْمَدْرَسَةِ وَانْتَهَى هَذَا الْحِفْلُ السَّارُّ فَقَادَ النَّاسُ مُصَافِحِينَ رِجَالِ الْمَدْرَسَةِ شَاكِرِينَ لَهُمْ وَمَلْجِينَ عَلَيْهِمْ عَلَى انْعِقَادِ مِثْلِ هَذَا الْاجْتِمَاعِ الْمُبَارَكِ وَكَانَ مِنْ نَتِيجَةِ هَذِهِ الْمُسَابَقَةِ أَنَّ عَادَ إِلَى الطُّلَّابِ نَشَاطُهُمْ فِي التَّكْرُّبِ عَلَى الْخُطَابَةِ حَتَّى أَنَّ بَعْضَهُمْ تَفَوَّقَ وَبَرَعَ فِيهَا۔

ہمارے مدرسہ نے پانچ دن پہلے ابتدائی طلباء کے درمیان ان کو تقریر کی مشق پر ابھارنے کے لیے ایک جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ پس خبر تمام مدارس کو پہنچ گئی۔ پس طلباء میں خوشی اور تازگی کی لہر دوڑ گئی اور اس مقابلے میں شریک ہونے کیلئے جلدی سے تیاری کرنے لگے اور انہوں نے اس جلسے میں سبقت لے جانے اور مقابلہ جیتنے میں گراں قدر تقریریں تیار کیں۔ جو نبی جلسہ منعقد ہونے کا وقت قریب آنے لگا تو ان کی سرگرمیاں تیز ہونے لگیں اور جب مقابلے کا دن آیا تو مدعوین اور سامعین گروہ درگروہ حاضر ہوئے۔ وہ حاضری کا دن تھا، جلسہ دن کے ابتدائی حصے سے شروع ہو کر شام تک جاری رہا۔ جلسہ کے سیکرٹری خطباء کو نام لے لے کر بلاتے تھے ہر خطیب حاضر ہو کر منبر پر تقریر کرتا اور سننے والے موجود لوگوں سے داد و وصول کرتا تقریروں کا سلسلہ شام کو ختم ہوا۔ سیکرٹری نے کامیاب ہونے والوں کے نتائج کا اعلان کیا اور صدر جلسہ نے کامیاب خطباء میں قیمتی انعامات تقسیم کئے۔ جو انہوں نے مسکراتے اور دھکتے چہروں کے ساتھ وصول کئے۔ پھر

تمام شرکاء چائے کے دسترخواں پر گئے اور مدرسے کے خدام کی دعوت کا لطف اٹھایا آخر کار یہ خوشگوار مجلس ختم ہوئی اور لوگ مدرسے کے افراد سے مصافحہ کر کے اس جیسے مبارک اجتماع کے منعقد کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی ستائش کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اس مقابلے کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ طلباء میں تقریر کی مشق کے لئے سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔

(ب) عربی میں ترجمہ کریں۔

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور وقت دو بجے رات کا تھا چیخ و پکار کی آواز پر سارے محلے والے جاگ گئے۔ مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا۔ اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اس نے کہا ”آگ آگ“ پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا میں اور محلہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگے ابھی تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اٹھ رہا ہے۔ اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اس محلے میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا۔ وہ ان دنوں بیمار تھا اور گھر میں تھا۔ جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے۔ ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے قریب پہنچے کہ کسی طرح اسے نکالنے کی فکر کریں اتنے میں حامد ننگے سر ننگے پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور مجمع سے باہر لے آئے اسی اثناء میں فائر بریگیڈ والے آگئے بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا جاسکا مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کھچے سامان کی صبح تک حفاظت کرے۔

أَصَابَتِ النَّارُ مَرَّةً فِي مَحَلَّةٍ قَرِيبَةٍ وَكَانَ الْوَقْتُ سَاعَةَ الْثَنَيْنِ مِنْ

الَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ أَهْلُ الْمَحَلَّةِ كُلُّهُمْ مِنَ الصُّبْحَةِ وَالصُّرْحَةِ لَكِنْ لَمْ يَكُنْ يَأْتِ شَيْءٌ فِي ذَهْنِ أَحَدٍ وَكَانَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ مَاذَا الْأَمْرُ؟ وَخَرَجْتُ أَنَا خَائِفًا مِنَ الْمَنْزِلِ وَوَقَفْتُ مَتَحِيرًا وَقَتًا قَلِيلًا إِذَا أَتَى صَدِيقِي مُحَمَّدٌ هَارِبًا۔ وَقَالَ صَائِحًا بِقُوَّةٍ شَدِيدَةٍ النَّارُ، النَّارُ ثُمَّ عَادَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ هَرَبْتُ أَنَا وَأَهْلُ الْمَحَلَّةِ خَلْفَهُ مُعَجِّلِينَ فَرَأَيْنَا بَعْدَ مَا ذَهَبْنَا قَلِيلًا أَنَّ الدُّخَانَ يَتَصَاعَدُ مِنْ مَنْزِلٍ مِثْلَ السَّحَابِ وَتَطَايَرُ شَرَرُ النَّارِ وَفِي هَذِهِ الْحَالَةِ كَانَ يَسْكُنُ صَدِيقُنَا حَامِدٌ أَيْضًا مَرِيضًا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ وَآ وَحِيدًا فِي مَنْزِلِهِ فَلَمَّا فَاقْتَرَبْنَا رَأَيْنَا أَنَّ النَّارَ مُصِيبٌ فِي مَنْزِلِهِ فَاقْتَرَبْنَا نَشَقُّ الصَّفُوفَ لِنُحَاوِلَ لِقَائِهِ إِذْ مَرَّ أَمَامَنَا حَامِدٌ حَاسِرًا حَافِيًا ذَاهِلَ الْعَقْلِ فَتَقَدَّمْنَا إِلَيْهِ وَأَمْسَكْنَا بِيَدِهِ وَأَخْرَجْنَاهُ مِنَ الْجَمْعِ وَإِنَاءَ ذَلِكَ جَاءَ رَجَالُ الْمُطَافِي وَسَيَّطَرُوا عَلَى النَّارِ بَعْدَ مُجِدِّ جَدًّا وَكَانَ قَدْ احْتَرَقَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَنْزِلِ فَارْكَبْنَا حَامِدًا وَجَنَّبَاهُ إِلَى بَيْتِنَا وَمَكَّتْ مُحَمَّدٌ لِيَحْفَظَ مَا بَقِيَ مِنْ مَتَاعِهِ حَتَّى الصَّبَاحِ۔

الْكُرْسُ الثَّامِنُ

(آٹھواں سبق)

تمیز

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماثل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اِشْتَرَيْتُ رِطْلًا زَيْتًا اور عِنْدِي عَشْرَةُ أَقْلَامٍ۔

اسماء کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح عَشْرَةُ ایک عدد کا نام ہے اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں۔ اور پس کوئی دیگر چیز بھی دس جو اسم بعد میں آ کر ان کے معنی کی مراد کو متعین کرتا ہے نحو میں کی اصطلاح میں اسے تمیز کہتے ہیں۔ جیسے زَيْتًا اور أَقْلَامًا اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جس اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اسے ”معمیز“ کہتے ہیں تمیز دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تمیز ملفوظ اور دوسرا تمیز لُحْظ۔

(۱) تمیز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں ”رطل“ اور ”عشرہ“۔

(۲) تمیز لُحْظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر تمیز الفاظ میں مذکور تو نہ ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے۔ جیسے فُلَانٌ أَكْثَرُ مِنِّي مَالًا یہاں اگر مالانہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

مميز ملحوظ کی تمیز:

مميز جب ملحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے ”مَحْمُودٌ اَكْبَرُ“
 مِنِّي سِنَاءٌ طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءٌ، اِمْتَلَأَ الْاِنَاءُ مَاءً، تَهَلَّلَ وَجْهُهُ بَشْرًا“
 وزن کیل اور مساحت کی تمیز:

وزن کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں جائز نہیں

- (الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے اشتریت ذراعًا ثوبًا۔
- (ب) یہ کہ مجرور یا ضافت ہو جیسے اشتریت ذراعَ ثوبٍ
- (ج) یہ کہ مجرور بحرف جار ”من“ ہو جیسے اشتریت ذراعًا من ثوب۔

عدد کی تمیز:

عدد کی تمیز حسب ذیل طریقے پر لائی جاتی ہے۔

- (۱) ثَلَاثَةٌ سے عشرہ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے۔
- (۲) اَحَدٌ عَشْرًا سے تسعة و تسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے۔
- جیسے اَحَدٌ عَشْرَ كُوْكَبًا۔ و تسعة و تسعون رَجُلًا
- (۳) مائة اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائة رجل و الف رجلٍ

عدد کا حکم:

عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لئے اسے اچھی طرح یاد کر رکھنا چاہئے۔

- (۱) عدد کے الفاظ ثَلَاثَةٌ سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوتے ہیں۔ خواہ عدد مفرد ہو خواہ مرکب ہو۔ خواہ معطوف و معطوف علیہ ہو۔
- (الف) مفرد کی مثال جیسے ثلاثہ اقلام اور ثلاث عرفات اسی طرح تسعة تک

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثہ عشر قلماً اور ثلث عشرِ غرفة۔

(ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ثلثہ و عشرون قلماً اور ثلث و عشرون غرفة۔

(۲) عشرہ (کی تذکیر و تانیث) کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق ہوتا ہے۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے عشرہ رجال اور عشر غرفاتِ معدود کے برعکس۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثۃ عشر قلماً اور ثلث عشرة غرفة معدود کے مطابق۔

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

(الف) مفرد کی مثال ہے [رجل واحد اور غرفة واحدة رجلان اثنان اور عرفان اشتنان] یہ واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے [احد عشر قلماً اور احدى عشرة غرفة، اثنا عشر قلماً اور اثنا عشرة غرفة]

(ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ہے، [احد و عشرون قلماً اور

احدى و عشرون غرفة، اثنان و عشرون قلماً و اثنان و عشرون غرفة]

(۳) عشرة کے سوا باقی تمام عقود (دہائیاں) عشرون و ثلثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب:

احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء ”اثنا عشر“ فتح پر مبنی ہوتے

ہیں۔ باقی تمام اعداد بہ شمول اثنا عشر معرب ہیں۔ عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا

جاتا ہے۔

کنایات العدد:

کم، کاین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں۔ اس کے احکام حسب ذیل ہیں۔

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کہ کم تلمیذا فی صفک؟ تمہارے درجے میں کتنے طلباء ہیں؟۔ لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے۔ بکم روبیۃ (کے روپے میں)؟ منذ کم یوم؟ (کتنے دن سے)؟ اگرچہ اصل قاعدہ کی رو سے بکم روبیۃ اور منذ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں۔ مگر ہر حال میں مجرور رہے گی جیسے کم کتب قراۃ یا کم کتاب قراۃ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من حرف جار بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے کم من کتاب قراۃ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں)

(۳) کاین کی تمیز من حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے۔ جیسے کاین من طالب لا یجتہد فی القراۃ (کتنے طالب علم پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیتہ کذا درہماً (میں نے اسے اتنے درہم دیئے)

فائدہ:

کم خبریہ اور کاین سے صرف کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔

الْتَمَرَيْنِ (۴۳) (مشق نمبر ۴۳)

(۱) الْأَنْبِيَاءُ أَصْلَقُ النَّاسِ لِهَجَّةً وَأَكْرَمُهُمْ طَبِئَةً وَأَعْفُهُمْ نَفْسًا وَانْقَاهُمْ عَرَضًا وَأَشَدَّهُمْ خَوْفًا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام تمام لوگوں کے لحاظ سے زبان کے سچے فطرتاً عزت دار، ذاتی اعتبار سے پاکدامن عزت کے لحاظ سے بے حد صاف اور اللہ کے خوف میں سب لوگوں سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۲) وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَّ النَّاسِ قُلُوبًا وَأَعَمَّهُمْ عِلْمًا وَأَقْلَهُمْ تَكْلُفًا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ از روئے دلوں کے لوگوں میں سے زیادہ نیک اور علم کے اعتبار سے سب سے پختہ اور تکلفات کو سب سے کم اختیار کرنے والے تھے۔

(۳) زُرْتُ الْيَوْمَ مَدْرَسَةً وَاجْتَمَعَتْ بِاسَاتِذَتِهَا وَطُلَّابِهَا وَلَقِيتُ عَمِيدَ الْمَدْرَسَةِ وَحَادَثْتُ مَعَهُ نَحْوَ عَشْرِينَ دَقِيقَةً فَوَجَدْتُهُ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْصَحَهُمْ حَدِيثًا وَأَوْسَعَهُمْ مَعْرِفَةً ثُمَّ قُمْتُ وَطُفْتُ مَعَهُ فِي أَنْحَاءِ الْمَدْرَسَةِ فَشَاهَدْتُ ابْنَتَهَا فَلِلْمَدْرَسَةِ بِنَايَةٌ عَظِيمَةٌ شَامِخَةٌ وَهِيَ تَشْتَمِلُ عَلَى قَاعَةٍ كَبِيرَةٍ وَخَمْسِ وَثَلَاثِينَ عُرْفَةً مِنْهَا عَشْرُ عُرُفَاتٍ عَلَى السَّطْحِ وَلَهَا دَارٌ لِاقَامَةِ الطَّلِبَةِ جَمِيلَةٌ فِيهَا سِتُّ عَشْرَةَ عُرْفَةً وَفِي كُلِّ عُرْفَةٍ خَمْسَةُ شَبَابِيكٍ وَارْبَعُ نَوَافِدٍ وَفِي الْوَسْطِ مَسْجِدٌ جَمِيلٌ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ عَمُودًا وَثَلَاثَةُ شَبَابِكَا وَثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ وَارْضُ الْمَسْجِدِ فَرِشَتْ بِالرَّخَامِ وَمَسَاحَةُ الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ ثَلَاثَةِ آلَافٍ ذِرَاعٍ

میں نے آج ایک مدرسہ دیکھا اور اس کے تمام استادوں اور طلباء سے گٹھ جوڑ کیا

اور مدرسہ کے مہتمم سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ میں ۲۰ منٹ تک گفتگو کی پس میں نے ان سب میں سے علم کے اعتبار سے بڑھا ہوا بات کرنے میں شیریں بیان اور معلومات میں سب سے وسیع پایا پھر میں کھڑا ہوا اور اس کے مدرسہ ارد گرد گھوم مدرسہ کی تعمیر کا (عمارت) کا معائنہ کیا مدرسہ کی ایک بہت بڑی عالی شان عمارت ہے جو ایک بڑے ہال اور پینتیس کمروں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے دس کمرے اوپر والی منزل پر ہیں۔ طلبہ کے رہنے کے لئے مدرسہ میں ایک خوبصورت ہوٹل ہے جس میں 16 کمرے ہیں ہر کمرے میں پانچ کھڑکیاں اور چار روشندان ہیں اور مدرسے کے درمیان میں ایک خوبصورت مسجد ہے اس میں بارہ ستون تیرہ کھڑکیاں اور تین دروازے ہیں مسجد کا فرش سنگ مرمر کا لگایا گیا ہے اور مدرسہ کی کل زمین تقریباً تین ہزار گز ہے۔

(۴) غَزْوَةُ بَنِي الْكُبَرَى وَقَعَتْ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهَجْرَةِ بَيْنَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةِ عَشْرَةِ مَقَاتِلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْفِ قَاتِلِ مِنْ قُرَيْشٍ بِبَكْرِ اِنْتَصَرَ فِيهَا الْمُسْلِمُونَ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِنْتَصَارًا بَاهِرًا فَاسْرَوْا مِنْ قُرَيْشٍ سَبْعِينَ رَجُلًا وَقَتَلُوا مِنْ مَشَاهِيرِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَقْتُلْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَلِهَذَا الْغَزْوَةُ اَهْوَى كَبِيرَةٌ فِي تَارِيخِ الْاِسْلَامِ، اِذْ كَانَتْ هِيَ وَقَعَةً مَشْهُودَةً بِكُلِّ الْحَدِّ الْفَاصِلِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ "كَمْ مِنْ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِتْنَةً كَبِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

غزوہ بدر کبریٰ ہجرت کے دوسرے سال بدر کے مقام پر پیش آیا۔ تین سو تیرہ مسلمان فوج اور ایک ہزار قریشی فوج کے مابین۔ اس میں مسلمانوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سخت غلبہ حاصل کیا اور انہوں نے قریش کے ستر آدمی قید

کئے اور اتنے ہی ان کے مشہور لوگ قتل کئے۔ مسلمانوں میں سے صرف بارہ آدمی شہید ہوئے اور اسی واسطے یہ جنگ بہت اہمیت کی حامل ہے اسلام کی تاریخ میں۔ اس لئے کہ یہ ایک یادگار جنگ تھی بلکہ حق اور باطل کے درمیان حد فاصل قائم کرنے والی جنگ تھی۔ بہت دفعہ چھوٹی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر کامیابی (غلبہ) حاصل کر لیا اور اللہ استقامت اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۵) وَكَمْتُ كَلِمَةً رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور پوری ہیں تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف کے لحاظ سے کوئی نہیں ہے بدلنے والا اس کی باتوں کو اور وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔

(۶) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

اور لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کے غیر کو شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں وہ تو اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔

(۷) فَمَا نُمُوذُ فَأَهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ وَأَمَّا عَادٌ فَأَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَتَمَازِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى

اور بہر حال ثمود پس ہلاک کئے گئے کڑک سے اور عاد پس وہ بہت تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے۔ اللہ نے اس کو سات راتیں اور آٹھ دنوں تک چلائے رکھا لگا تار۔ پس تو لوگوں کو اس حالت میں دیکھے مرا ہوا جیسے کھجوروں کے تنے کھوکھلے

تے پڑے ہوں۔

(۸) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔

اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہیں اللہ کی کتاب میں اس روز اس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور ان میں سے چار ماہ احترام کے ہیں۔

(۹) وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرِبَهُمْ كُتُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعَثُّوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا تو پس ہم نے کہا کہ تو اپنی لاشی پتھر پر مار تو پھر اس پتھر سے ۱۲ چشمے پھٹ پڑے تحقیق جان لیا ہر انسان نے اپنے گھاٹ کو کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور زمین میں نہ فساد کرتے پھرو۔

(۱۰) وَوَعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّمْنَا بِعَشْرِ فِتْنَةٍ مِّقَاتَ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور مکمل کیا ہم نے ان کو دس ملا کر پیس پوری ہوگئی اس کے پروردگار کی مقررہ چالیس راتوں کی ميعاد۔

(۱۱) إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفُلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخُطَابِ۔ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجِكَ إِلَىٰ نَعَاجِهِ

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی 99 دنبیاں ہیں اور میری ایک دنبی ہے پس وہ کہتا ہے کہ وہ ایک دنبی مجھے دے دے اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے کہ فرمایا البتہ تحقیق اس نے تجھ پر ظلم کیا تیری دنبی کو اپنی دنیوں کے ساتھ ملا لینے کا سوال

کر کے۔

(۱۲) اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ اِنِّي يُحْيِي هَذِهِ
اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَلَمَاتُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ۔

یا مثل اس شخص کے جو گزرا ایک ایسی بستی پر اس حال میں کہ وہ اپنی چھتوں پر گری
پڑی تھی تو کہا کیسے زندہ کرے گا اللہ اس کو اس کے مر جانے کے بعد پس موت
دیدی اللہ نے اس کو سو سال تک پھر دوبارہ اٹھایا اس کو۔

(۱۳) وَلَقَدْ ارْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا
فَاَخَذْنَاهُمُ الطُّوفَانَ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف پس رہا وہ ان میں ہزار
سال مگر ۵۰ سال کم پھر پکڑ لیا ان کو طوفان نے اس حال میں کہ وہ ظلم کرنے
والے تھے۔

(۱۴) وَكَانَتْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيْدًا
وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا۔

اور کتنی بستیوں کے رہنے والے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب اور اپنے
رسول کی نافرمانی کی پھر ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا یا ان کو ایسا سخت عذاب دیا
کہ جو نہ دیکھا نہ سنا۔

(۱۵) وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْكَنُهَا فَبَجَاءَ هَابِكُنَا بِكَآثَ اَوْهُمْ فَانْتَلَوْنَ فَمَا كَانَ
دَعْوَاهُمْ اِذْ جَاءَهُمْ بِاَسُنَا اِلَّا اَنْ قَالُوْا اِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْنَ۔

اور کتنی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا پس آیا ان پر ہمارا عذاب
رات کو اس حال میں کہ وہ سوئے ہوئے تھے یا دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ تو
جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کہہ رہے تھے بے شک ہم اپنے اوپر ظلم

کرتے رہے۔

الْتَمَرَيْنِ (۴۴) (مشق نمبر ۴۴)

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے۔ لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے۔ اس

لئے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیرا کی میں میں اس سے اچھا ہوں۔

مَحْمُودٌ أَصْغَرُ مِنِّي سِنًا لِّكُنَّهُ أَكْبَرُ مِنِّي قَامَةً وَلِذَا أَسْرَعَ أَسْبَقُ مِنِّي
جَرَبًا لِّكُنِّي أَحْسَنُ مِنْهُ سَبَاحَةً۔

(۲) میرے درجے میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت

اچھے ہیں۔

فِي دَرَجَتِي اثْنَا عَشَرَ طَالِبًا مِنْهُمْ اثْنَانِ أَحْسَنُ إِنْشَاءً وَخَطَابًا۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمٹ آیا۔ اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس

نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اول آنے کی وجہ سے پہلا انعام اس کو دیا گیا۔

طَارَتْ لَهُ فَرَحًا وَكَهَلَلَتْ وَجْهَهُ بَشْرًا حِينَ سَمِعَ أَنَّهُ أُعْطِيَ الْجَائِزَةَ
الْأُولَى۔ لِحُصُولِهِ الدَّرَجَةِ الْأُولَى فِي الْأَخْتِبَارِ السَّنَوِيِّ۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ۷ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ

کی کیونکہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں اور میرا چھوٹا بھائی مجھ سے گیارہ

سال دس ماہ چھوٹا ہے۔ اس حساب سے اس کی عمر دس سال نو ماہ کی ہوئی۔

سِنِّي الْآنَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَسَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَسِنُّ أَخِي الْكَبِيرِ
خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً وَسِتَّةَ أَشْهُرٍ لِأَنَّهُ أَكْبَرُ مِنِّي بِسَنَتَيْنِ وَأَحَدِ
عَشَرَ شَهْرًا وَأَخِي الصَّغِيرُ أَصْغَرُ مِنِّي بِأَحَدِي عَشْرَةِ سَنَةٍ وَعَشْرَةِ
أَشْهُرٍ فِهَذَا الْحَسَابِ صَارَ عُمُرُهُ عَشْرَ سِنَوَاتٍ وَكِسْعَةَ أَشْهُرٍ۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم گیارہ

پنسلیں اور تین نب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں۔
ابھی مجھے فوٹن پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی
ہیں۔

اِشْتَرَيْتُ بِرُوبِيَّةٍ وَتِسْعَ اَنَابٍ خَمْسَ عَشْرَةَ كُرَّاسَةً وَبَارِعَ رُوبِيَّاتٍ
ثَلَاثَةَ عَشْرَ قَلَمًا وَاحَدَ عَشَرَ مِرْسَمًا وَثَلَاثَ رِبَشَاتٍ قَلَمٍ وَكَبَقِي
الْآنَ عِنْدِي اِحْدَى عَشْرَةَ رُوبِيَّةً وَاثْنَتَا عَشْرَةَ اَنَةً وَبَقِيَ لِي اِسْتِرَاءُ
مِحْبَرَةٍ لِلْقَلَمِ الْمُحَبَّرِ وَثَلَاثَةِ كُتُبٍ دَرْسِيَّةٍ۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا جن میں سے تین روپے کا چھ سیر آنا اور تین
روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی
دکان پر گیا جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار سات سیب اور
پندرہ سترے خریدے۔

خَرَجْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ بِخَمْسَ عَشْرَةَ رُوبِيَّةً وَاشْتَرَيْتُ بِثَلَاثِ رُوبِيَّاتٍ
سِتَّ ثَرَاتٍ دَقِيقًا وَثَلَاثَ وَنُصْفِ رُوبِيَّةٍ نِصْفَ ثَارٍ مِنْ سَمْنٍ وَفِينَةً
مِنْ زَيْتٍ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى دُكَّانِ الْفَوَاكِهِ وَاشْتَرَيْتُ هُنَاكَ بِخَمْسِ
رُوبِيَّاتٍ وَاحِدَى عَشْرَةَ اَنَةً اِثْنَى عَشَرَ مَوْزًا وَعَشَرَ رُمَانَاتٍ وَسَبْعَةَ
تَفَافِيحَ وَخَمْسَةَ عَشَرَ بُرْتُقَالًا۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت ہے اور اکیس روپے میں
ایک ہزار لیموں سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

بَاعَ الْبُسْتَانِيُّ خَمْسُمِائَةَ اَنْبِيٍّ بِمِائَةِ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ رُوبِيَّةً وَالفَ
لِثُمُونَةِ بِاحْدَى وَعِشْرِينَ رُوبِيَّةً وَاَنَا اِشْتَرَيْتُ مِائَةَ اَنْبِيٍّ اَيْضًا وَادِيَّتِ
خَمْسًا وَعِشْرِينَ رُوبِيَّةً

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے۔ اس سال پھر ہم سو بیڑ آدم کے بچیس امروہ کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

كَمْ اشْجَارٍ غَرَسْنَاهَا فِي حَدِيقَتِنَا لَكِنْ كُلُّهَا يَبَسَتْ فَعَرَسْنَا فِي هَذِهِ السَّنَةِ مِائَةَ شَجَرٍ ابْنَةٍ وَخَمْسًا وَعِشْرِينَ جَوَافَةً وَاحِدًا وَعِشْرِينَ شَجِيرَةً مِنْ لَيْمُونٍ۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزر بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

أُسْرَتِي تَشْتَمِلُ عَلَى عَشْرَةِ أَفْرَادٍ نَرْتَقِي بِمِائَةِ رُوبِيَّةٍ شَهْرِيَّةٍ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَأَيُّنْ مِنْ بَيْتٍ هَهُنَا أَفْرَادُهُ تَكْثُرُ مِنْ أَفْرَادِ أُسْرَتِي لَكِنَّهُمْ يَجْلُونَ خَمْسِينَ رُوبِيَّةً بِكَدِّ ح۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ احد ہے۔ یہ ۳ھ میں پیش آیا بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے احد پہاڑ کے پاس اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپؐ باہر نکلے۔ ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ بن ابی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن ابی ان کو راستہ سے لیکر واپس چلا آیا۔ اب تین ہزار کے مقابلہ میں سات سو مسلمان رہ گئے پہلے حملہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

ثَانِيَةُ الْغَزَوَاتِ الْأُمِّمَةِ هِيَ غَزْوَةُ أُحُدٍ وَقَعَتْ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ الْهَجْرِيَّةِ زَحَفَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مُحَارِبٍ لِأَخِذِ ثَارَةِ قَتْلَى

بَدَرٍ وَزَلُّوا بِسَاحَةِ أَحَدٍ فَلَمَّا عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(بِمَجِيئِهِمْ) خَرَجَ بِالْفِئَةِ مُسْلِمٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي الْمُثَنَّى فَرْتَدَّ بِهِمْ رَاجِعًا عَنِ الطَّرِيقِ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
سَبْعُ مِائَةٍ مُسْلِمٍ إِزَاءَ ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَانْتَصَرَ الْمُسْلِمُونَ أَوَّلَ وَهْلَةٍ لَكِنْ
إِنْهَزَمُوا آخِرًا لِارْتِكَابِ خَطَايَا فَاسْتَشْهَدَ سَبْعُونَ مُسْلِمًا فِي هَذِهِ
الْمَعْرَكَةِ۔

(۱۱) خانہ کعبہ مسجد حرام کے صحن میں واقع ہے، ایک سیاہ رنگ کے غلاف کے اندر عظیم
الشان کمرہ ہے۔ طول تقریباً ۷۵ فٹ، عرض ۶۰ فٹ، اور بلندی ۸۰، ۸۱ فٹ اس
کے چاروں طرف چکر لگانے کے لئے ایک گول راستہ بنا ہوا ہے اسی حلقہ کو
مطاف کہتے ہیں۔ دنیا نے کتنے انقلابات دیکھے کتنے عبادت خانے بنے اور
گڑے کتنے مندر تعمیر ہوئے اور کھدے کتنے گرے آباد ہوئے اور اُبڑے
ہزار ہا طوفان آئے اور گزر گئے مگر یہ سیاہ چوکور گھر جسے نہ کسی انجینئر نے بنایا اور نہ
کسی مہندس نے، آدم سے لے کر اس دم جوں کا توں کھڑا ہے (سفرنامہ حجاز)
الْكَعْبَةُ تَقَعُ فِي فَنَاءِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ وَهِيَ عُرْفَةٌ فَخْمَةٌ فِي غَلَاظِ
أَسْوَدَ طُولُهَا حَوَالِي خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ قَلَمًا وَعَرْضُهَا سِتُونَ قَلَمًا
وَأَرْفَاعُهَا ثَمَانُونَ أَوْ أَحَدَ وَثَمَانُونَ قَلَمًا وَأَنْشِئَ طَرِيقٌ مُكَوَّرٌ
لِلطَّوَّافِ فِي جَوَانِبِهَا الْأَرْبَعَةِ وَتُسَمَّى هَذِهِ الْحَلَقَةُ مَطَافًا كَمْ مِنْ
تَقْلِيْبَاتٍ شَاهَدَهَا الْعَالَمُ وَكَمْ مِنْ مَعَابِدٍ بَيَّنَّتْ فَتَلَمَّعَتْ وَكَمْ مَعَابِدٍ
هُنَّ لَوْ كَيِّفَ نَشَأَتْ وَتَخَرَّبَتْ وَكَمْ مِنْ كُنَائِسَ عَمَرَتْ وَخَرِبَتْ۔
جَاءَتْ آلَافُ طُوفَانٍ وَمَضَتْ لَكِنْ هَذَا الْبَيْتُ الْأَسْوَدُ الْمَرْبُوعُ الَّذِي
لَمْ يَبْنِهِ مَهْنِسٌ فَلَيْتُمْ مِنْ عَهْدِ آدَمَ إِلَى الْآنَ كَمَا كَانَ۔

الدرس التاسع

(سبق نمبر ۹)

عدد وصفی و سنین (عدد صفی اور سال)

عدد وصفی:

عدد وصفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے۔ اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقے سے لکھتے ہیں۔

الدرس الاول الدرس العاشر	القصة الاولى القصة العاشرة
الدرس الحادی عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادية عشرة القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون والثلاثون والتسعون الخ	القصة العشرون والثلاثون والتسعون الخ
الدرس الحادی والعشرون والتاسع والتسعون	القصة الحادية والعشرون والتاسعة والتسعون
الدرس المائة والدرس الألف	القصة المائة والقصة الألف

بچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیئے گئے ہیں ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

- (۱) تذکیر و تانیث اور تعریف و تنکیر میں عدد اپنے موصوف کے مطابق ہے۔
- (۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۱۹ تک) اور عدد معطوف و معطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۳۲، ۳۳ وغیرہ) میں صرف پہلا جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جز اپنے حال پر باقی

ہے۔

(۳) عدد مرکب میں ”ال“ صرف پہلے ہی جز پر ہے، مگر عدد معطوف و معطوف علیہ میں دونوں جز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ”ال“ ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ انہیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

فائدہ:

اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ تینوں، چاروں پانچوں وغیرہ سے معافی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا۔ بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ”ال“ داخل کر دینا کافی ہوتا ہے۔ جیسے تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لابیہم۔

سنین:

تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں۔

(۱) ولد فلان فی التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع و خمسين و سبع مائۃ من الهجرة۔

(۲) توفي فلان فی الخامس والعشرين من شهر ربيع الاول سنة احدى و ستين و ثلث مائۃ و الف من الهجرة۔

(۳) استقلت الهند من ایدی الانکلیز سنة سبع و اربعين و تسع مائۃ بعد الالف من المیلاد۔

فائدہ:

عربی چونکہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنان مؤنث لکھے جاتے ہیں۔ جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلث سے تسع تک مذکر۔
(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں۔

پہلی تاریخ کے لئے لیلۃ خلت من شہر کذا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لاربع عشرة خلون من شہر کذا۔ پندرہویں تاریخ کو نصف شہر کذا اور سولہویں کو لاربع عشرة لیلۃ بقین من شہر کذا اسی طرح اٹھائیسویں تک اثنیسویں تاریخ کو لیلۃ بقیت من شہر کذا اور تیسویں کو لاخیریوم من شہر کذا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں مگر زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے ”۱۵۹۷“ سال کو سبع و تسعون و خمس مائۃ و الف سنۃ۔ اگرچہ الف و خمس مائۃ و سبع و تسعون سنۃ بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

التَّمْرِينُ (۴۵) (مشق نمبر ۴۵)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

الشَّيْخُ الْإِمَامُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ

وُلِدَ الْعَلَامَةُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ تَقِيُّ الدِّينِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْهَجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ ”بَحْرَان“ وَنَشَابَهَا النَّشَاءُ الْأُولَى إِلَى أَنْ بَلَغَ السَّابِعَةَ مِنْ عُمُرِهِ فَأَغَارَ بِهَا النَّارُ فَهَاجَرَ مَعَ أُسْرَتِهِ إِلَى دِمَشْقَ۔ وَقَدْ حَفِظَ الْقُرْآنَ مُنْزَحًا لَدَيْهِ ثُمَّ ثَقَّفَ الْعَرَبِيَّةَ

وَبَرَعَ فِي الْفَقْهِ وَالْحَدِيثِ وَبَحَّرَ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ حَتَّى صَارَ إِمَامًا فِيهِ۔
وَكَانَ أَبُوهُ عَلِيًّا جَلِيلًا لَهُ كُرْسِيٌّ لِلدِّرَاسَةِ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيرِ فِي دِمَشْقَ
وَمَشِيخَةُ الْحَدِيثِ فِي بَعْضِ الْمَدَارِسِ، فَلَمَّا بَلَغَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ الْحَادِيَةَ
وَالْعِشْرِينَ مِنْ عُمُرِهِ تُوُفِّيَ أَبُوهُ سَنَةَ اِثْنَتَيْنِ وَتَمَالَيْنِ وَبِسِتِّ مِائَةٍ فَتَوَلَّى
الدِّرَاسَةَ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيهِ بِسَنَةٍ۔ فَجَلَسَ مَجْلِسِهِ وَحَلَّ مَحَلَّهُ۔ فَكَانَ يَلْقَى
الْتَّلُوسَ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيرِ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ فَاتَّجَهَتْ إِلَيْهِ الْأَنْظَارُ
وَأَسْتَمَعَتْ إِلَيْهِ الْأَفْئِدَةُ وَكَثُرَ التَّحَدُّثُ بِاسْمِهِ فِي الْمَجَالِسِ الْعِلْمِيَّةِ وَكَمْ
يَكُنْ يَبْلُغُ الثَّلَاثِينَ مِنْ عُمُرِهِ حَتَّى ذَاغَ صِيَتُهُ وَأَصْبَحَ مَقْصِدًا لِلْعُلَمَاءِ
وَالطُّلَّابِ۔

علامہ امام تقی الدین ابن تیمیہ ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ ۶۶۱ھ کو شام کے شہر
حراں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی پرورش یہیں پائی جب اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچے تو
اس شہر پر تاتاریوں نے غارتگری مچائی تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ دمشق ہجرت کر
کے چلے گئے قرآن مجید آپ نے چھوٹی ہی عمر میں حفظ کر لیا۔ پھر عربی میں مہارت تامہ
حاصل کی اور فقہ اور حدیث میں مرتبہ کمال حاصل کیا اور تفسیر قرآن میں بڑی وسیع مہارت
حاصل کی یہاں تک تفسیر میں امام بن گئے۔ آپ کے والد بھی ایک جلیل القدر عالم تھے
جن کے لئے دمشق کی جامع کبیر میں تدریس کی کرسی رکھی جاتی تھی اور بعض مدارس میں شیخ
الحدیث کے عہدے پر فائز رہے جب ابن تیمیہ اکیسویں سال کو پہنچے تو ۶۸۲ھ میں آپ
کے والد کی وفات ہو گئی۔ والد کی وفات کے ایک برس بعد آپ نے مسند تدریس سنبالی
والد کی نشست پر بیٹھے اور ان کا عہدہ سنبالا۔ آپ جامع کبیر میں فصیح عربی زبان میں
اسباق پڑھاتے تھے۔ اس لئے لوگوں کی نگاہیں آپ کی جانب اٹھیں اور دل میں آپ کی
طرف متوجہ ہوئے علمی مجالس میں آپ کے متعلق کثرت سے گفتگو ہونے لگی۔ عمر کے

تیسویں سال کو بھی نہ پہنچے تھے کہ آپ کی شہرت کا ڈنکا بجنے لگا اور علماء طلباء کی آماجگاہ بن گئے۔

وَكَانَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحْيَاءَ مَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ وَأَهْلُ الْقُرُونِ الْأَوَّلِ مِنْ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ الْمُحَصَّةِ كَمَا كَانَ يُحَاوِلُ لِزَالَةِ بَعْضِ مَا عُلِقَ بِهَا مِنْ غُبَارٍ فَانْتَقَدَ عَلَى الْعُلَمَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ وَالْفُقَهَاءِ فَاتَّارَ أَحْوَالَهُ الْخِلَافَ وَالْفِتْنَ فَحُبِسَ لَمْ يَزَلْ يَقَعُ فِي مَحَنَةٍ بَعْدَ مَحَنَةٍ وَيُنْقَلُ مِنْ مَجْلِسٍ إِلَى آخِرٍ حَتَّى وَافَتْهُ الْمُنِيَّةُ بِقَلْعَةِ دِمَشْقٍ (حَيْثُ كَانَ هُوَ مَحْبُوسًا) فِي الثَّانِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعِ مِائَةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور امام ابن تیمیہ اس چیز (طریقہ سنت) کا احیاء چاہتے تھے کہ جس پر صحابہ اور قرن اول کے لوگ سنت کے اتباع کے جذبہ سے سرشار تھے۔ نیز سنت مطہرہ پر جو بعض بدعتوں کی جو گرد چڑھی ہوئی تھی اس کو صاف کرنا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے اس دور کے علماء صوفیاء اور فقہاء پر بہت تنقید کی جس پر ان لوگوں نے امام صاحب کے ارد گرد مخالفت اور آزمائشوں کا جال بچھا دیا۔ اس کے نتیجے میں آپ قید کر دیئے گئے پھر یکے بعد دیگرے آزمائشوں سے گزرتے رہے اور ایک قید خانہ سے دوسرے قید خانہ منتقل کئے جاتے رہے یہاں کہ آپ بائیس ذوالقعدہ ۷۲۸ھ کو دمشق کے قلعہ کے اندر قید کی حالت میں وصال پا گئے۔

الْتَمُرِينَ (۴۶) (مشق نمبر ۴۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت

کے لحاظ سے بڑھا ہوا ابن بطوطہ ہے۔ اس نے اپنی زندگی کے ۳۰ سال سیاحت میں گزارے اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۵۰۰۰ میل کا سفر لے گیا۔ یہ سترہ رجب ۷۵۳ھ بمطابق ۱۳۰۴ء کوشمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی۔ یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ گھومتا پھرنا خشکی کے راستے سے ۷۴۴ھ میں ہندوستان آ پہنچا۔ اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی اس نے بڑی آؤ بھگت کی پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اس دہلی کا قاضی مقرر کر دیا۔ آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا۔ پھر ایک وفد میں چین کے لئے روانہ ہوا۔ چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند سرانڈیپ وغیرہ سے گزرا پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہنچا۔ جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر، مرکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ گھر پہنچا گھر پر بہ مشکل پانچ چھ سال قیام رہا پھر اندلس چلا گیا وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہنچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ آیا اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا میں مشہور ہے اس کی ترتیب و تسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا اس کے بعد ۷۷۹ھ بمطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔ (ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم اے)

كَمْ مِنْ سَيَّاحٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَكِنْ أَكْثَرُهُمْ شُهْرَةٌ هُوَ ابْنُ بَطُوطَةَ
أَمَرُ مِنْ سِنِهِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فِي السَّيَّاحَةِ۔ سَافَرَ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ زَهَاءَ خُمْسَةِ
وَسَبْعِينَ أَلْفَ مِيلٍ۔ وُلِدَ فِي السَّابِعِ عَشْرِينَ رَجَبِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسَبْعِمِائَةٍ
مِنَ الْهَجْرَةِ الْمُطَابَقَةِ لِسَنَةِ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَأَلْفٍ مِنَ الْمِيلَادِ فِي طَنْجَةِ مِنْ

بِلَادِ شِمَالِ اَفْرِیقِیَا وَتَرَبَّیْ هُنَاكَ وَلَمَّا بَلَغَ السَّنَةَ الْحَادِیَّةَ وَالْعُشْرَیْنَ مِنْ سِنِهِ
 غَادَرَ طَنْجَةَ فِی السَّنَةِ الْخَامِسِ وَالْعُشْرَیْنَ وَسَبْعِیْنَ قَاصِدًا/عَازِمًا عَلَی
 الْحَجِّ وَمِنْ هُنَا ابْتَدَأَتْ سِیَاحَتُهُ وَصَلَ مَرَّةً جَانِبًا مِنْ حَظِّ بَرِّیْ إِلَى الْهِنْدِ سَنَةَ
 اَرْبَعٍ وَثَلَاثَیْنِ وَسَبْعٍ مِائَةٍ كَانَ حُكُومَةُ مُحَمَّدٍ تَغْلُقُ شَاهَ فِی ذَالِكَ الْوَقْتِ
 فَرَحَّبَ بِهِ غَايَةَ التَّرْحِیْبِ ثُمَّ وَلَّاهُ قَضَاءَ الدِّهْلِیِّ بِاَثْنِیْ عَشَرَ اَلْفَ رُوبِیَّةٍ
 رَاتِبٍ شَهْرِیِّ فَاَقَامَ ثَمَانِیْ اَوْعَشَرَ سَنَةً ثُمَّ ذَهَبَ مَعَ وَفْدٍ إِلَى الصِّیْنِ وَمَرَّ
 عَلَی جَزَائِرِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَسَرَانْدِیْبَ وَغَیْرَهَا قَافِلًا مِنَ الصِّیْنِ فَبَلَغَ مَكَّةَ
 الْمُكْرَمَةَ سَنَةَ سَبْعٍ مِائَةٍ وَخَمْسِیْنِ زَائِرًا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ وَفَلَسْطِیْنَ وَغَیْرَهَا
 مِنْ طَرِیْقِ سُوْمَطْرَا وَآدَى هُنَاكَ حَجَّهَ الرَّابِعَ ثُمَّ تَذَكَّرَ وَطَنَهُ فَارْتَحَلَ مِنْ
 مَكَّةَ وَبَلَغَ مَنْزِلَهُ سَنَةَ سَبْعٍ مِائَةٍ وَخَمْسِیْنِ زَائِرًا۔ اِثْنَاءَ ذَلِكَ مِصْرَ وَ
 یُیُونُسَ وَالْجَزَائِرَ وَمَرَاکِشَ فَمَا اَقَامَ بِمَنْزِلِهِ الْاِخْمَسَ اَوْسَتْ سَنَوَاتٍ ثُمَّ
 ذَهَبَ إِلَى اَنْدَلُسَ فَعَادَ مِنْهَا وَدَخَلَ تَمَبُكْتُو سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِیْنِ وَسَبْعِیْنَ
 طَائِفًا بِصَحْرَاءِ اَفْرِیقِیَا اَلَّا اِنَّهُ رَجَعَ مِنْهَا مُسْتَعِجِلًا إِلَى وَطَنِهِ ثُمَّ رَكَّبَ/
 صَنَفَّ وَقَاتَعَ سَفَرِهِ الْمَعْرُوفَةَ الَّتِی اِسْتَهْرَتْ بِاسْمِ "رِحْلَةِ ابْنِ بَطُوْطَةَ" فِی
 اَقْطَارِ الْعَالَمِ وَفَرَّغَ مِنْ تَرْجُمَتِهَا وَكَسُوْیْلِهَا سَنَةَ سِتِّ وَخَمْسِیْنِ وَسَبْعِیْنَ
 وَبَعْدَ ذَلِكَ تُوَفِّی سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِنَ الْهَجْرَةِ الْمُطَابِقَةِ لِسَنَةِ
 سَبْعٍ وَسَبْعِیْنِ وَثَلَاثِیْنَ اَلْفَ الْمِیْلَادِیَّةِ۔

اَلْتَمَرَيْنِ (۴۷) (مشق نمبر ۴۷)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

وُلِدَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحَ الْيَوْمِ
الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ لِعَامِ الْفِيلِ أَوَّلِ يَوْمِ الْعَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ إِبْرِيلَ
سَنَةِ إِحْدَى وَسَبْعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ لِلْمِيلَادِ بِمَكَّةَ وَنَشَأَ بِهَا يَتِيمًا، فَقَدْ تُوَفِّيَ
أَبُوهُ حِينَ كَانَ هُوَ جَنِينًا، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ يَبْلُغُ السَّادِسَةَ مِنْ عُمُرِهِ حَتَّى اسْتَأْثَرَ
اللَّهُ بِأَمِهِ فَحَضَنَهُ جَلَّتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَتِينٍ وَلَمَّا تُوَفِّيَ هُوَ كَفَّلَهُ عُمُّهُ أَبُو
طَالِبٍ نَشَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيمًا وَلَكِنَّ اللَّهَ تَوَلَّى تَأْدِيبَهُ فَشَبَّ
عَلَى سَجَاحَةٍ خُلِقَ وَرَجَاحَةٍ عَقْلٍ وَحِلْمٍ وَوَقَارٍ وَحَيَاءٍ وَعِفَّةٍ وَنَفْسٍ رَضِيَّةٍ
وَلِسَانٍ صَادِقٍ ثُمَّ طَهَّرَهُ اللَّهُ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَرْجَاسِ فَلَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ
وَلَمْ يَأْكُلْ مِمَّا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَلَمْ يَشْهَدْ لِلْأَوْثَانِ عِيْدًا وَلَا حَفْلًا۔

ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں ربیع الاول کی بارہ
تاریخ بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء صبح صادق کے وقت مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ
میں ہی بحالت یتیمی آپ نے پرورش پائی۔ آپ ابھی اپنی والدہ ماجدہ کے کطن مبارک ہی
میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کا انتقال پر ملال ہو گیا۔ پھر ابھی آپ عمر کے چھٹے سال کو
مکمل پہنچے ہی نہ تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ کو دس سال تک آپ
کے دادا عبدالمطلب نے پالا۔ جب وہ بھی فوت ہو گئے تو آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو

طالب نے کی۔ آپؐ نے تیسری کی حالت میں پرورش پائی لیکن آپؐ کی تعلیم و تادیب اللہ نے اپنے ذمہ لے لی چنانچہ آپؐ خوش خلقی کامل درجے کے عقل مند، متحمل مزاج، سنجیدہ طبیعت، حیاء و پاکدامنی، پاکیزہ نفسی، راست گوئی پر جواں ہوئے۔ پھر اللہ نے ہمہ قسم کی میل کچیل اور آرائشوں سے آپؐ کی ذات اقدس کو پاکیزہ رکھا، چنانچہ آپؐ نے شراب کبھی نہ پی، پرستش گاہوں پر ذبح کئے گئے جانوروں کا گوشت نہ کھایا اور نہ ہی بتوں کے درپے ہوئے۔

تَرَعَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَرٍ عَمَّهِ، فَلَمَّا بَلَغَ الثَّلَاثَةَ عَشَرَ مِنْ عُمْرِهِ سَافَرَمَعَهُ إِلَى الشَّامِ ثُمَّ سَافَرَ إِلَيْهَا لِلْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ وَهُوَ فِي الْخَامِسَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ عُمْرِهِ مُتَاجِرًا بِبِضَاعَةِ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَمَعَهُ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ فَعَادَوْ رِبْحَ مَالًا كَثِيرًا فَرَدَّ إِلَى خَدِيجَةَ بِكُلِّ أَمَانَةٍ، فَلَمَّا رَأَتْ خَدِيجَةُ مِنَ الرَّبْحِ الْكَثِيرِ وَأَمَانَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْضَتْ عَلَيْهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَتْ سِنُّهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً فَرَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَهَا عَمُّهُ إِلَى عَمِّهَا وَكَانَ الزَّوْجُ كَانَ خَدِيجَةُ مِنْ أَفْضَلِ نِسَاءِ قَوْمِهَا نَسَبًا وَكِرْوَةً وَعَقْلًا وَدِرَايَةً وَلَهَا أَجْمَلُ ذِكْرٍ فِي تَارِيخِ الْإِسْلَامِ هَذِهِ هِيَ حَيَاتُهُ قَبْلَ الْبُعْثَةِ فَلَمَّا بَلَغَ الْأَرْبَعِينَ مِنْ سِنِّهِ أَنْعَمَ اللَّهُ وَجَعَلَهُ نَبِيًّا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْبَاءِ الرِّسَالَةِ وَحَقَّ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ كُلُّ مَنْ تَوَسَّمَ فِيهِ خَيْرًا وَكَانَ مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْ تَكُونَ دَعْوَتُهُ سَرِيَّةً فَدَعَا ثَلَاثَ حَجَجٍ سِرًّا ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَصْدَعَ بِمَا يُؤْمَرُ فَأَعْلَنَ بِهَا فِي قَوْمِهِ فَحَمِيَّتِ الْقَبَائِلُ وَأَنْفَقَتْ قُرَيْشٌ وَجَعَلُوا يُؤْذُونَهُ وَاسْتَدَّ مِنْهُمْ الْإِنْدَاءُ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتَّى إِذَا تَعَدَّى الْأَذَى اتَّبَاعَهُ أَمَرَهُمْ بِالْهَجْرَةِ إِلَى الْحَبَشَةِ فَهَاجَرَ إِلَيْهَا عَشْرَةُ رِجَالٍ

وَحُمْسُ نِسْوَةٍ۔ ثُمَّ تَبِعَهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى كَانَتْ عِدَّتُهُمْ ثَلَاثَةً وَكَمَانَيْنِ رَجُلًا وَسَبْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً۔ رَجَعَ بَعْضُهُمْ إِلَى مَكَّةَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَقَامَ بِهَا الْخُرُونُ إِلَى السَّنَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْهَجْرَةِ وَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ بِمَكَّةَ صَابِرًا عَلَى الْأَذَى مُحْتَمِلًا لِلْمَكْرُوهِ مُثَابِرًا عَلَى دَعْوَتِهِ يَدْعُو قَوْمَهُ إِلَى الْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ، وَقُرَيْشٌ تَقَاوُمُهُ وَتَوَدُّدُهُ حَتَّى انْسَلَخَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ الشَّدِيدَةِ عَشْرُ سَنَوَاتٍ فَلَمَّا كَانَتْ السَّنَةُ الْعَاشِرَةُ مِنَ النَّبُوَّةِ فَجَعَ بِمَوْتِ عَمِّهِ النَّبِيلِ وَزَوْجَتِهِ الْكَرِيمَةِ فِي يَوْمَيْنِ مُتَقَارِبَيْنِ فَاشْتَدَّ بِهِ الْأَذَى عَنْ قُرَيْشٍ وَنَصَبُوا لَهُ الْحَبَائِلَ وَتَرَبَّصُوا بِهِ الدَّوَاكِرَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کی آغوش میں جوان ہوئے جب آپ اپنی عمر کے تیرہویں سال کو پہنچے تو اپنے چچا کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا پھر دوسری مرتبہ شام کی طرف سفر کیا تو اس وقت آپ کی عمر کا ۲۵ واں سال تھا۔ آپ خدیجہ بنت خویلد کا سامان اس کے غلام میسرہ کے ساتھ تاجر بن کر لے کر گئے بس جب واپس ہوئے تو مال میں بہت زیادہ نفع کمایا پس آپ نے خدیجہ کو تمام امانت لوٹا دی جب خدیجہ نے آپ کی طرف سے زیادہ منافع اور امانت داری دیکھی تو اس نے آپ پر عرضداشت پیش کی کہ مجھ سے نکاح کر لیں اور اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی پس آپ راضی ہوئے آپ کے چچا نے نکاح کا پیغام حضرت خدیجہ کے چچا کو بھیجا تو نکاح مکمل ہو گیا حضرت خدیجہ اپنی قوم میں سے سب سے افضل عورت تھیں سب سے زیادہ مالدار عاقلندہ اور سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اور اسلام کی تاریخ میں ان کا ذکر خوبصورت انداز میں آتا ہے ان کی زندگی بخت سے پہلے کی ہے۔ جب آپ اپنی عمر کے چالیسویں سال کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو مبعوث کیا اور آپ کو نبی بنایا پس آپ رسالت کی ذمہ داری طے کراٹھے تو آپ نے ہر اس آدمی کو اللہ

کی طرف بلایا جس میں خیر محسوس کی اور تقاضہ حکمت یہ تھا کہ آپ کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری رہی۔ تو پس اسی لئے آپ نے تین سال تک پوشیدہ دعوت دی پھر آپ کو حکم دیا گیا ہے لوگوں کو کھلے عام سنائیں تو پس آپ نے اپنی قوم کو اعلانیہ دعوت دی جس پر قبیلوں کے لوگ غصے میں آ گئے۔ قریش والوں نے ناک چڑھائی اور آپ کو تکلیف دینا شروع کر دی اور ان کی طرف سے تکلیف دینے کا یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کے متبعین (صحابہ) پر بھی تکلیف دینے کا سلسلہ کافی حد تک بڑھ گیا تو آپ نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم صادر فرمایا۔ تو دس مرد اور پانچ عورتیں ہجرت کر کے چلے گئے۔ پھر ان کے پیچھے مسلمانوں کی ایک جماعت چلی گئی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کی تعداد ۸۳ مرد اور ۱۷ عورتوں تک پہنچ گئی۔ پھر ان میں سے بعض لوگ مدینہ کی طرف ہجرت کر کے پہلے ہی مکہ لوٹ آئے اور دوسرے حضرات ۷ ہجری تک وہیں مقیم رہے لیکن نبی کریم ان لوگوں کی تکالیف پر صبر کرتے رہے اور مصائب کو برداشت کرتے رہے اور اپنی دعوت پر استقامت اختیار کرتے ہوئے مکہ میں مقیم رہے اور اپنی قوم کو ہدایت اور حق دین کی طرف بلاتے رہے۔ لیکن اہل قریش مقابلے میں آ جاتے اور تکلیف دیتے یہاں تک کہ اسی خطرناک حالت پر دس سال گزر گئے ہجرت کے دسویں سال آپ اپنے نیک صفت چچا اور مہربان بیگم کی وفات کے صدمے سے دوچار ہوئے۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَالَ تِلْكَ السِّنِينَ لَا يَسْمَعُ بِقَادِمٍ يَبْقَدُ مِنَ الْعَرَبِ لَهُ اسْمٌ وَشَرَفٌ إِلَّا تَصَلَّى لَهُ وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَدِينِ الْحَقِّ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ خَرَجَ إِلَى الْقُبَاكِيلِ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَأَمَّنَ بِهِ سِتَّةٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ كَانُوا سَبَبَ انْتِشَارِ الْإِسْلَامِ فِي الْمَدِينَةِ ثُمَّ جَاءَ مِنْهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ وَبَايَعُوهُ وَرَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ تَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْمَدِينَةِ إِلَّا وَفِيهَا ذِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا كَانَتْ السَّنَةُ الثَّلَاثَةُ عَشَرَ مِنَ الْبُعْثَةِ جَاءَ مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ رَجُلًا وَأَمْرَاتَانِ فَاسْلَمُوا عَلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوهُ فَارْدَا دَاوِلَاسْلَامَ اِنْشَارًا فِي الْمَدِينَةِ فَامَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِالْهَجْرَةِ إِلَيْهَا فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يُهَاجِرُونَ وَيَلْحَقُونَ بِأَخْوَانِهِمُ الْأَنْصَارِ فِي الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا اضْطَحَلُّوا كَثِيرًا وَقَاسُوا الشَّدَائِدَ وَالْمَحَنَ فَمَا أَنْ أَحَسَّ الْمُشْرِكُونَ بِهَجْرَتِهِمْ حَتَّى اجْتَمَعُوا وَاتَّمَرُوا بِقَتْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا مَعَ صَاحِبِهِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي حِفْظِ مَنْ لَيْسَ بِغَفْلٍ وَتَوَجَّعَا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى وَصَلَا إِلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الثَّانِي عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ مِنْ مَوْلَدِهِ وَهُوَ يُوَافِقُ لِارْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ سِنَمْبَرِ سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيلَادِ فَأَقَامَ بِهَا عَشَرَ سِنِينَ يُجَاهِدُ الْمُشْرِكِينَ وَيُجَادِلُهُمُ بِالسِّيفِ وَيُقْنِعُهُمُ وَيُجَادِلُهُمُ بِالْبَرَاهِينِ وَآيَاتِ الْقُرْآنِ حَتَّى الْبَيِّنَاتِ الْبَابَهُمْ وَبَهَرَتْ الْآيَاتُ أَبْصَارَهُمْ وَلَمْ يَجِئُوا سَبِيلًا لِلْإِنْكَارِ فَانْحَسَرَ الْعَمَى وَانْجَابَ الشِّرْكُ بِنُورِ الْحَقِّ وَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّلَاثَةِ وَالسِّتِينَ مِنْ عُمْرِهِ جَاءَهُ الْيَقِينُ، فَلَجَقَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ الثَّلَاثِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةِ اِحْدَى عَشْرَةَ مِنَ الْهَجْرَةِ الْمُوَافِقِ لِلثَّامِنِ يُونِيُو سَنَةِ اِثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ مِنَ الْمِيلَادِ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سالوں کے دوران عرب والوں میں سے کسی بھی ایسے شخص کی آمد کا سن لیتے جس کو شہرت اور عزت حاصل ہوتی تو وہ ضرور اس کے

پیچھے پڑ جائے۔ اور اللہ اور دین حق کی طرف اس کو دعوت دیتے جب اعلان نبوت کا گیارہواں سال ہوا تو آپؐ حج کے موسم میں قبیلوں کی طرف نکلے تو جس کے نتیجے میں اہل یثرب سے چھ آدمی مسلمان ہوئے۔ جو کہ مدینہ منورہ اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بنے پھر نبوت کے بارہویں سال ان میں سے مزید بارہ آدمی مسلمان ہوئے اور آپؐ سے بیعت ہو کر واپس مدینہ منورہ لوٹ گئے۔ بس اب تو مدینہ کے گھروں میں کوئی ایسا گھر باقی نہ رہا تھا کہ جس میں آپؐ کا ذکر نہ ہو، جب بعثت کا تیرہواں سال ہوا تو مدینہ منورہ سے ۳۷ مرد اور دو عورتیں آئیں اور آپؐ کے ہاتھ مبارک پر اسلام لا کر بیعت کی اب مدینہ میں اسلام کی اشاعت اور بڑھ گئی تو لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم صادر فرمایا۔ بہت ظلم و ستم برداشت کرنے اور مصائب کو جھیلنے کے بعد اب مسلمانوں نے ہجرت کرنا شروع کی اور مدینہ منورہ میں اپنے انتظار کرنے والے بھائیوں سے جا ملے۔ مشرکین نے جب ان کی ہجرت محسوس کی تو انہوں نے گٹھ جوڑ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا مشورہ کیا۔ لیکن آپؐ اپنے ساتھی ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ اس ذات کی حفاظت میں جو کسی سے غافل نہیں ہے کی مکہ سے نکل گئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا یہاں آ کر جمعہ کے دن ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ پہنچے آپؐ کی عمر اس وقت ۵ سال کی تھی آپؐ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔ اس عرصہ کے دوران آپؐ مشرکین سے جہاد کرتے رہے بذریعہ تلوار ان سے قتال کرتے رہے ان کو قاتل کرنے کی کوشش کرتے رہے، دلیلوں اور قرآنی آیات مبارکہ کے ذریعے ان سے مجادلہ کرتے رہے۔ یہاں تک واضح دلائل ان کی عقل پر غالب آ گئے۔ معجزات ان کی آنکھوں پر غالب آ گئے اور انہوں نے انکار کا کوئی سبیل نہ پایا پس ان کا اندھا پن جاتا رہا۔ حق کے نور کے ساتھ آخر گمراہی رفع ہو گئی اور لوگ دین میں فوج در فوج داخل

ہونے لگے اور جب آپ ۶۳ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کو یقین (وقت انتقال) آگیا پس آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار ۱۱ ہجری بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو جا ملے۔

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْصَحَ الْعَالَمِينَ لِسَانًا، وَأَبْلَغَهُمْ بَيَانًا مُتَقَفَ اللِّسَانِ، فَيَاضُ الْخَاطِرِ، سَهْلُ اللَّفْظِ إِمَامًا مُجْتَهِدًا صَاحِبَ مُعْجَزَاتٍ وَأَيَّاتٍ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ الْمُبِينِ، وَكَانَ كَلَامُهُ كَمَا وَصَفَهُ الْجَاحِظُ، "الْكَلَامُ الَّذِي قَلَّ عِنْدُ حُرُوفِهِ وَكَثُرَ عِنْدُ مَعَانِيهِ وَجَلَّ مِنْ الصَّنَاعَةِ وَنَزَّ عَنِ التَّكْلِيفِ ثُمَّ لَمْ يَسْمَعْ النَّاسُ بِكَلَامٍ قَطُّ أَعَمَّ نَفْعًا وَلَا أَصْدَقَ لَفْظًا وَلَا أَغْلِلَ وَزْنًا وَلَا أَجْمَلَ مَثَلًا وَأَكْرَمَ مَطْلَبًا وَلَا أَحْسَنَ مَوْقِعًا وَلَا أَسْهَلَ فَخْرَجًا وَلَا أَبْيَنَ مِنْ فَحْوَاهُ مِنْ كَلَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَائِمَ الْبُشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَيْظٍ وَلَا غَلِيظٍ، أَجْوَدَ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقَ النَّاسِ لِهَجَةً، وَالْيَهُمُّ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمَهُمْ عَشِيرَةً، مَنْ رَأَاهُ بِدَيْهَةٍ هَابَةٍ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعَتُهُ، لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان والوں سے زیادہ فصیح اللسان تھے اور ان سے زیادہ اچھا بیان کرنے والے، پر تاثیر زبان، دل کا سخی، آسان الفاظ میں بات کرنے والے رہبر صاحب حکمت و بصیرت اور معجزات صاحب آیات واضح عربی زبان میں اور آپ کا کلام ایسے ہی جیسا کہ جاحظ نے ان کی خوبی بیان کی آپ کا کلام ایسا تھا کہ جس کے حروف کی تعداد تھوڑی اور اس کے معانی تعداد بہت زیادہ تصنع سے پاک اور تکلیف سے منزہ تھا پھر کسی شخص نے ایسا کلام نہیں سنا کہ عموماً زیادہ نفع مند اور لفظوں کے

لحاظ سے زیادہ سچا ہو اور وزن کے اعتبار سے اعتدال والا اور مذہب کے لحاظ سے زیادہ خوبصورت مطلب کے لحاظ سے بہت عمدہ اور موقع محل کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا اور بولنے میں آسان ترین، مقصد اور مدعا میں واضح ترین تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہنستے مسکراتے اور خوش اخلاقی کے کردار کے ساتھ متصف رہتے تھے اور آپ کے پر نور چہرہ پر تبسم اور بشارت کا اثر ظاہر ہوتا تھا۔ آپ نرم مزاج تھے یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ کی موافقت مطلوب ہوتی تو آپ آسانی کے ساتھ موافق ہو جاتے اور لہجہ کے اعتبار سے زیادہ سچے اور بہت زیادہ نرم و خاندانی اعتبار سے معزز جو شخص آپ کو دفعۃً دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا ہے اور جو آپ سے اختلاط کرتا تو آپ کے قول و فعل کی وجہ سے آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا شاگونی کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

التَّمْرِينُ (۴۷) (مشق نمبر ۴۷)

عربی میں ترجمہ کریں۔

مُجَدِّدُ الْفِ الشَّانِي

دسویں صدی کے آخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس نے اس نے حکومت کی۔ یہ ایک نہایت ہی جاہل اور ان پڑھ بادشاہ تھا۔

كَانَ نِهَاءُ زَمَانِ الْعَاسِرِ اَنَّ تَمَلَّكَ الْكَبِيرُ عَرْشَ وَ اتَوَجَّهَ مُمْلِكَةً
الْهَيْدَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَ سِتِّينَ وَ سَعَمَائَةِ وَ حَكَمَ خَمْسِينَ سَنَةً كَامِلَةً وَ هُوَ كَانَ
مَلِكًا جَاهِلًا وَ اُمِّيًّا۔

اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال

ہو رہے ہیں۔ دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ۹۸۳ء سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ء میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا۔ جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ۔ امام عادل ہے، مجتہد العصر ہے۔ کسی کا پابند نہیں ہے۔ اس کا حکم سب پر بالا ہے یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی۔ آخر ۹۹۰ء میں ”دین الہی“ کی تائیس کا اعلان بھی ہو گیا۔ اس نئے دین کا کلمہ ”لا الہ الا اللہ اکبر خلیفہ اللہ“ تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہیاں اس کے دور میں رواج پانے لگیں۔ وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ نماز و روزہ حج، اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات کئے جانے لگے اس کے برعکس ہندوانہ رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی۔ بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا۔ دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں۔ جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔ یہی حالات تھے کہ ۹۷۱ء میں حضرت مجدد الف الثانی پیدا ہوئے۔ آپ سن رشد کو پہنچتے ہی اس فتنہ کو بھانپ گئے۔ چنانچہ آپ اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ حکومت کے افسروں اور فوج کے سپہ سالاروں پر تبلیغ شروع کر دی اور ہر طرف اپنے مریدوں کے جال بچھا دیئے ۱۰۱۳ھ ہجری میں اکبر کا انتقال ہو گیا اور اس ک جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا۔ حضرت مجدد نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آ گئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ شروع شروع جہانگیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی مگر رد شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اکسایا۔ بالآخر دربار میں طلبی ہوئی۔ آپ تشریف لے گئے۔ سلام مسنون پر اکتفاء کیا اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے یہ دیکھ کر درباری بہت برہم ہوئے آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کو الیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیئے گئے

حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا۔ دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کایا پلٹ گئی۔ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا۔ بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے پایہ تخت پر آنے کی دعوت دی اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا۔ حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے۔ بادشاہ نے معذرت چاہی، حضرت مجدد صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا دور اکبری کی منکرات و بدعات کی منسوخی کا مطالبہ کیا۔ بادشاہ نے ان کے منسوخ کئے جانے کا فرمان جاری کیا اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سر بلندی حاصل ہوئی۔

اَشَارَ عَلَيْهِ اَحَدٌ اَنَّهُ قَدْ يَتَمُّ اَلْفُ سَنَةٍ عَلٰى بَعْنَةِ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي اَلْاَلْفِ الثَّانِي صَرُوْرَةٌ شَدِيْدَةٌ اِلٰى دِيْنٍ جَدِيْدٍ وَمَذْهَبٍ جَدِيْدٍ۔ فَابْتَدَاءَ هَذَا زَمَانُ الْاِلْحَادِ اَكْبَرِيٍّ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَكَمَانِيْنٍ وَتِسْعُمَانِيَةٍ فَفِي سَبْعٍ وَتَمَانِيْنٍ وَتِسْعُمَانِيَةٍ رُبَيْتٌ وَثَبَّتُ "مَادَّتُهَا" الْمَلِكُ ظُلُّ اللّٰهِ وَاِمَامٌ عَادِلٌ، وَمُجْتَهِدُ الزَّمَانِ، حُكْمُهُ غَالِبٌ عَلٰى كُلِّ الْاَحْكَامِ، وَكَانَتْ هَلِيْمُ الْوَثِيْقَةُ مُقَدَّمَةً اِعْلَانِ الْمَذْهَبِ الْجَدِيْدِ فَاَعْلَنَ اٰخِرَ الْاَمْرِ لِتَاْسِيْسِ الدِّيْنِ الْاِلٰهِي سَنَةِ تِسْعٍ مِائَةٍ وَتِسْعِيْنٍ وَعَيْنَتْ كَلِمَةً هَذَا الدِّيْنِ الْجَدِيْدِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَكْبَرُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ" فَجَعَلَ يَشِيْعُ كُلُّ قِسْمٍ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي زَمَانِهِ وَيُسْتَهْزَأُ بِالْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ وَالْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيْءٍ مِنْ اَعْمَالِ الدِّيْنِ يُعْتَرَضُ عَلٰى الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَشَعَائِرِ الدِّيْنِ الْاٰخَرٰى وَبِعَكْسِ ذٰلِكَ اَخَذَتِ التَّقَالِيْدُ الْهِنْدِيَّةُ تَتَرَوَّجُ وَكَانَ يُحْتَفَلُ بِمُوَافَقَةِ اَعْيَادِ الْهِنْدُوْدِ اِحْتِفَالًا عَامًّا وَنُسِقَ لِعِبَادَةِ الْاَوْتَانِ وَبِجَانِبِ آخِرِ اُخِذَتِ الْمَسَاجِدُ يُنْسَفُ وَاسْتُحِلَّ الْمَيْسِرُ وَالْخَمْرُ۔ فَهٰذِهِ هِيَ الْاَحْوَالُ اِذَا وُلِدَ الشَّيْخُ

مُجَلَّدُ الْاَلْفِ الثَّانِي سَنَةَ اِحْدَ وَسَتَيْعَيْنَ وَتِسْعِمَائَةٍ فَحَا لَمَّا بَلَغَ الْحُلُمَ
تَعَرَّفَ هَذِهِ الْفِتْنَةَ فَاسْتَحَدَّ لِمَوَا جَهَّتْهَا وَطَفِقَ يَرْشُدُ رُوسَاءَ الْمُمْلِكَةِ وَقَوَادُ
الْحَيْشِ وَمَدَّ شَبَكَةَ مُرْيِدِيهِ فِي جَمِيعِ الْاَنْحَاءِ مَاتَ "اَكْبَرُ" سَنَةَ اَلْفٍ وَارْبَعَةَ
عَشَرَ مِنَ الْهَجْرَةِ فَوَرِثَ ابْنُهُ "جَهَانَكِيرُ" عَرْشَ النُّوَلَةِ وَوَاصَلَ حَضْرَةَ
الْمُجَلَّدِ عَمَلَهُ فَبَرَزَ الْاَنَ فِي السَّاحَةِ عَلَنًا وَآخَذَتْ مَظَاهِرُ دَعْوَتِهِ تَبَلُّوًا خَيْرًا
فَفِي بَدَءِ الْاَمْرِ مَا شَكَّدَ عَلَيْهِ دَوْلَةُ جَهَانَكِيرِ لَكِنْ تَغَيَّظَ اَفْرَادُ النُّوَلَةِ حِينَ
فَتَحَ لِسَانَهُ صَرَاحَةً فِي رَدِّ الشَّيْعَةِ وَاعْرَضُوا الْمَلِكَ عَلَيْهِ بِطُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ
فَاسْتَدْعَى آخِرًا بِحَضْرَةِ الْمَلِكِ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَاقْتَصَرَ عَلَى السَّلَامِ الْمُسُونَةِ
وَمَا قَبْلَ الْأَرْضِ مُطَابِقَ عَادَاتِهِ فَغَضِبَ الرِّجَالُ الْحَاشِيَةُ غَايَةَ السَّخَطِ حِينَ
رَأَوْا ذَلِكَ فَلَمْ يُبَالِ وَجَعَلَ يَدْعُو الْمَنَاقِيرَ عَلَى رَأْسِ الْبِلَاطِ فَحَبَسَ فِي قَلْعَةٍ
كَوَالِكِلَ نَتِيجَةً لِذَلِكَ وَاسْتَمَرَّ حَضْرَةُ الْمُجَلَّدُ عَلَى عَمَلِهِ هُنَاكَ أَيْضًا فَانْقَلَبَ
الْمُحْبِسُ رَأْسًا عَلَى عَقَبِ بَمَرُؤٍ مِنَ النَّاسِ وَآخَبَ الْمَلِكُ أَنَّ هَذَا الْأَسِيرَ
صَيَّرَ الْحَيَوَانَ إِنْسًا وَالْإِنْسَ مَلَائِكَةً فَاحْسَسَ الْمَلِكُ بِخَطْبِهِ وَدَعَاهُ إِلَى
عَاصِمَتِهِ وَارْسَلَ نَجْلَةً شَاهَ حَضْرَةَ جَهَانَ "لَا سَتَقْبَلُهُ فَقَدِمَ حَضْرَتُ الْمُجَلَّدُ
وَاعْتَمَدَ إِلَيْهِ الْمَلِكُ فَانْتَهَزَ حَضْرَةُ الْمُجَلَّدُ هَذِهِ الْقُرَّةَ۔

حضرت مجدد کاپورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے۔ ۱۰۳۳ھ ی میں آپ

نے وفات پائی۔ رحمۃ اللہ و نصر وجہہ يوم القيمتہ (ماخوذ شخص)

وَطَالَبَهُ بِالْغَايَةِ مَنَاقِيرِ عَهْدِ "اَكْبَرُ" وَمُبْتَدِعَاتِهِ فَاصْدَرُ الْمَلِكُ بِالْغَايَةِ هَا وَهَكَذَا
حَصَلَ لِلْاِسْلَامِ اِغْتِلَاءٌ مَرَّةً ثَانِيَةً فِي هَذِهِ الْبِلَادِ وَبَعْدَ الظَّلَامِ الْهَالِكِ مِنْ
نُصْفِ زَمَانٍ۔ وَاسْمُ حَضْرَةِ الْمُجَلَّدِ التَّامُّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْاَحَدِ الْفَارُقِيِّ وَ
تُوُفِيَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَاَلْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَنَصَّرُوْجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(دسواں سبق)

(فعل تعجب اور نعم بئس)

کسی شے کے حسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں مَا أَفْعَلُ اور أَفْعُلُ یہ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے مَا أَجْمَلُ الْمُنْظَرُ اور أَجْمَلُ بِالْمُنْظَرِ (کیا یہی خوب منظر ہے) کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے دو صیغے لانے کی شرط یہ ہے کہ وہ فعل ثلثی ہو۔ تام لا ہو۔ مثبت ہو، معروف ہو، عسیٰ وغیرہ کی طرح فعل جامد نہ ہو اس کا اسم صفت فعل کے وزن پر نہ آتا ہو (جیسے أَحْمَرُ، أَبْکَمُ وغیرہ) اس کے اندر تفاوت ممکن ہو جیسے حسن و جمال علم وغیرہ۔ بخلاف فنا اور موت وغیرہ کہ ان کے اندر تفاوت ممکن ہے۔ اس لئے ان سے تعجب کے صیغے نہیں لائے جاتے جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ اتریں۔ مثلاً غیر ثلثی ہوں، یا ناقص ہوں، یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت فعل کے وزن پر آتا ہو تو ایسی صورت میں مَا أَشَدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مؤول بآن لے آتے ہیں جیسے مَا أَشَدَّ الْحُمُرُ، مَا أَشَدَّ كَوْنُ الدَّوَاءِ مُرًّا، مَا أَقْبَحَ أَنْ يُعَاقَبَ الْبِرَاءَى، مَا أَعْظَمَ الْإِزْدِحَامَ عَلَى الْمَحْطَةِ، مَا أَضْرَّ أَنْ لَا يَصُدَّقَ التَّاجِرُ وغیرہ۔

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے مَا أَطِيبَ الطَّعَامُ اس کے برعکس مَا أَطِيبَ طَعَامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ الطَّعَامُ کو مقدم کرنا ہی جائز ہے۔

أفعال مدح و ذم (نعم و بئس)

نعم اور بئس فعل جامد ہیں۔ ان سے مضارع اور امر نہیں آتے نَعِمَ مدح

[یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ نہ ہوں]

کے لئے اور بنس ذم کے لئے آتے ہیں۔ جیسے نعم التلمیذ المجتهد (مختی طالب علم خوب ہے) بنس التلمیذ الکسلان (ست اور کاہل طالب علم برا ہے)۔ نعم اور بنس کے فاعل ہمیشہ محرف باللام کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی صورت میں کرتا ہے یا پھر وہ لفظ ما ہوتا ہے، جیسے نعم التلمیذ محمود، نعم خلق التلمیذ الصدق، نعم صديقاً الكتاب، نعم ماتجھد فی القراءۃ۔

نعم و بنس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع ہوتا ہے وہ خبریہ کی بناء پر دیا جاتا ہے اور اس کا مبتداء وجوباً محذوف مانا جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتهد کی ترکیب یہ ہوگی۔ نعم فعل مدح التلمیذ فاعل المجتهد خبر مبتداء محذوف کی مبتداء محذوف المدوح ہوگا۔ اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی ہے کہ المجتهد کو خبر ماننے کی بجائے مبتداء مانیں اور ماقبل کو خبر۔ کبھی مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے المجتهد نعم التلمیذ اس وقت المجتهد صرف مبتداء ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم و بنس کی طرح حبذا ولا حبذا بھی مدح و ذم کے لئے آتے ہیں۔ حبذا، نعم کے معنی میں اور لا حبذا بنس کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے حبذا القناعة مع الجِدِّ اور لا حبذا یومٌ لا تعمل فیہ خیرا ان میں ”ذا“ اسم اشارہ فاعل ہوتا ہے اور ما بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا ہے۔

الْتَمَرِیْنِ (۴۹) (مشق نمبر ۶۹)

ترجمہ کریں اور اعراب لگائیں۔

(۱) مَا اَعْظَمَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَفَعَهَا اللَّهُ الْقَدِيرُ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔

آسمان کیا ہی عظمت والی/عظیم چیز ہے۔ تحقیق اس کو اللہ قادر مطلق نے بغیر ستونوں کے کھڑا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

(۲) مَا أَشَدَّ ابْتِهَاجَ الْفَقِيرِ يُعْطَى فِي الشِّتَاءِ ثَوْبًا فَيَلْبِسُهُ وَيَقْبِي بِهِ غَوَائِلَ الْبُرْدِ۔

بے مال و متاع آدمی کو موسم سرما میں کوئی کپڑا دیدیا جائے تو وہ کس قدر خوش ہوتا ہے پس اس کو پہنتا ہے اور سردی کی تکلیف سے بچاؤ کا سامان کرتا ہے۔

(۳) مَا أَشَدَّ الْحَرَّ يَا لَطِيفُ لَقَدْ ارْتَفَعَتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ إِلَى مِائَةِ وَكَمَالِي عَشْرَةَ نُقْطَةً فَعَبِلَ صَبَرُ النَّاسِ۔

کس قدر سخت گرمی ہے اے لطیف درجہ حرارت ۱۱۸ سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ اب لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

(۴) قِيلَ لِأَعْرَابِيَّةٍ مَاتَ ابْنُهَا "مَا أَحْسَنَ عَزَاءَ لِكَ عَنْ ابْنِكَ" فَقَالَتْ إِنَّ مُصِيبَهُ أَمْنٌ مِّنَ الْمُصَاصِبِ بَعْدَهُ

کہا گیا ایک بدوی عورت سے کہ جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا تیرا صبر کتنا عمدہ ہے اس نے کہا اس کی مصیبت نے مجھ کو اس کے بعد والی مصیبتوں سے امن دے دیا۔

(۵) مَا أَسْمَحَ وَجْهَ الْحَيَاةِ مِنْ بَعْدِكَ يَا بَنِي وَمَا أَقْبَحَ صُورَةَ هَذِهِ الْكَائِنَاتِ فِي نَظَرِي وَمَا أَشَدَّ ظُلْمَةَ الْبَيْتِ الَّذِي أَسْكُنُهُ بَعْدَ فِرَاقِكَ يَا أَبَا فَلَقَدْ كُنْتُ تَطْلُعُ فِي أَرْجَائِهِ شَمْسًا مُّشْرِقَةً تُضِيئِي لِي كُلَّ شَيْءٍ فِيهِ أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا تَرَى عَيْنِي مِمَّا حَوْلِي أَكْثَرَ مِمَّا تَرَى عَيْنُكَ الْآنَ فِي ظُلُمَاتِ قَبْرِكَ۔ (النظرات)

کس قدر زندگی کا چہرہ بگڑ چکا ہے اے میرے پیارے بیٹے تیرے بعد اور

کائنات کس قدر قبیح صورت والی ہے میری آنکھوں میں اور کس قدر تاریک ہے یہ گھر جس میں رہتی ہوں تیری جدائی کے بعد تو یقیناً اس کے کناروں (اطراف) سے ایک روشن سورج بن کر طلوع ہوتا تھا۔ جو میرے واسطے ہر چیز کو منور کر دیتا تھا۔ لیکن آج میں آنکھ آس پاس سے بڑھ کر کچھ نہیں دیکھتی جس قدر تیری آنکھ اس وقت تیری قبر کی تاریکیوں میں دیکھ رہی ہے۔

(۶) بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبُ الرَّبَّكَ وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَافَ
وَالْمُتَرَبِّعَا

مجھے اپنی جان کی قسم اس سرزمین کا اگاؤ کس قدر ہے۔ کس قدر پیاری جگہ ہے۔ گرمی کی جگہ اور سردی کی جگہ گزارنے کی۔

(۷) مَا انْضَرَ الرَّوْضَ إِلَّا أَنَّ الرَّبَّيْعَ وَقَدْ سَقَاهُ مَاءُ الْغَوَادِي فَهُوَ
رَيَّانٌ

کس قدر رونق افروز ہوتی ہے وہ سرسبز جگہ موسم بہار میں جبکہ صبح کے وقت کی بارش نے اسے پانی پلایا ہو اور وہ سیراب ہو۔

(۸) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

اور قتال کرو ان لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر رُک جائیں تو پس اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر منہ پھیریں تو جان (کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہے)

(۹) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَبْشَاءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ۔

وہ کہیں گے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں زمین کا وارث بنا دیا ہم ٹھکانا بنائیں اپنا جنت میں جس جگہ چاہیں کیسا خوب بدلہ ہے اچھے عمل کرنے والوں کا۔

(۱۰) الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

وہ (لوگ) جن کو لوگوں نے کہا بے شک کفار تحقیق جمع ہو گئے ہیں تمہارے لئے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان زیادہ ہو گیا اور انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ اچھا وکیل (کار ساز) ہے۔

(۱۱) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ۔ يَقُلْهُمُ قَوْمُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَوْرَدََّهُمُ النَّارَ وَيَنْسَى الْوَرْدَ الْمَوْرُودَ۔ وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَنْسَى الرَّفْدُ الْمَرْفُودَ۔

اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور روشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پس انہوں نے اتباع کی فرعون کے حکم کی اور نہیں ہے فرعون کا حکم درست وہ روز قیامت اپنی قوم کے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا اتارے گا اور جس مقام پر وہ اتارے جائیں گے وہ برا مقام ہے اور اس دن بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی جائے گی اور قیامت کے بعد بھی لگی رہے گی جو انعام ان کو ملا ہے وہ برا انعام ہے۔

(۱۲) ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ اُدْخِلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا۔ فَيَنْسَى مَنُوكَ الْمُنْكَبِرِينَ۔

یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر خوش ہوا کرتے تھے اور تم اترایا کرتے تھے۔ اس کی سزا ہے اور جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے متکبروں کا کیا بھراٹھ کاٹا ہے۔

التَّصْمِيْمُ (۵۰) (مشق نمبر ۵۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے۔ صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے۔ ستارے جھلملارہے ہیں۔ کتنے حسین ہیں یہ تارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت کا منظر اب کچھ دیر بعد اجالا ہو جائے گا۔ سورج کی روشنی ان سب پر غالب آ جائے گی۔ آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھیں کہ سورج کے طلوع ہونے کا تماشہ دیکھیں اور دیکھو اب سورج طلوع ہو رہا ہے۔ اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی بھگیوں پر نظر آنے لگیں کیسا دلچسپ منظر ہے اور ذرا شبنم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بکھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں۔ شعاعیں ان پر کیا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے نیلے پیلے اودے، سرخ، سبز اور نفیسی رنگوں کی آمیزش کے کس قدر خوب صورت معلوم ہو رہے ہیں۔ یہ قطرے کتنی عجیب قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ”اب ہم حجاز کے قریب ہو رہے ہیں اور مدت کی سوئی ہوئی تمنائیں جاگ رہی ہیں۔ یا الہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی۔ یہ مشیت خاک اور دیار حرم کی آبلہ پائی یہ سب اسی کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے اور جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے۔

(دریا عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی)

مَا أَجْمَلَ وَقْتَ الصَّبَاحِ يَهْبُتُ الْهَوَاءُ الصَّافِي الْعَلِيلُ الْآنَ يَبْقَى شَيْءٌ
مِنَ الظَّلَامِ وَالنُّجُومِ تَلَالًا وَمَا أَحْسَنَ هَذِهِ النُّجُومِ وَمَا أَجْذَبَ مَنَظَرَ هَذِهِ

السَّاعَةُ يَتَنَوَّرُ الْآنَ بَعْدَ قَلِيلٍ فَيَغْلِبُ ضَوْءُ الشَّمْسِ عَلَى الْجَمِيعِ۔ تَعَالَوْا
نُشَاهِدُ مُنْظَرَ طُلُوعِ الشَّمْسِ طَالِعِينَ عَلَى تَلٍّ عَالٍ صَاعِدِينَ عَلَى رُبُوعٍ عَالِيَةٍ
فَهَاؤُمْ انْظُرُوا وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ الْآنَ وَبَدَأَتْ أَشْعَتُهَا الْخَفِيفَةُ الضَّيِيلَةُ تَرَى
عَلَى ذَوَائِبِ الْأَشْجَارِ۔ مَا اطَّرَفَ الْمُنْظَرُ وَانْظُرُوا قَطْرَاتِ النَّدى كَانَهَا دُرُّ
مُنْتَثِرَةً انْصَبَّتْ الْأَشْعَةُ عَلَيْهَا فَبَدَأَتْ تَلْمَعُ لَمَعَانِ اللَّالِي الْأَصْلِيَّةِ أَحْسَنُ
بِهَذِهِ الْقَطْرَاتِ حِينَ امْتَزَجَ بِهَا اللَّوْنُ الْأَزْرَقُ وَالْأَصْفَرُ، وَالْبَادِئُ جَانِي
وَالْأَحْمَرُ وَالْأَخْضَرُ وَالْبَنَفْسُجِيُّ مَا عَجَبَ صُنْعَةُ اللَّهِ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
الْخَالِقِينَ وَتَقَرَّبُ الْآنَ مِنَ الْحِجَازِ فَتَنْتَبِهْ الْأَمَانِيُّ النَّائِمَةُ مِنْ زَمَنِ۔ اَللَّهُمَّ
مَا نَعْمَ تِلْكَ السَّاعَةُ الَّتِي تَكُنْ مَائِلِينَ فِيهَا بَيْنَ يَدَيَّ بَيْتِكَ۔ وَمَا أَيْمَنَ تِلْكَ
الْعُظْمَةُ الَّتِي تَسْعُدُ فِيهَا بِالطَّوَافِ اِنِّي لِهَذِهِ الْحَفْنَةِ مِنَ التُّرَابِ نَفْطُ الْأَقْدَامِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْحَرَامِ كُلُّ ذَالِكَ مِنْ فَضْلِهِ كُلُّ مَا عِنْدَنَا لَهُ وَمِنْهُ

الباب الثاني في تمرينات عامّة

دوسرا باب عام مشقوں کے بیان میں

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدے کے تحت عربی ترجمے کی مشق کر رہے تھے اس
لئے بڑی حد تک لفظی ترجمے کے پابند تھے۔ خصوصاً ہر درس میں دیئے ہوئے قاعدہ کے
مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ
پابندی ہٹا کر چند تمرينات ایسی لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدے کی
مشق نہیں ہے۔ بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے، ترجمہ میں جملہ اسمیہ کی جگہ جملہ فعلیہ اور جملہ
فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی
نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف

جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ہوتا ہے۔ جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی۔ مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے اور ترجمہ کی بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے۔ بلکہ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ لفظ و معنی دونوں کی رعایت باقی رہے۔ لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ معہ اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے۔ آنحضرتؐ ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے۔ نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بدنیتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار نظر آتے ہیں۔ مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا۔

نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے۔ چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علیؓ کو اسی لے مکہ میں چھوڑا تا کہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، نجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں۔ آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا مجنوں کہا، مگر کسی نے یہ جرأت نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے۔ حالانکہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا

ہے، اس دعوے کے ابطال کے لئے آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت لٹائی اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے اس کو باطل کر سکیں۔ (خطبات مدراس)

عربی ترجمہ:

وَتَلَبَّرَ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ حَيَاتَهُ كُلَّهَا بَيْنَ أَحْبَابِهِ وَأَصْحَابِهِ بَلْ قَضَى أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ عُمْرِهِ فِي مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ فَكُنَ بَيْنَ أَهْلِهَا مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ وَكَانَ يَتَعَاطَى فِيهِمُ التَّجَارَةَ وَيُعَامِلُهُمْ فِي أُمُورِ الْحَيَاةِ لَيْلِ نَهَارٍ - وَهُوَ عَيْشَةٌ طَوِيلٌ طَرِيقُهَا كَثِيرَةٌ مُنْعَظَاتُهَا وَعُرَّةٌ مَسَالِكُهَا، تَعْتَرِضُهَا وَهَذَاتٌ مِمَّا قَدْ يَصُدِّرُ عَنِ الْمَرْءِ مِنْ خِيَانَةٍ وَاخْفَارِ عَهْدٍ، وَآكَلِ مَالٍ بِالْبَاطِلِ، وَعَقَبَاتٍ مِنَ الْخُدَيْعَةِ وَالْخِيَانَةِ وَتَطْطِيفِ الْكَيْلِ بِنُخْسِ الْحَقُوقِ، وَإِخْلَافِ الْوَعْدِ، وَأَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْعَظَاتُهَا هَذِهِ السَّبِيلَ الشَّائِكَةَ الْوَعْرَةَ وَخَلَصَ مِنْهَا سَالِمًا نَقِيًّا لَمْ يَضُبْهُ شَيْءٌ مِمَّا يُضِيبُ عَامَّةَ النَّاسِ حَتَّى لَقَدْ دَعَا "الْأَمِينَ" وَأَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ بَعْثِهِ وَإِدْعَائِهِ النُّبُوَّةَ كَانُوا يُودِّعُونَ عِنْدَهُ وَكَانَ يَنْعَمُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ لِعَظِيمِ نَفْتِهِمْ بِهِ وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ خَلَفَ فِيهَا عَلِيًّا لِيَرُدَّ مَا كَانَ لَدَيْهِ مِنَ الْوُدَائِعِ إِلَى أَهْلِهَا فَقُرَيْشٌ خَالَفُوهُ أَشَدَّ الْإِخْلَافِ فِي دَعْوَتِهِ وَلَمْ يَتْرَكُوا سَبِيلًا إِلَى ذَلِكَ إِلَّا سَلَكُوهُ فَقَاطَعُوهُ، وَعَا نَدَّوْهُ، وَصَلُّوْهُ عَنْ سَبِيلِهِ وَالْقَوَا عَلَيْهِ، سَلَى جُزُورٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَرَمَوْهُ الْحِجَارَةَ وَآرَادُوا قَتْلَهُ وَكَادُوا أَنْ يَكِيدَهُمْ وَسَمَوْهُ سَاحِرًا وَدَعَا شَاعِرًا، وَفَنَلُّوا آرَاءَهُ وَسَخَفُوهُ حِلْمَهُ لِيَكُنَّ لَهُمْ يَجْرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنْ

يَقُولُ شَيْئًا فِي اخْلَاقِهِ وَلَا أَنْ يَرْمِيَهُ بِالْخِيَانَةِ أَوْ يَنْسِبَ إِلَيْهِ الْكُذْبَ فِي الْقَوْلِ
أَوْ إِخْلَافَ الْوَعْدِ أَوْ اخْفَارَ الذِّمَّةِ أَوْ بَقْضَ الْعَهْدِ، وَإِنْ مَنْ ادَّعَى، النِّبَوَّةَ وَقَالَ
إِنَّ اللَّهَ يُوحِي، إِلَيْهِ فَكَانَ دَّعَى الْعِصْمَةِ وَالْبِرَاةِ مِنْ جَمِيعِ الْمَفَاسِدِ
وَمَسَائِي الْأَعْمَالِ، أَلَمْ يَكُنْ يَكْفِي قُرَيْشًا فِي رَدِّهِمْ عَلَى الرَّسُولِ أَنْ
يَذْكُرُوا أُمُورًا عَمَلٌ فِيهَا بَغْيُ الْحَقِّ وَأَنْ يَشْهَدُوا عَلَيْهِ بِأَنْ أَخْلَفَهُمْ وَعَدًّا
أَوْ خَانَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ أَوْ كَذَّبَهُمْ فِي شَيْءٍ مِمَّا قَالَهُ لَهُمْ؟ أَنْ قُرَيْشًا أَنْفَقُوا
أَمْوَالَهُمْ وَبَدَلُوا نَفْسَهُمْ فِي عِدَاوَةِ الرَّسُولِ وَضَحُّوا بِفِلَذَاتِ أَكْبَادِهِمْ فِي
قِتَالِهِ حَتَّى قُتِلَ مِنْهُمْ وَجُرِحَ كَثِيرُونَ لَكِنَّهُمْ لَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَدْنَسُوا
ذِكْلَهُ الطَّاهِرَ وَلَا أَنْ يَصْمُوهَ، بِشَيْءٍ فِي عَظِيمِ اخْلَاقِهِ۔

الْتَّمِرِينَ (۵۱) (مشق نمبر ۵۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(عَلَى الْبَاخِرَةِ) بحرِ جہاز پر (سفر)

قَضَيْنَا لَيْلَةً هَادِنَةً وَنَمْنَا نَوْمًا لَا بَأْسَ بِهِ مَعَ هُبُوبِ الرِّيحِ الشَّدِيدَةِ
طُولَ اللَّيْلِ وَأَصْبَحْتُ نَشِيطًا مَسْرُورًا۔ وَأَذِنَ أَخُ مِصْرِيٍّ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ
فَكَانَ هُوَ الصَّوْتُ الْوَحِيدُ وَالصَّوْتُ الْحَقُّ الَّذِي دَوَّى فِي هَذَا السَّكُونِ
الْمَخِيْمِ عَلَى الْبَحْرِ وَالْبَاخِرَةِ۔ هَذَا هُوَ الْبَدَاءُ الَّذِي يَقْطَعُ الْعَالَمَ بِالْأَمْسِ
وَأَضْطَرَبَ لَهُ الْبُورُ وَالْبُحُرُ، وَلَكِنَّهُ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُوقِظَ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ
فِي الْبَاخِرَةِ عَلَى قِلَّةِ عَدَدِهِمْ إِنَّهُ مَعَ الْأَسَفِ قَدْ فَقَدَ شَيْئًا كَثِيرًا مِنْ قُوَّتِهِ
وَسُلْطَانِهِ عَلَى الْقُلُوبِ وَكَثُرَ مَا أضعَفَ سُلْطَانَهُ الرُّوحِي هِيَ الْمَادِيَةُ الْغَرِيبَةُ
تَعْتَقِدُ الْفَلَاحَ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَفِي غَيْرِ الْعِبَادَةِ وَالِدِّينِ، وَلَا تُصَدِّقُ بِأَنْ

الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ فَقَدْ اسْتَيْقَظَ مَنْ ارَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ،
وَصَلَّيْنَا جَمَاعَةً وَجَلَسْتُ فِي مَكَانٍ اتَّفَرَّجُ عَلَى الْبَحْرِ وَهُوَ هَادِي سَاكِنٌ،
وَالْبَاخِرَةُ لَيْسَتْ لَهَا حَرَكَةٌ عَنِيفَةٌ تَزْعُجُ الرُّكَّابَ وَقَدْ كُنْتُ تَخَوُّفْتُ جِدًّا
بِحَدِيثِ الْأُسْتَاذِ أَحْمَدَ عَبْدِ الْغَفُورِ عَطَّارٍ وَالْأُسْتَاذِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ صَاحِبِ
"الْمُنْهَلِ" فَقَدْ لَقِيَا تَعَبًا عَظِيمًا فِي سَفَرِهِمَا إِلَى مِصْرَ، وَبَقِيََا عِدَّةَ أَيَّامٍ
لَا يَأْكُلَانِ، لَا يَبْرَحَانِ مَكَانَهُمَا لِلدَّوَارِ، وَقَدْ وَقَعَ لِي مِثْلُ هَذَا أَوْ أَشَدُّ فِي كِلْتَا
الرَّحْلَتَيْنِ لِلْحَجِّ فَقَدْ بَقِيَْتُ نَحْوَ أُسْبُوعٍ لَا اسْتَيْسَعُ طَعَامًا وَلَا اسْتَهَيَّ أَكَلًا،
وَأَنَا اجْتَنَزْتُ بَعْضَ الْمَشْرُوبَاتِ أَوْ الْحَوَامِضِ وَالْقَوَاقِوِ وَلَكِنْ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ
وَعَالِي قَدْ لَطَفَ بِنَا هَذِهِ الْمَرَّةَ فَلَمْ يَقَعْ لَنَا شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ إِلَى الْآنَ، وَتَرْجُو مِنْ
اللّٰهِ الْخَيْرَ وَنَسْأَلُهُ السَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔ (مذاکرات للاستاذ الی الحسن علی الندوی)

ساری رات بہت تیز آندھی چلتی رہی لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے آرام
سے رات گزاری اور بغیر کسی پریشانی کے ہم اچھی بھلی نیند سوئے اور میں نے چستی اور خوشی
کی حالت میں صبح کی اور ایک مصری بھائی (دوست) نے صبح کی نماز کیلئے اذان دی۔ پس
سمندر اور بحری جہاز پر چھائی ہوئی اس خاموشی کے عالم میں انوکھی اور سچی آواز تھی جو کہ
گوئی یہی وہ پکار ہے جس نے سارے جہان کو بے پروائی کی نیند سے جگایا تھا اور اسی کی
وجہ سے خشکی و تری (بر و بحر) میں حرکت آئی۔ لیکن آج اس سے اتنا بھی (اثر) نہ ہو سکا
کہ جہاز میں چند ایک مسلمانوں کو بھی بیدار کر دے افسوس وہ اپنی طاقت اور دلوں پر
بادشاہت گنوا چکی ہے اور سب سے بڑھ کر جس شی نے اس کی روحانی بادشاہت کو کمزور کر
دیا مغربی مادیت پرستی ہے۔ تو اے مسلمان کامیابی کا یقین و اعتقاد نماز کے علاوہ میں رکھتا
ہے اور غیر عبادت (بت پرستی، دولت پرستی) میں رکھتا ہے اور غیر دین میں رکھتا ہے اور نہ
تو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بے شک نماز نیند سے اور ہر حال پر بہت اچھی ہے پس

جس کے ساتھ اللہ کی ذات نے بھلائی کا ارادہ کر لیا تو وہ جاگ گیا ہم نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی اور اس کے بعد میں خاموشی اور سکوت کے عالم میں ایک جگہ بیٹھ کر مسند کا نظارہ کرنے لگا۔ جہاز میں کوئی سخت حرکت نہ تھی۔ جس کے سبب مسافروں کو کوئی فکر لاحق ہوتی۔ میں استاذ احمد عبدالغفور عطار اور استاذ عبدالقدوس مدیر ”المنہل“ کی خبر سے بہت خوفزدہ تھا۔ ان دونوں نے اپنے مصر کے سفر میں مشقت برداشت کی اور سر چکرانے کے سبب کئی دن اس کیفیت میں رہے نہ کھاتے اور نہ اپنی جگہ سے ہلتے تھے مجھے بھی حج کے دونوں سفروں میں اسی بلکہ اس سے کہیں سخت حالت کا سامنا کرنا پڑا تقریباً ایک ہفتہ اس حال میں رہا کہ کھانا اچھا نہیں لگتا تھا۔ بلکہ کسی چیز کے کھانے کی بھوک (چاہت) تک نہ تھی کچھ مشروبات چٹنیوں اور پھلوں پر صبر کرتا رہا۔ لیکن اس دفعہ اللہ نے ہم سے مہربانی کا معاملہ کیا اب تک کوئی بات ان باتوں سے پیش نہ آتی اور اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور اس سے سلامتی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

التَّصَرُّفُ (۵۲) (مشق نمبر ۵۲)

عربی میں ترجمہ کریں۔

صحرا میں (سفر) (فِي الصَّحَرَاءِ)

مغرب کے وقت صحراء میں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمم کر کے سب نے نماز ادا کی۔ تیمم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہو سکتا ہے؟ پینے اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکلیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین رات کا سفر بھی درپیش ہے دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ کہ موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی۔ رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیئے گئے اور سب کے سب

اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے چاول کی وجہ سے کھانا میرے لئے خوش آمد نہیں تھا۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر سادہ چائے پی لی۔

تَوَقَّفَتِ السَّيَّارَةُ فِي الصَّحْرَاءِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَإِذَا وَصَلْنَا بِالتَّيْمُمِ
وَكَانَ التَّيْمُمُ غَيْرَ مَانُوسٍ لَنَا لَكِنْ مَادَا نَفْعَلُ غَيْرَ ذَلِكَ فِي أَرْضٍ فَإِقْدِ
الْمَاءِ۔ وَقَدْ كَانَ أَصْحَابُ السَّيَّارَةِ أَخَذُوا مَعَهُمْ أَرْبَعَ أَسْقِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِلْأَكْلِ
وَالشُّرْبِ لَكِنْ مُسَافَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِيَالِي۔ كَانَتْ أَمَامَنَا وَالْأَمْرُ الثَّانِي الَّذِي
شَاهَدْنَاهُ مُبَدَّلًا كُتِبَتْ أَنَّ رُكَّابَ السَّيَّارَةِ وَالسَّائِقَ وَالْعُمَلَاءَ الْآخِرِينَ صَلُّوا
بِاجْمَعِهِمْ مِنْ دُونِ اسْتِثْنَاءٍ وَأَكَلَ الْعِشَاءُ عَلَى طَرَاكِ الْبُدَاوَةِ أَيْ وَضَعَ الرُّزُّ
فِي طَبَقٍ وَاحِدٍ وَخَلَقَ جَمِيعُ الرُّفَقَاءِ حَوْلَهُ، وَلَمْ يَكُنِ الطَّعَامُ هَبْنِيًّا لِأَجْلِ
الرُّزِّ لَكِنْ مَا كَانَ لِي مَنَاصٌّ مِنْهُ تَنَاوَلْتُ لَقْمًا فَشَرِبْتُ الشَّيْءَ السَّارِجَ۔

پو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی قافلہ کے ایک نجدی رفیق اذان و اقامت کے فرائض انجام دیتے رہے نماز کے بعد ہی چائے پی گئی یہ چائے کیا ہوتی تھی سرخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو ایک برتن میں پانی چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ دس بارہ منٹ ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی اس سے صحراء میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انہیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات و اخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔ (دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسود عالم ندوی)

وَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْأَسْفَارِ وَكَانَ رَفِيقِي نَجْدِي يُؤَدِّي
وَاجِبَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَعَقِيبَ الصَّلَاةِ شَرِبَ الشَّيْءَ وَمَا هَذَا الشَّيْءُ۔ الْمَاءُ
الْأَحْمَرُ الْحَارُّ خُلِطَ بِهِ الشُّكْرُ يَضَعُونَ الْمَاءَ وَنَبَاتَاتِ الشَّيْءِ وَالشُّكْرَ فِي
إِنَاءٍ ثُمَّ يَرْفَعُونَهُ، عَلَى الْوُقُودِ فَفِي نَحْوِ عَشْرَةِ دَقَائِقَ يَحْتَرِقُ الْوُقُودُ

وَيُجَهِّزُ الشَّأْيَ مَعَهُ وَلَيْسَ بِوُسْعٍ هَؤُلَاءِ الْعَجَزَةِ نِظَامٌ فَوْقَ هَذَا وَيُمْكِنُ
اهْتِمَامُ فَوْقَ ذَلِكَ اَيْضًا لَكِنْ لَيْسَ لَهُمْ ذَوْقُ ذَلِكَ۔ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ مَا رَلْتُ
مُشَارِكًا لَهُمْ فِي هَذَا الْعَيْشِ الْبَدْوِيِّ وَمُطَالَعًا لِأَقْوَالِهِمْ وَعَا دَانِهِمْ
وَأَخْلَاقِهِمْ صَامِتًا۔

الْتَمَرَيْنِ (۵۳) (مشق نمبر ۵۳)

اردو میں ترجمہ کریں۔

(فِي الطَّرِيقِ إِلَى مِصْرَ)

راہ مصر پر

أَصْبَحْنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى الصَّحَةِ وَالنِّشَاطِ وَصَلَّيْنَا بِجَمَاعَةٍ
وَكَمْشَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَاخِرَةِ كَمَا يَتَمَشَّى الْإِنْسَانُ عَلَى الْبَرِّ لَا أَشْعُرُ
بِاضْطِرَابٍ أَوْ حُرْكَةٍ مُزْعِجَةٍ ثُمَّ أَفْطَرْنَا وَشَرَبْنَا الشَّأْيَ لَاخْطُتُ عَلَى هَذِهِ
الْبَاخِرَةِ (الَّتِي جَمَعْتُ بَيْنَ أَهْلِ بِلَادٍ مُخْتَلِفَةٍ وَرَفَعْتُ حَوَاجِزَ كَثِيرَةً) حُرِيَّةً
زَائِدَةً فِي النِّسَاءِ وَقَلَّةً اِحْتِفَالٍ بِالتَّسْتُرِ وَالْإِحْتِشَامِ وَالْحِجَابِ الشَّرْعِيِّ
فَكُنْتُ أَسْمَعُ مَنَاقِشَهُنَّ وَحَدِصَتْهُنَّ فِي كُلِّ مَوْضُوعٍ كَانَتْ فِي مَسَاجِدِهِنَّ
أَرَاهُنَّ سَافِرَاتٍ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَحْيَانِ أَمَّا الرِّجَالُ فَلَمْ أَرَفِيهِمْ رَغْبَةً فِي
التَّعَارُفِ الْإِسْلَامِيِّ أَوْ شُعُورًا بِالْجَوَارِ أَوْ اثْرًا لِلْحَيَاةِ الْاجْتِمَاعِيَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ
يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْحَيَاةَ الْإِسْلَامِيَّةَ قَدْ تَضَعُضَعَتْ فِي بِلَادِنَا الْإِسْلَامِيَّةِ وَحَلَّتْ
مَحَلَّهَا حَيَاةٌ لَا يَهْتَمُّ فِيهَا الْإِنْسَانُ بِالْإِنْفُسِ وَعِيَالِهِ وَبَطْنِهِ وَرَاحَتِهِ إِنَّا فِي
بِلَادِنَا إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَعْبُرَ عَنْ غَايَةِ الْقُرْبِ وَالْمُشَارَكَةِ فِي الْحَيَاةِ وَالزَّمَانِ قُلْنَا
نَحْنُ رُكَّابُ سَفِينَةٍ وَاحِدَةٍ، لَكِنَّا مُتَبَاعِدُونَ مَعَ غَايَةِ الْقُرْبِ وَكَانَ كُلُّ

وَاحِدٍ مِّنَّا رَكِبٌ فِي سَفِينَةٍ خَاصَّةٍ۔

الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں) ہم نے صحت تندرستی کی حالت میں صبح کی اور ہم نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے بعد ہم تھوڑا سا بحری جہاز پر چلے جس طرح انسان خشکی پر چلتا پھرتا ہے صبح کے وقت کسی قسم کی بے سکونی یا فکر میں ڈالنے والی حرکت کا مجھے شعور تک نہ ہوا پھر ہم نے ناشتہ کیا اور چائے پی اس جہاز پر جس نے مختلف ممالک کے لوگوں کو جمع رکھا تھا اور بہت سی رکاوٹیں دور کی تھیں میں نے خواتین میں بے حد بڑھی ہوئی آزادی پردہ و حیاء اور شرعی پردہ کے معاملے میں بے دھیانی کا مشاہدہ کیا۔ میں ان کی بحث و تکرار اور عنوان پر آپس کی بات چیت کو سنتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ اپنے ہی گھر میں بیٹھی باتیں کر رہی ہیں۔ اکثر اوقات میں ان کو بغیر پردہ کے بھی دیکھتا۔ باقی مرد تو ان میں بھی میں نے دینی معلومات کی طرف رغبت قرب کا احساس پایا۔ اجتماعی زندگی (معاشرتی زندگی) کا کوئی اثر نہ دیکھا۔ یہ سب چیزیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہماری اسلامی مملکتوں میں اسلامی زندگی ڈھیلی پڑ چکی ہے اور اس کی جگہ ایک ایسی زندگی نے لے لی ہے جس میں انسان کو صرف اپنی ذات، اہل و عیال، شکم اور راحت رسانی ہی کی فکر لگی ہوتی ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں جب حد درجہ قرب اور زندگی میں شراکت و رفاقت کی تعبیر ظاہر کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں لیکن افسوس یہاں بہت ہی قریب ہونے کے باوجود ہم ایک دوسرے سے دور ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک الگ کشتی میں سوار ہے۔

ظَلَلْنَا النَّهَارَ كُلَّهُ نَتَفَرَّجُ عَلَى الْجِبَالِ بَرًّا أَقْرَبِيَّةَ وَعَلَى يَمِينِنَا۔ إِذَا اسْتَقْبَلَنَا السَّوِيسَ رَأَيْنَا سِلْسِلَةَ جِبَالٍ كَذَلِكَ۔ وَلَعَلَّ مِنْهَا جَبَلٌ "الطُّورُ" وَلَكِنْ لَمْ نَجِدْ مَنْ يُخْبِرُنَا بِالضَّبْطِ أَنَّهُ طُورُ سَيْنَاءَ، وَلَمْ يَزَلِ الْمُضَيِّقُ يَنْحَصِرُ وَالْبَرَّانِ يَتَقَارَبَانِ حَتَّى كُنَّا نَرَى الشَّاطِئَيْنِ عَنِ يَمِينٍ وَعَنْ شِمَالٍ

وَمَرَّتْ بِنَا بَوَاحِرُ كَثِيرَةٍ كَانْنَا عَلَى جَادِهِ بَرِيَّةً تَمْرَيْنَا الْمَرَائِبُ وَالسَّيَارَاتُ عَلَيْهَا۔ قَضَيْنَا اللَّيْلَ وَنَحْنُ نَعْرِفُ إِنَّا نَصْبَحُ فِي السَّوَيْسِ وَاعْتَرَفُ بَانَهُ كَانَ يُخَامِرُ فِي سُرُورٍ غَرِيبٍ رَغَمَ كَثْرَةِ اسْفَارِي ذَكَرْنِي بِسُرُورٍ أَيَّامَ الصَّبَا وَاسْفَارِهِ الْأُولَى وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّ مِصْرَ قَدْ حَلَّتْ فِي نَفْسِي وَعَقْلِيَّتِي مَحَلُّ الْبِلَادِ الَّتِي يَأْلِفُهَا الْإِنْسَانُ مِنَ الصَّغَرِ لِكَثْرَةِ مَا سَمِعْتُ عَنْهَا عَرَفْتُ أَخْبَارَهَا وَرَجَّلَهَا وَبَقِيَتْ مُتَصِلًا بِالْمَكْتَبَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْمِصْرِيَّةِ وَنَتَاجُهَا كَأَيِّ عَرَبِيٍّ خَارِجٍ مِصْرَ۔ إِذْنُ لَا غَرَابَةَ إِذَا طَلَعْتُ إِلَى مِصْرَ وَسُرَرْتُ بِقُرْبِ زِنَارَتِهَا طَلَعَ الصَّبَاحُ وَالسَّوَيْسُ مَعًا وَنَحْنُ لِكُلِّ مَنَّهُمَا مُنْتَظِرُونَ وَمُتَشَوِّقُونَ وَرَسَتْ السَّفِينَةُ فَجَاءَتْ مِنَ السَّاحِلِ زَوَارِقُ بُخَارِيَّةٌ تَحْمِلُ رِجَالًا يَرْتَدُّونَ الزَّيَّ الْمِصْرِيَّ وَقَدْ حَيَّنَا بَعْضُهُمْ بِالتَّحِيَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَرَحَّبَ بِنَا فَشِعْرَتْ بِالْفَرْقِ بَيْنَ بِلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَبِلَادِ غَيْرِ إِسْلَامِيَّةٍ، الْفَرْقُ الَّذِي لَا يَشْعُرُ بِهِ مُسْلِمٌ نَشَافِي بِلَادِ الْإِسْلَامِ (مذكرات للاستاذ ذى ابى الحسن على الندوى)

سارا دن ہم نے براعظم افریقہ کے پہاڑوں کا نظارہ کرتے ہوئے گزارا۔ دائیں جانب سے جب نہر سوین ہمارے سامنے آگئی تو ہم نے اسی طرح پہاڑی سلسلہ دیکھا شاید اسی سلسلہ میں جبل طور بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوئی آدمی ایسا نہ ملا کہ جو یقین کے ساتھ یہ بتاتا کہ یہ طور سینا ہے۔ تنکنائے برابر (تنگ اور) محدود ہوتا رہا۔ اور دونوں براعظم قریب سے قریب تر ہوتے گئے ہمارے نزدیک سے کافی جہاز گزرے یوں لگتا تھا گویا ہم خشکی کے ایک راستہ پر بیٹھے ہیں۔ جہاں ہمارے ساتھ ساتھ سواریاں اور موٹریں گزر رہی ہیں۔ ہم نے رات گزاری اور ہمیں معلوم تھا کہ ہم صبح ناشتہ نہر سوین پر پہنچ کر کریں گے۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پہلے والے بہت سے اسفار کے برعکس اس سفر میں میرے دل میں ایک عجیب سرور پیدا ہوا جس نے بچپن کے ایام کے سفروں کی یاد

تازہ کردی اور یہ صرف اسی سبب سے کہ مصر میرے دل و دماغ میں اس ملک کی جگہ اتر گیا جس سے انسان بچپن سے مانوس ہو اس لئے کہ مصر کے بارے میں نے بہت کچھ سن رکھا تھا اور مصر کے حالات اور اس کے مشہور افراد کے متعلق معلومات حاصل کیں اور مصر کے عربی مکتبہ اور اس کے لٹریچر سے کسی بھی بیرون مصر عربی کی طرح میں نے رابطہ رکھا تب میرا مصر کے لئے مشتاق ہونا اور اس کے دیدار کے قریب آنے پر خوش ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں صبح اور نہر سوین دونوں بیک وقت طلوع ہوئے اور ہم دونوں میں ہر ایک کے شیدائی و منتظر تھے۔ جہاز لنگر انداز ہوا اور ساحل سے بھاپ سے چلنے والی کشتیاں مخصوص مصری لباس پہنے کچھ لوگوں کو لے آئیں ان میں سے بعض نے ہمیں اسلامی طریقے سے سلام کیا اور خوش آمدید کیا۔ اس پر میں نے اسلامی ممالک اور غیر اسلامی ملکوں کا فرق محسوس کیا ایسا فرق جسے وہ مسلمان نہیں سمجھ سکتا جس نے اسلامی ملکوں میں آنکھ کھولی۔

الْتَّمُرِينَ (۵۴) (مشتق نمبر ۵۴)

عربی میں ترجمہ کریں۔

(طائف سے مکہ کی طرف سفر)

مِنَ الطَّائِفِ إِلَى مَكَّةَ

تین بجے سہ پہر کو طائف سے روانہ ہوئے۔ طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جا رہے تھے۔ ہماری نگاہیں شہر کی عمارتوں پر تھیں مگر دل جذبات اور شوق سے معمور ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ وہی طائف ہے جس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرا دی تھی۔ یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ابولہبان ہوئے تھے۔ موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور پر پیچ

گھائیوں سے ہو کر جا رہی تھی اور یہ گنہ گار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے؟ راستہ بھر یہی حال رہا اس پر عاصم صاحب کا بار بار پوچھنا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے۔ جی ہاں یہی راستہ تھا وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پر پیچ گھائیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں، پس یہی گھائیاں ہوں گی ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستہ کچھ بدل گئے ہوں گے لیکن سرزمین یہی تھی۔ پہاڑیاں یہی تھیں اب بھی وہی زمین ہے۔ پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاکباز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟ انہی جذبات و افکار میں الجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی موٹر رکی اور ہم ہمہ تن شوق کے ساتھ اتر پڑے اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی۔ جسم میں خوشبو ملی۔ احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے سب کی زبانوں پر لَبَّيْكَ اور دل شوق و محبت کے جذبات سے لبریز۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود و سلام اس پاک و برگزیدہ بندے پر جس نے تکلیفیں سہہ کر جسم و جان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا۔ دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبکدوش نہیں ہو سکتے وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت و عقیدت کا دم بھرنے والے دیار عرب میں چند ماہ مولوی مسعود عالم

اِرْتَحَلْنَا مِنَ الطَّائِفِ اِلَى مَكَّةَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ عَشْرًا فَعَبَرْنَا عَلَى شَوَارِعِهِ وَاَسْوَاقِهِ وَكَانَتِ الْحَافِلَاتُ وَالشَّاحِنَاتُ غَاصَّاتٍ بِالْحُجَّاجِ تَحْمِلُهُمْ۔ فَكَانَ بَصْرِيٌّ اِلَى التَّعْمِيْرَاتِ لِكِنَّ الْقَلْبَ مُمْتَلِئًا بِالْحَبِيْنِ عَامِرٌ

بِمَشَاعِرِ الْحُبِّ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى كُلِّ حَجَرٍ وَأَجْرَةٍ بِنَظَرِ الْوَلَةِ وَالتَّفَحُّصِ
هَلْ هَذَا هُوَ الطَّائِفُ الَّذِي كَانَ رَفَضَ دَعْوَةَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ هَذِهِ هِيَ الْجِبَالُ وَالشُّعُوبُ الْوَعِرَةُ الَّتِي تَلَطَّحَتْ فِيهَا قَدَمَا رَسُولُ اللَّهِ
بِاللَّهِ وَكَانَتْ السَّيَارَةُ تَسِيرُ بَيْنَ هَضْبَتَيْنِ مُقَابِلَتَيْنِ وَعَقَبَاتٍ مُلْتَوِيَةٍ وَهَذَا
الْمُنْذِبُ يَقُولُ فِي قَلْبِهِ / نَفْسِهِ تَكَرَّرًا / مِرَارًا هَذَا الصِّرَاطُ لَا يَصْلُحُ أَنْ
يُدَاسَ بِالسَّيَارَةِ نَحْنُ نَزَعُمُ اِنَّا دُعَاةٌ / دَاعُونَ - فَلِمَ آذًا لَا نَعْرِمُ عَلَى أَنْ نَحْدُو
حَدُوً اَكْبَرَ الدُّعَاةِ إِلَى الْحَقِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَازَالَ هَذَا الْحَالُ فِي
تَمَامِ الطَّرِيقِ وَأَضَافَ عَلَيْهَا السَّيِّدَ عَاصِمٌ حِينَ سَأَلَ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ أَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ عَلَى هَذَا قُلْتُ السَّبِيلُ / الصِّرَاطُ نَعَمْ -
كَانَ هَذَا الصِّرَاطُ أَنْظُرُوا إِلَى الْغَيْرِ هِيَ تَمُرُّ بِعَقَبَاتٍ ضَيِّقَةٍ مُلْتَوِيَةٍ فَلَعَلَّهَا
تِلْكَ الْعَقَبَاتُ (الَّتِي مَرَّ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيُمْكِنُ أَنْ الطَّرِيقَ
قَدْ تَبَدَّلَتْ شَيْئًا عَلَى مَرِّ ثَلَاثِ بَلِّ أَرْبَعِ مِائَةٍ وَآلْفِ سَنَةٍ لَكِنْ كَانَتْ تِلْكَ
الْأَرْضُ هَذِهِ وَكَانَتْ الْجِبَالُ أَيْضًا هَذِهِ - هَذِهِ الْأَرْضُ وَهَذِهِ الْجِبَالُ كَمَا
كَانَتْ لَكِنْ أَتَيْنَ الْمُتَفَانُونَ فِي اتِّبَاعِ هَذِهِ الرَّسُولِ النَّقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالْهَائِمُونَ عَلَى سَبِيلِ الْحَقِّ - فَكُنْتُ مُشْتَبِكًا بِهِذِهِ الْأَحَاسِيسِ
وَالْأَفْكَارِ إِذْ أَتَى الْمِيقَاتُ وَوَقَفَتِ السَّيَارَةُ فَزَكَّيْنَا وَلَهَيْيْنَا وَاجْتَهَلْنَا أَنْ نَفْرُغَ
مِنَ الْغُسْلِ بِعُجْلَةٍ تَطْيِينَا الْجِسْمَ بِالطِّيبِ وَلَيْسْنَا بِثِيَابِ الْأَحْرَامِ ثُمَّ صَلَّيْنَا
رُكْعَتَيْنِ وَبَدَأْنَا التَّلَاةَ بِنِيَّةِ الْعُمْرَةِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ قَافِلَتَنَا إِلَى مَنْزِلِهَا
الْمَقْصُودَةِ وَهِيَ عَلَى مَسَافَةِ سَاعَةٍ وَصُفِّ أَوْ سَاعَتَيْنِ وَالْمَسْنَةُ الْجَمِيعُ
تَلْهَجُ بِ "لَبَّيْكَ" وَقُلُوبُهُمْ مِلَّةٌ بِمَشَاعِرِ الْأَشْتِيَاقِ وَالْوَدِّ صَلَوَةُ اللَّهِ

وَسَلَامُهُ بَعْدَ مَنَاتٍ آلَافٍ عَلَى عَبْدِهِ الطَّاهِرِ وَالْمُطَهَّرِ الَّذِي بَلَغَ رِسَالَةَ اللَّهِ إِلَى عِبَادِهِ مُتَحَمِّلًا الْأَمَّا وَمُعْرِضًا نَفْسَهُ وَرُوحَهُ لِلْخَطَرِ لَا يُمْكِنُ لِلْعَالَمِ وَخَلْقِ الْعَالَمِ أَنْ يُكَافِئُوا نِعَمَ هَذِهِ الشَّخْصِيَّةِ الْكَرِيمَةِ تِلْكَ الرِّسَالَةُ مُوجُودَةٌ إِلَى هَذَا الْيَوْمِ أَيْضًا وَلَكِنْ أَيْنَ مُوجُودُونَ قَائِلُوا كَلِمَةِ رِسَالَتِهِ وَدَاعُو حَبِيبِهِ أَمْرٌ حَبِيبٌ.

اَلتَّمَرِينُ (۵۵) (مشق نمبر ۵۵)

اردو میں ترجمہ کریں۔

فِي كِبِدِ السَّمَاءِ

فِي صَبَاحِ الْخَمِيسِ ۸ مَا يُونُسَ ۱۹۵۲ء تَوَجَّهْنَا بَعْدَ أَنْ اسْتَوْدَعَنَا اللَّهُ أَهْلَنَا بِدِينِهِمْ وَأَمَّا نَتَيْهِمْ وَأَخَوَاتِيْمَ عَمَلِهِمْ إِلَى مَكْتَبِ شَرْكَةِ الطَّيْرَانِ الْهِنْدِيَّةِ "ك، ل، م" بِالْقَاهِرَةِ وَهُنَاكَ سَعَى لَوْ دَاعَنَا كَثِيرٌ مِنْ أَمَائِلِ الْأَصْدِقَاءِ وَفِي السَّاعَةِ الْعَاشِرَةِ وَالرَّبْعِ صَبَاحًا تَحَرَّكَتِ الطَّائِرَةُ الضَّخْمَةُ بَعْدَ أَنْ اخَذْنَا أَمَّا كُنَّا دَاخِلَهَا تَحَرَّكَتِ أَجْنَحَتُهَا وَعَلَى أَرْزَاقِهَا، ثُمَّ دَرَجَتْ عَلَى الْأَرْضِ تَخْتَبِرُ أَجْزَاءَهَا وَتَهَيَّئُ نَفْسَهَا لِلْوُتُوبِ ثُمَّ وَثَبَتْ وَأَرْزَقُهَا يَتَضَاعَفُ وَبَعْدَ دَقَائِقِ صَعِدَتْ فِي الْجَوِّ بِاسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَلَهَا ثُمَّ اسْتَوَتْ عَلَى الطَّرِيقِ فِي الْفَضَاءِ الْوَسِيعِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّرِينَ وَإِنْ إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ" جَلَّ الْبَارِي الْمُصَوِّرُ الْمُبْدِعُ الْخَلَاقِ لَقَدْ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ عَظِيمًا وَأَطَلَّتْ عَلَيْنَا مُضِيفَةُ الطَّائِرَةِ بِنَشَاطِهَا وَحَرَكَتِهَا الدَّائِبَةِ فَقُلِمَتْ إِلَيْنَا أَكْوَابُ الْبُرْتِقَالِ الْمُثَلَّجِ وَبَعْدَهَا صُحُفًا وَمَجَلَّاتٍ إِنْجِلِيزِيَّةٍ وَفَرَنْسِيَّةٍ لِلْمُطَالَعَةِ وَهَكَذَا بَدَأْنَا نَنْسَى

اِنَّا فِي الطَّائِرَةِ لَحَالٌ حَوْلُ اَهْوَالِهَا الْحَدِيثُ وَكَوْلَا هَذَا لَا زِيْرَ لَطَنَّا اِنَّا
نَرْكَبُ سَيَّارَةً لِأَحَدِ الْمُتَرَفِّعِينَ فَاَلْمَقَاعِدُ مُرِيحَةٌ وَالْمَكَانُ فَيَسِيحٌ نَظِيفٌ
وَالْهُوَاءُ مَكِيْفٌ وَالْاِسْتِعْدَادُ بِمَا يَحْتَاجُهُ الْمُسَافِرُونَ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ
وَتَسْلِيَةٍ ظَاهِرٍ كَامِلٍ وَكَثِيرًا مَا كَانَ يُحِيلُ اِلَى اِنِّي جَالِسٌ فِي مَكْتَبٍ وَبَيْرٍ،
بِحَوَارِهِ مَصْنَعٌ ذُو زَكِيٍّ وَلَكِنْ فَجَاءَتْ تَهْوِي الطَّائِرَةُ ثُمَّ تَحَلَّقُ بِفِعْلِ
التَّحَلُّخِ الْهُوَائِي۔ فَاهْتَزَّ هَتَزًا خَفِيفًا فِي الْجِسْمِ وَالْفَوَادِ وَاتَذَكَّرَ اِنَّا
فِي جَوْفِ طَيْرٍ هَانِلٍ۔ وَبَعْدَ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ وَصَلْنَا الْبُصْرَةَ وَهَبَطَ
الطَّائِرَةُ فِي مَطَارِهَا لِتَسْرِيحٍ وَتَزْوُدٍ وَبَدَتْ لِيَ اللَّيْهَجَةُ الْعِرَاقِيَّةُ غَرِيْبَةٌ عَلَيَّ
غَيْرُ مَقْهُومَةٍ لِي۔ مَعَ اَنَّ الْقَوْمَ عَرَبٌ مُسْلِمُونَ۔ فَتَخَا طَبْتُ بِالْعَرَبِيَّةِ
الْفُضْلَى لَا فَهْمَ وَافْهَمَ حَمَاكَ اللَّهُ بِلُغَةِ الْقُرْآنِ وَلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّكَ مِنْ اَقْوَى الرُّوَابِطِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَاوَدَتِ الطَّائِرَةُ الْمُسِيرَ
وَكَعَلْتُ ثُمَّ تَسَامَتِ فَصَارَ الْاِرْتِفَاعُ شَاهِقًا وَكُنْتُ اَتَطَّلُعُ اِلَى الصَّخْرَاءِ
الَّتِي تَشُقُّ سَمَاءَهَا فَلَا نَحْقُقُ شَيْئًا وَلَا نَتَبَيَّنُ مَعَالِمَ وَاِنَّمَا هِيَ خُطُوطٌ تَبْلُغُ
مِنْ بَعِيدٍ وَهِيَ ظِلَالٌ تَلُوحُ مُبْهَمَةً غَيْرُ مَحْدُودَةٍ وَلَقَدْ مَرَرْنَا عَلَيَّ بِحَارٍ
وَاَنْهَارٍ فَمَا رَأَيْنَاهَا بِحَارًا وَلَا اَنْهَارًا اِنَّمَا شَاهَلْنَاهَا خُطُوطًا زُرْقَاءَ

آسمان کی فضاء میں

جمعرات ۸ مئی ۱۹۵۲ء کی صبح کو ہم نے اپنے اہل و عیال کے دین ان کی امانت
اور ان کے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے قاہرہ میں ہندوستانی فضائی کمپنی ک،
ل، م کا رخ اپنایا۔ یہاں ہمارے بہت سے مخلص دوست ہمیں الوداع کہنے کے واسطے
اکٹھے ہو گئے۔ دس بج کر ۱۵ منٹ پر جب ہم جہاز کے اندر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو اس

بھاری بھر کم/ دیو ہیکل جہاز نے حرکت کی اس کے پروں نے حرکت کی اور اس کا شور بلند ہوا اس کے بعد اس کے تمام تر پروں کو پر کھنے کے لئے آہستہ سے زمین پر جہاز چلا اور اپنے لحاظ سے وہ اڑنے کے لئے تیار ہوا پھر اس نے اڑان بھری اور شور اس کا ذیل ہو گیا اور تھوڑے سے منٹوں بعد ہی وہ فضا میں چڑھ گیا۔ اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے اور پھر وسیع خلا میں اپنے راستے پر سیدھا ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم البتہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ بڑی عظمت والی ہے وہ ذات جو ایجاد کرنے والی صورت تیار کرنے والی، نت نئی چیزوں کو وجود بخشنے والی اور بڑی مہارت سے پیدا کرنے والی ذات ہے اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا فضل ہے۔ اب ایئر ہوسٹس اپنی چستی ہوشیاری اور نہ رکنے والی حرکت کے ساتھ ہمارے سامنے آئی۔ برف والے ٹھنڈے مالٹوں کی پیالیاں ہمیں دیں ہمیں کے بعد انگریزی فراسیمی اخبارات اور رسائل مطالعہ کے لئے دیئے گئے اس طرح ہم یہ بات بھولنے لگے کہ ہم جہاز میں ہیں۔ جہاز کی ہولناکیوں کے بارے میں بھی لمبی بات چیت ہوئی۔ اگر جہاز کا یہ شور نہ ہوتا تو ہم یہ گمان کرتے کہ ہم کسی امیر ترین پر تعیش حال آدمی کی موٹر میں سوار ہیں۔ سیٹیں آرام دہ ہیں جگہ کھلی اور صاف ستھری اور ایئر کنڈیشنر مسافروں کو کھانے پینے اور دل بہلانے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو اسے ہم کو پورا کرنے کی قابلیت مکمل طور پر پائی جاتی ہو۔ کئی دفعہ مجھے خیال آتا کہ میں کسی نرم گداز دفتر میں بیٹھا ہوا ہوں جس کے پاس میں ایک شور پیدا کرنے والی فیکٹری ہے۔ لیکن اچانک جہاز نیچے کی طرف جھکتا ہوا اور پھر مخصوص فضائی حرکت کے ساتھ ہوا میں تیرنے لگا جس سے میرے جسم و جان میں ہلکا سا جھکا لگا اور مجھے یاد آ جاتا کہ ہم ایک خوفناک پرندے کے

پیٹ میں سفر کر رہے ہیں اور ساڑھے تین گھنٹوں کے بعد ہم لوگ بصرہ پہنچے اور جہاز اپنے اڈے پر اترنے لگا تا کہ کچھ آرام کرے اور ایندھن ڈلوائے۔ عراقی لوگوں کا لہجہ میرے لئے عجیب سا اور سمجھ میں نہ آنے والا تھا۔ اس کے باوجود کہ عرب قوم مسلمان ہے۔ پس میں فصیح عربی زبان میں مخاطب ہوا تا کہ ان کو سمجھاؤں اور سمجھوں، تیری حفاظت کرے اللہ تعالیٰ قرآن کی زبان اور محمدؐ کی زبان بے شک تو مسلمانوں کے درمیان مضبوط ترین جوڑ ہے۔ جہاز نے دوبارہ چلنا شروع کیا اور بلند ہوا فضاء میں اور پھر اور اوپر چڑھا۔ یہاں تک بلندی کی بہت اونچی سطح پر پہنچ گیا۔ میں صحراء کی فضاء میں جھانکتا تھا کہ اس کی فضاء کو جہاز چیرتا ہوا جا رہا تھا۔ لیکن ہم کسی کو نہ پہچان سکے اور نہ واضح طور پر آثار دیکھ پائے صرف لکیر جو دور سے نظر آتی ہیں اور بادل دھندلے سے نظر آتے ہیں بغیر کسی فرق کے۔ سمندروں اور دریاؤں پر ہم گزرے لیکن ہمیں وہ سمندر اور دریا نظر نہ آئے بلکہ نیلی سی لکیریں دکھائی دیں۔

وَأَقْبَلَ الْبَلْبُلُ فَلَقَّ الطَّائِرَةُ بِشَيْبِهِ السَّوْدَ وَكُنْتُ أَنْظُرُ مِنْ نَافِلَةِ
الطَّائِرَةِ وَهِيَ تَسِيرُ بِنَافِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَا أَرَى فِي الْخَارِجِ إِلَّا الظَّلَامَ إِنَّا
نَضْرِبُ كَيْدَ اللَّيْلِ الرَّهِيْبِ الْبُهَيْمِ الشَّامِلِ بِأَقْصَى سُرْعَةٍ مُمَكِّنَةٍ لِأَنْهَابِ
الظَّلَامِ وَلَا نَخْشَى الْأَصْطِلَامَ وَلَا تَصْلُنَا خَيْفَةَ الْفَجَاءَةِ فَيَكْلِرُوعَةُ الْخَلْقِ
وَيَا لَجَلَالِ الْخَالِقِ۔

اور رات متوجہ ہوئی (آئی) تو اس نے جہاز کو اپنے سیاہ کپڑوں میں لپیٹ لیا اور میں جہاز کی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا اور وہ ہم کو رات کے پیٹ میں لیکر چل رہا تھا میں باہر سوائے اندھیرے کے کچھ نہ دیکھتا تھا۔ بے شک ہم ایک خوفناک اندھیری اور ہر طرف سے گھری ہوئی رات کو طے کر رہے تھے۔ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ جو کہ اندھیرے کو قابو میں لانے کی کوشش میں تھا اور ہم کو ٹکرا جانے کا خوف نہیں تھا۔ اور نہ

اچانک کوئی واقعہ پیش آنے کا فکر تھا۔ مخلوق کی اس شان اور بلندی کی کیا بات ہے اور خالق کائنات کا بھی مقام ہے۔

إِنَّ الطَّيْرَانَ نِعْمَةَ كُبْرَى وَقَدْ وَصَلَ إِلَى دَرَجَةِ مُدْهَشَةٍ مِنَ السَّرْعَةِ وَالرَّاحَةِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا يَزَالُ فِي طَوْرٍ لَتَجْرِبَةٍ وَالْإِصْلَاحِ وَالْتَحْسِينِ وَإِنَّ مُسْتَقْبَلَ الطَّيْرَانِ لَيَطْوِي مَعَهُ إِسْرَارًا سَتْلُهُشُ الْعَالَمِينَ يَوْمَ يَجْتَازُ مَرَحَلَةَ التَّحْسِينِ وَالتَّكْمِلَةِ إِلَى مَرَحَلَةِ التَّمَامِ وَالْإِسْتِوَاءِ

بے شک (جہاز کی) پرواز بہت بڑی نعمت ہے اور تحقیق یہ حیرت انگیز درجہ تک تیزی کے ساتھ پہنچ چکی ہے اور آرام دینے میں بہت آگے ہے اور اس کے باوجود یہ تجربہ اصلاح اور درستی کے مرحلے میں ہے۔ اور بے شک پرواز کا مستقبل جہان کو حیرت میں ڈال دے گا جس دن اپنے ساتھ اسرار کو لپیٹ لے گا۔ اور جس دن خوبی کا مرتبہ بڑھ جائے گا اور جس دن یہ اصلاح اور تکمیل کے آخری مرحلے کو پہنچے گا۔

الْتَّمِرِينَ (۵۶) (مشق نمبر ۵۶)

عربی میں ترجمہ کریں۔

عَلَى وَجْهِ الْمَاءِ (پانی کی سطح پر سفر)

۲۹ مارچ ساحل بمبئی سے جہاز ۱۱ بجے شب کو چھوٹا تھا۔ رات تو خیر جوں جوں کٹ گئی صبح اٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالم آب تھا۔ جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے، بجز پانی کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا تھا اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کا ہے کو دیکھا تھا۔ بڑے بڑے دریا جواب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے تھے۔ صبح سے دوپہر اور دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رکتا نہ ہے کوئی اسٹیشن آتا ہے۔ ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم دن طلوع ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے

ہیں راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں۔ نہ کوئی خط نہ کوئی تار نہ اخبارات نہ ڈاک کے انبار نہ کسی عزیز کی خبر نہ دوست کی نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا اپنی مٹی کا گھر وندا ہے۔ کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے۔ پر وہ گھر جسے لامکاں کے کمین نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے۔ ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا۔ ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے اور ادھر دل کی کشتی ہے کہ یاس و امید کی کش مکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی ابھری (خدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے) گھنٹہ دو گھنٹہ نہیں دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہو گیا اور خشکی کا نشان نہیں۔ جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی ہوا کے پرندے تک نہیں۔ ادھر پانی ادھر پانی آگے پیچھے دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی اور پر نیلا آسمان نیچے نیلا سمندر زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا ہے کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا کہ اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اس جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دی جائے جب بھی قدر الہیہ کے بحر بیکران کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ (سفر نامہ حجاز عبدالماجد دریا بادی)

كَانَتْ بِاَحْوَرُنَا اِنْطَلَقَتْ مِنْ سَاحِلٍ / شَاطِئِي بِمُبَايَ فِي السَّاعَةِ
الْحَادِيَةِ عَشْرَةَ مِنْ ۲۹ مَارِسَ فَاتَّقَرَضَ اللَّيْلُ اِنْقِرَاضًا وَلَمَّا شَاهَدْنَا فِي كُلِّ
جَانِبٍ عَالَمَ الْمَاءِ لَا يَنْظُرُ مُدَى النَّظَرِ سِوَى الْمَاءِ لَمْ اَكُنْ شَاهِدَتْ هَذَا
الْمَنْظَرِ فِي سِنِّي / عُمْرِي وَكُنْتُ شَاهِدَتْ اِلَى الْاَن اَنْهَارًا كَبِيرَةً لَكِنْ
لَا حَيِّثَنَ لَهَا بِالنَّسْبَةِ اِلَى الْبَحْرِ تَمُرُّ عَلَيْنَا الصُّبْحُ اِلَى الظُّهْرِ وَمِنْ الظُّهْرِ
اِلَى الْمَسَاءِ وَمِنْ الْمَسَاءِ اِلَى الصُّبْحِ لَكِنْ لَا تَقِفُ الْبَاخِرَةُ مَكَانًا / مَقَامًا وَلَا

تَظْهَرُ مُحْطَةً وَيُحِيطُ بِنَا فِي كُلِّ آنٍ فِضَاءٌ وَحِيدٌ وَفِي كُلِّ جَانِبٍ يَسْتَمِرُّ
 مَنْظَرٌ وَحِيدٌ تَطْلُعُ الْآيَامُ وَتَغْرُبُ وَتَجِيءُ اللَّيَالِي وَتَمُرُّ وَلَكِنْ لَا رِسَالَةَ وَلَا
 بَرْقِيَّةَ وَلَا الْجَرَائِدَ وَلَا كُومَ الْبَرِّيَّةِ وَلَا خَبَرَ عَنْ قَرِيبٍ وَصَدِيقٍ وَلَا عِلْمَ
 لِكَيْفِيَّةِ الْأَقَارِبِ وَالْأَجَانِبِ وَمَنْزِلَنَا مَسْكُنًا مِنَ الْإِلَهِ يَنْقُطِعُ عَنَّا لَحْظَةً
 فَلَحْظَةً لَكِنْ الْمَسْكُنُ الَّذِي أَقَرَّةً مُسْتَوَى الْعَرْشِ بَيْتَانَهُ يَقْرُبُ فِي كُلِّ
 لَمْحَةٍ فَتَخْلَفُ الْأَرْضُ لَكِنْ السَّمَاءُ لَمْ تَخْلَفْ فَالْبَاحِرَةُ تَمَازِلُ هُنَا
 بِالرَّيْحِ وَالْمَاءِ وَقُلُّكَ الْقَلْبُ أَيْضًا فِي نِزَاعٍ بَيْنَ الْيَأْسِ وَالرَّجَاءِ تَغْرُقُ حَالًا/
 إِنْفًا وَتَخْرُجُ أَنَا (وَلَا فَعَلَ اللَّهُ أَنْ تَغْرُقَ) مَا مَضَتْ سَاعَةٌ وَلَا سَاعَتَانِ وَمَا
 مَضَى يَوْمٌ وَلَا يَوْمَانِ بَلْ أُسْبُوْعٌ وَاحِدًا كَامِلًا وَلَا أَثَرُ لِلْيَبُوسَةِ فِي مَكَانٍ مَا -
 وَلَا تَشَاهِدُ وَخُوشُ الْعَابَاتِ وَلَا سَوَائِمُ الْبَسَاتِينِ وَالصَّحَارَى بَلْ لَا تَوْجَدُ
 طُمُورُ الْهُوَاءِ أَيْضًا الْمَاءُ نَا وَهُنَاكَ وَأَمَّا مَا وَخَلَفْنَا وَعَنْ يَمِينِنَا وَيَسَارِنَا فَفِي
 كُلِّ جِهَةٍ مَاءٌ فَفَوْقَنَا السَّمَاءُ الزَّرْقَاءُ وَتَحْتَنَا الْبَحْرُ الْأَزْرَقُ فَشَعْرُنَا الْآنَ
 بِعِجْرِ الْأَرْضِ فَالْبَحْرُ الَّذِي تَتَعَبُ الْأَبْصَارُ بِمُشَاهَدَتِهِ وَالَّذِي يُنْظَرُ لَا يَنْقُطِعُ
 أَبَدًا فَهُوَ أَحَدٌ مِنْ بَحَارِ الْعَالَمِ الْخَمْسَةِ الْكَبِيرَةِ فَقُلْتُ فِي قَلْبِي / نَفْسِي هَذَا
 هُوَ الْبَحْرُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ، قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي
 لَنَفَدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا -

التَّمْرِينُ (۵۷) (مشق نمبر ۵۷)

اردو میں ترجمہ کریں۔

الدَّفِينُ الصَّغِيرُ۔ (کم سن میت)

الآن نَفَضْتُ يَدَيَّ مِنْ تُرَابِ قَبْرِكَ يَا بُنَيَّ وَعَدْتُ إِلَى مَنْزِلِي كَمَا
يَعُودُ الْقَائِدُ الْمُكَسِّرُ مِنْ سَاحَةِ الْحَرْبِ۔ لَا أَمْلِكُ إِلَّا دُمْعَةً لَا اسْتَطِيعُ
إِرْسَالَهَا وَزَقْرَةً لَا اسْتَطِيعُ تَصْعِيدَهَا۔ رَأَيْتُكَ يَا بُنَيَّ فِي فِرَاشِكَ عَلِيلًا
فَجَزَعْتُ ثُمَّ خَفْتُ عَلَيْكَ الْمَوْتَ فَفَزَعْتُ وَكَأَنَّمَا كَانَ يَجِبُلُ إِلَى أَنْ
أَمُوتَ۔ فَاسْتَشَرْتُ الطَّيِّبَ فِي أَمْرِكَ فَكَتَبَ لِيَ الدَّوَاءَ وَوَعَلَنِي بِالشِّفَاءِ
فَجَلَسْتُ بِجَانِبِكَ أَصْبُ فِي فَمِكَ۔ ذَالِكَ السَّائِلُ الْأَصْفَرُ قَطْرَةً قَطْرَةً
وَالْقَلْبُ يَنْزَعُ مِنْ جَنْبِكَ الْحَيَاةَ قُطْعَةً قُطْعَةً۔ حَتَّى نَظَرْتُ فَلِذَا أَنْتَ بَيْنَ يَدَيَّ
جُنَّةً بَارِدَةً لَا حَرَكَاتَ بِهَا۔ وَإِذَا قَارُورَةُ الدَّوَاءِ لَا تَنَزَّلُ فِي يَدَيَّ فَعَلِمْتُ أَنَّي قَدْ
تَكَلَّمْتُ وَإِنَّ الْأُمُورَ الْقَضِيَّ لَا أَمْرَ الدَّوَاءِ۔

ابھی میں نے اپنے ہاتھوں کو تیری قبر کی مٹی سے جھاڑا ہے اے میرے بیٹے اور
میں اپنے گھر کی جانب واپس ہوا ہوں جیسا کہ واپس ہوتا ہے۔ ٹوٹے ہوئے دل والا سپہ
سالار جنگ کے میدان سے میں اب سوائے ایک قطرہ آنسو کے کسی چیز کی طاقت نہیں
میں اس کو بہانے کی طاقت بھی نہیں رکھتا اور ایک لمبی آہ کی نہیں طاقت رکھتا میں سوائے
اس کے بھرنے کے میں نے تجھے دیکھا اے میرے بیٹے تیرے بستر پر تجھ کو بالکل کمزور
بیمار توپس میں نے بے چینی کا مظاہرہ کیا۔ پھر میں نے تیری موت کی فکر کی توپس میں
پریشان (سہم) ہو گیا اور گویا کہ یوں خیال ہوا کہ اس بیماری سے موت واقع ہوگی۔ تیری
مرض کے بارے ڈاکٹر سے مشورہ کیا تو اس نے مجھ کو دوا کی لکھ کر دی اور مجھ سے شفاء کا

0

وعدہ کیا پس میں تیری ایک جانب بیٹھ گیا اور تیرے منہ میں وہ بہنے والی سیال زرد رنگ کی دوائی قطرہ قطرہ کر کے ڈالنے لگا اور تقدیر تیری زندگی کے پہلو میں پینچی اور جو میرے ہاتھوں میں ایک ٹھنڈے لاشہ کی ماند ہے جس میں کوئی حرکت نہیں اور جبکہ دوائی کی شیشی ابھی جوں کی توں میرے ہاتھ میں تھی۔ پس میں سمجھ گیا میں تجھ کو کم کر چکا ہوں اور بے شک حکم حکم قضا کا ہے نہ کہ دوا کا حکم ہے۔

بَنَى الْبَاكُونَ وَالْبَاكِيَاتُ عَلَيْكَ مَا شَاؤُوا وَتَفَجَّعُوا حَتَّى اسْتَنْفَلُوا
مَاءَ شَنُوبِهِمْ وَضَعُفَتْ قُوَاهُمْ عَنْ اِحْتِمَالِ اَكْثَرِ مِمَّا احْتَمَلُوا لِحَاوًا اِلَى
مَصَاجِعِهِمْ فَسَكَنُوا اِلَيْهَا وَلَمْ يَبْقَ سَاهِرًا فِي ظُلْمَةِ هَذَا اللَّيْلِ وَسَكُونُهُ غَيْرَ
عَيْنَيْنِ قَرِيبَتَيْنِ، عَيْنُ ابْنِكَ النَّاكِلِ السَّكِينِ وَعَيْنُ اُخْرَى اَنْتَ تَعْلَمُهَا؟

روئے رونے والے اور رونے والیاں تجھ پر جتنا انہوں نے چاہا اور دکھ و غم کا اظہار کیا یہاں تک کہ ان کی آنکھوں کے آنسو کا پانی ختم ہو گیا ہے اور ان کے قوی کمزور ہو گئے اس سے زیادہ بوجھ اٹھانے سے کہ جو انہوں نے اٹھایا تو البتہ آئے وہ اپنی آرام گاہوں کی طرف پس انہوں نے وہاں سکون کیا اور کوئی نہیں باقی رہا جاگنے والا اس رات کی تاریکی میں اور اس کے سکون میں دوزخی آنکھوں والا ایک بیٹا گم کئے ہوئے بیچارے تیرے والد کی آنکھ اور دوسری وہ آنکھ جو تجھے معلوم ہی ہے۔

دَفَنْتَكَ الْيَوْمَ يَا بَنِيَّ! وَدَفَنْتُ اخَاكَ مِنْ قَبْلِكَ وَدَفَنْتُ مِنْ قَبْلِكَ
اَخَوَيْكُمَا، فَاَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ اسْتَقْبِلُ زَائِرًا جَدِيدًا وَاُودِعُ ضَيْفًا رَاحِلًا فَيَا لِلَّهِ
لِقَلْبٍ قَدْ لَا فِي فَوْقِ مَثَلَا قِي الْقُلُوبُ وَاُحْمَلُ فَوْقَ مَا تُحْمَلُ مِنْ فَوَادِ
الْخَطُوبِ۔ لَقَدْ اَفْتَلَدْتُ كُلَّ مِنْكُمْ يَا بَنِيَّ مِنْ كِبَدِي فَلَذَّةٌ، فَاصْبَحْتَ هَذِهِ
الْكَبَدُ الْخُرْقَاءُ مُرَقًّا مُبْعَثَرَةً فِي زَوَايَا الْقُبُورِ وَلَمْ يَبْقَ لِي مِنْهَا اِلَّا دِمَاءٌ قَلِيلٌ
لَا اَحْسِبُهُ بِاقِيًّا عَلَيَّ الدَّهْرِ وَلَا اَحْسِبُ الدَّهْرَ تَارِكًا كَدُونَ اَنْ يَذْهَبَ بِهِ كَمَا

ذَهَبَ بِأَخْوَانِهِ مِنْ قَبْلُ۔

آج کے دن تجھ کو میں نے دفن کیا اے میرے بیٹے اور تجھ سے قبل تیرے بھائی کو دفن کیا اور تم دونوں بھائیوں سے قبل تمہارے ایک اور بھائی کو دفن کیا پس میں ہر دن ایک نئے مہمان کا استقبال کرتا ہوں اور الوداع کرتا ہوں کوچ کرنے والے مہمان کو پس ہائے اس دل کی بربادی جس نے تمام دلوں سے بڑھ کر ملاقات کی اور میں برداشت کرتا ہوں کہ اس چیز سے بڑھ کر جو جان لیوا حادثہ ہیں۔ البتہ تحقیق اے میرے بیٹے تم میں سے ہر ایک نے میرے جگر کا ایک ایک ٹکڑا لے لیا ہے۔ پس اب یہ جگر جو کہ چھلنی ہو گیا ہے اس کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں قبروں کے کونوں میں اور اب میرے پاس کوئی چیز نہیں بچی مگر بالکل تھوڑا سا حصہ میں اس کے بارے گمان نہیں رکھتا کہ وہ زمانہ بھر رہے گا اور میں زمانے کو اس کا چھوڑنے والا گمان نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ اس کو لے جائے تا کہ تیرے بھائی اس سے قبل چلے گئے۔

لِمَاذَا ذَهَبْتُمْ يَا بَنِيَّ بَعْدَ مَا جِئْتُمْ وَلِمَاذَا جِئْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
إِنَّكُمْ لَا تَقِيمُونَ لَوْلَا مَجِئُكُمْ مَأْسَفْتُ عَلَى خَلْوِي يَدَيَّ مِنْكُمْ۔ لَأَنْتِي مَا
تَعَوَّدْتُ أَنْ تَمْتَدَّ عَيْنِي إِلَى مَالِيْسَ فِي يَدَيَّ، وَلَوْ أَنَّكُمْ الْكُفَّ بِقِيَّتُمْ مَا جِئْتُمْ
مَا تَجَرَّعَتْ هَذِهِ الْكَأْسُ الْمَرْيُورَةُ فِي سَبِيلِكُمْ۔ (النظرات للمنفلوطنی)

کس لئے تم جانے ہو اے میرے بیٹو بعد اس کے کہ تم آئے اور کس لئے آئے تم ان کو تم جانتے تھے بے شک تم نہیں رہو گے۔ اگر نہ ہوتا تمہارا آنا تو میں اپنے ہاتھ پر تمہارے جانے پر افسوس نہ کرتا۔ اس لئے بے شک میں نے نہیں عادت ڈالی اس بات کی کہ میری آنکھ لپچائی ہوئی نگاہ سے دیکھے اس چیز کی طرف کہ جو میرے ہاتھ میں ہے اور اگر تم آکر باقی رہتے تو میں یہ پیالہ نہ پیتا نہ جو کہ جدائی کا کڑوا پیالہ ہے تمہارے راستے میں۔

الْتَمُرِينَ (۵۸) (مشق نمبر ۸۵)

(رِثَاءُ الْأُسْتَاذِ الْعَلَامَةِ السَّيِّدِ سُلَيْمَانَ النَّدَوِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ)

آء! ۲۲ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے سات بجے اس جہاں فانی کو الوداع کہا۔ یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے واپسی ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا۔ مگر مشیت الہی پوری ہو کر رہی اور بالآخر یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحافس نے بھی جان جان آفریں کے سپرد کر دی جو عمر بھر اپنی زبان اور قلم سے مردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا وہ شمع خاموش ہو گئی جو نصف صدی تک علم و فن کی ہر مجلس میں ضیاء بار رہی پیغام محمدی کا وہ شارح و ترجمان اٹھ گیا جس نے اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار و حکم بے نقاب کئے۔

وَأَسْفَا فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ نَوْفَمَبْرٍ وَقَعَ خَبْرٌ مُحْطَةٌ
الْإِذَاعَةِ لِكِرَاتِشِيِّ وَقَعَتْ الصَّاعِقَةُ بِأَنَّ الْأُسْتَاذَ الْعَلَامَةَ السَّيِّدَ سُلَيْمَانَ
النَّدَوِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ ارْتَحَلَ عَنِ الْعَالَمِ الْفَانِي فِي السَّاعَةِ السَّابِعَةِ وَيُصَفِّ
مِنْ اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَالْعِشْرِينَ فَدَهَشَ الْمُتَشَبِّهُونَ بِذَيْلِهِ بُرْهَةً مِنْ هَذَا الْخَبْرِ
الْمُفَاجِئِ الْمُدْهِلِ لَا يَعْلَمُونَ مَاذَا حَدَثَ لَكِنْ تَمَّتْ مَشِيَّةُ اللَّهِ فَايَقُنَا آخِرَ
الْأَمْرِ بِأَنَّ قَدَمَاتِ طَيْبِ النَّفُوسِ الَّتِي لَا يَزَالُ يُلْقَى الرُّوحُ فِي النَّفُوسِ
الْمَيِّتَةِ بِلِسَانِهِ وَقَلَمِهِ طِيلَةُ الْحَيَاةِ وَأَنْطَفَأَ الشَّمْعُ الَّذِي دَامَ يَصُبُّ الضِّيَاءَ
عَلَى كُلِّ حَفَلَةٍ مِنْ حَفَلَاتِ الْعِلْمِ وَالْفَنِّ مُنْذُ نِصْفِ قَرْنٍ إِرْتَفَعَ شَارِحُ
الرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَكَرَّجَمَانُهُ الَّذِي كَشَفَ النِّقَابَ عَنْ أَسْرَارِهَا -

اس نے علم و ادب کی ہر شاخ اور موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی عمر

عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستانِ نبویؐ کی خدمت گزاری میں بسر ہوا اس کا سب سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے۔ جو سوانحِ نبویؐ کے ساتھ پیغامِ محمدیؐ کا بھی خلاصہ و عطر ہے۔ دار المصنفین میں اس کی تصنیف زندگی کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہو گیا اور رحمتہ اللعالمین کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور حاضر ہو گیا۔

وَحِكْمَهَا بِبَصِيرَتِهِ الدُّنْيَا - كَتَبَ الْآلَفَ صَفْحَةً فِي كُلِّ فَرْعٍ وَ
مَوْضُوعٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ لِيَكُنْ بَدَلُ أَكْثَرِ حَيَاتِهِ الْكَرِيمَةِ وَأَحْسَنَهَا فِي
خِدْمَةِ عَبْدَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي هِيَ مَأْتَرُهُ الْعُلَمَاءِ وَالِدُّنْيَا - هِيَ
تَالِيفُ سِيرَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي هِيَ جَوْهَرُ الرِّسَالَةِ
الْمُحَمَّدِيَّةِ وَلِبَّهَا بِجَانِبِ الْوُقَائِعِ النَّبَوِيَّةِ كَانَ بَدَلُ أَحْيَاتِهِ التَّصْنِيفِيَّةِ بِهَذَا
الْعَمَلِ الْمُبَارِكِ فِي دَارِ الْمُصَنِّفِينَ وَتُوَفِّيَ إِذَا كَانَ الْمُجَلِّدُ السَّابِعُ تَحْتَ
التَّصْنِيفِ فَحَضَرَ مَدَاحُ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ وَكَاتِبُ سِيرَتِهِ بِجَنَابِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ التَّحْفَةِ

بار آہا! تیرے دین میں کا خادم تیرے پیغام کا شارح و مبلغ تیرے محبوب نبیؐ کا
جگر گوشہ و سیرت نگار تیرے حضور حاضر ہے اس کے طفیل اس کو دامنِ رحمت سے ڈھانک
لے اس کو شہداء و صدیقین کا درجہ عطا فرما اور اس کی تربت کو انوارِ رحمت سے معمور و منور
اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرما۔

اللَّهُمَّ إِنَّ خَادِمَ دِينِكَ الْمُتَمِّينَ وَشَارِحَ رِسَالَتِكَ وَمُكَلِّفَهَا وَلِلَّذَلِكَ كَبَدِ
نَبِيِّكَ الْحَبِيبِ وَكَاتِبِ سِيرَتِهِ حَاضِرٌ أَمَامَكَ فَتَغَمَّدَهُ بِرَحْمَتِكَ بِجَاهِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّغَهُ دَرَجَةَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَأَمْلَأَ قَبْرَهُ وَبُورَهُ
بِأَنْوَارِ رَحْمَتِكَ وَعِطْرَةِ بَارِئِهِ جَنَّةَ الْفَرْدُوسِ فَوَادِعًا

اے خدا کے مقبول بندے الوداع۔ اے استاذ شفیق الوداع۔
 اِيَّهَا الْعَبْدُ الْبَارُّ فِي امَّاَنِ اللّٰهِ اِيَّهَا الْاُسْتَاذُ الشَّفِيقُ الْوَادِعُ۔

(مولانا شاہ معین الدین معارف ۱۹۵۳)

الْتَمَرَيْنُ (۵۹) (مشق نمبر ۵۹)

اردو میں ترجمہ کریں۔

الْاِمَامَانِ الشَّهِيدَانِ (۱) دو شہید امام

هَذَا وَقَدْ عَرَفْتَ عَلَى وَجْهِ الْاَجْمَالِ اَنَّ كُلَّ مَا ظَهَرَ مِنْ اَمَارَاتِ
 التَّجْدِيدِ وَالْاَصْلَاحِ وَتَبَاكُثُرِ الْبِقْطَةِ وَالنَّهْضَةِ الدِّينِيَّةِ فِي الْهِنْدِ يَرْجِعُ
 الْفَضْلُ فِيْهِ اِلَى الْاِمَامِ وَلِىِّ اللّٰهِ الدِّهْلَوِىِّ وَانْجَالِهِ النُّجَبَاءِ وَتَلَامِيْذِهِ الْكُرَامِ،
 وَقَدْ فَاتَنَا اَنْ نُّشِيرَ اِلَى اَنَّ مَسَاعِيِ الْاِمَامِ وَلِىِّ اللّٰهِ وَجْهٌ مَّشْكُوْرَةٌ
 قَلْبِيْقَتٌ مُنْحَصِرَةٌ فِي تَنْتَقِيْحِ الْاَفْكَارِ وَانْتِقَادِ الْاَرَآءِ وَتَمْهِيْدِ السَّبِيْلِ
 وَكِبْلِيْلِ الْعُقَبَاتِ لِلْحَرْكََةِ الشَّامِلَةِ لِاَقَامَةِ الدِّينِ وَتَنْفِيْذِ مَشْرُوعِ التَّجْدِيْدِ
 الدِّينِيِّ فِي جَمِيْعِ نَوَاحِي الْحَيَاةِ الْبَشَرِيَّةِ وَلَمْ يَتِمَكَّنْ بِنَفْسِهِ مِنَ الشُّرُوعِ
 فِي تِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّامِلَةِ وَالْحَرْكََةِ الْحَظِيْرَةِ وَلَكِنْ مِمَّا لَا مَجَالَ فِيْهِ لِلرَّيْبِ
 اَنَّ مَوْلَاَتِ الْاِمَامِ وَلِىِّ اللّٰهِ وَمَسَاعِيِهِ الْمِيْمُوْنَةُ قَلْبِيَاَتِ الْقُلُوْبِ لِقَبُوْلِ
 الدَّعْوَةِ، وَالنُّفُوْسِ لِلْبَذْلِ وَالتَّضَحِّيَةِ، وَالْعُقُوْلِ لِلتَّحَرُّرِ مِنْ رِبْقَةِ الْجُمُوْدِ
 وَالتَّقْلِيْدِ الْاَعْمٰى۔

یہ بات آپ تحقیق اجمالاً جان چکے ہیں کہ یہ جو کچھ ظاہر ہوا تجدید و اصلاح اور
 بیداری کا شعور اور دینی ترقی کے آثار ہندوستان میں تو یہ تمام تر مہربانی امام ولی اللہ دہلوی
 کی طرف لوتی ہیں۔ اور اس لائق بیٹوں اور معزز شاگردوں کے کردار کی طرف۔ لیکن یہ

بات ہم سے رہ گئی کہ ہم اس بات کی طرف اشارہ کریں۔ کہ امام ولی اللہ کی مساعی جلیلہ اور جہود مشکورہ تحقیق وہ منحصر ہیں افکار کی تفتیش آراء کی تنقید دین کی ہمہ گیر راہ کو ہموار کرنے اور اس کی مشکلات پر قابو پانے اور انسانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں تجدید دین کا منصوبہ نافذ کرنے اور خود اس ہمہ گیر اور عالی شان دعوت کو شروع نہ کر سکے اور لیکن اس حقیقت میں شک کی گنجائش نہیں بے شک امام ولی اللہ کی تالیفات اور مبارک کوششوں نے دلوں کو دعوت قبول کرنے کیلئے تیار کر دیا اور نفوس کو خرچ کرنے اور قربانی دینے اور عقول کو اندھی تقلید اور جمود کے طوق سے آزادی کے لئے تیار کیا۔

وَكَانَ مِنْ أَثَرِ كُلِّ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَمُضْ عَلَى وَقَاتِهِ زَمَنٌ طَوِيلٌ حَتَّى بَلَغَ مِنْ بَنِي أَحْفَادِهِ وَتَلَامِيذِ ابْنَانِهِ مَنْ قَامَ بِدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ الشَّامِلَةِ وَسَعَى سَعْيَهُ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَتَفْهِيمِ الشَّرِيعَةِ الْإِلَهِيَّةِ فِي الْأَرْضِ وَجَاهَدَ فِي ذَلِكَ جِهَادًا مَبْرُورًا۔ أُرِيدَ بِهَا تِلْكَ الْحُرُوكَةُ الْعَظِيمَةُ الشَّامِلَةُ الْعَامَّةُ وَالِدَّعْوَةُ الدِّينِيَّةُ الْجَامِعَةُ الْخَالِصَةُ الَّتِي حَمَلَ لَوَاءَهَا وَأَضْطَلَعَ بِأَعْبَائِهَا الْإِمَامَانِ الشَّهِيدَانِ وَالْكُوكَبَانِ النَّيِّرَانِ۔ السَّيِّدُ أَحْمَدُ ابْنُ عَرِفَانَ وَالشَّيْخُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ وَلِيِّ اللَّهِ فِي النِّصْفِ الْأَوَّلِ مِنَ الْقَرْنِ الثَّالِثِ عَشَرَ مِنَ الْهَجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَلِعُمَرِ الْحَقِّ أَنَّ دُوحَةَ الْأَصْلَاحِ وَالتَّجْدِيدِ الَّتِي غَرَسَهَا الْمُجِدِّدُ السَّرْهَنْدِيُّ بِيَدِهِ وَسَقَاهَا الْإِمَامُ وَلِيُّ اللَّهِ بِعُلْمِهِ وَفِكْرِهِ النَّاضِحَةِ مَا أَثْمَرَتْ وَأَنْتَ أَكْلَهَا إِلَّا بِالْخُطُوبَاتِ الْعَمَلِيَّةِ الْجَبَّارَةِ الَّتِي رَسَمَهَا الْإِمَامَانِ الشَّهِيدَانِ لِلْبَذْلِ وَالتَّضَحِّيَةِ وَبِمَسَاعِي أَصْحَابَيْهِمَا الْمُتَوَاصِلَةِ الْمُتَتَابِعَةِ الَّتِي بَذَلُوهَا فِي هَذِهِ السَّبِيلِ وَبِالْمَاءِ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ الَّتِي أَرَاقُوهَا فِي سَهْوِلِ الْهِنْدِ وَجَبَّالَهَا تَبْيِينًا لِمَعَالِمِ الْإِسْلَامِ وَأَحْيَاءَ لِنُظُمِهِ الشَّامِلَةِ وَدِفَاعًا عَنْ حَظِيرَةِ الْمِلَّةِ الْخَزِينِيَّةِ الْبَيْضَاءِ۔

(تاریخ الدعوة الاسلامیہ فی الهند للامام سید مسعود الدہلوی)

یہ تمام ان ہی کا اثر تھا کہ ان کی وفات کو کوئی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اپنے بیٹوں اور لائق شاگردوں میں سے بعض نے اسلام کی ہمہ گیر دعوت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کی اور زمین میں شریعت الہیہ کے نفاذ کی کوشش کی اور اس کے لیے مبارک جہاد کیا اس سے مراد وہ عظیم تحریک ہے جو کہ ہر پہلو کو شامل تھی اور جو کہ جامع خالص دینی دعوت ہے اس کا جھنڈا اٹھایا اور اس کے دامن سے دو امام شہید اور دو روشن ستارے ظاہر ہوئے۔ یعنی سید احمد بن عرفان اور شیخ اسماعیل بن عبدالغنی بن ولی اللہ ہجرت نبویہ کی تیرہویں صدی کے نصف اول کے زمانے میں بخدا بے شک اصلاح کا بیڑا اور تجدید کا شجر ثمر بار جس کو مجدد دسریں ہندی نے اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس کو پانی دیا امام شاہ ولی اللہ نے اپنے علم سے اور اپنی پختہ فکر سے جس نے بار آور کر دیا اور اس کا پھل آیا مگر جن کی عملی اور انتھک اقدامات کوشش سے پھلا پھولا اس کا نام دوشہید اماموں نے مال خرچ کرنے اور قربانی دینے اور اپنے ساتھیوں کی لگاتار کوششوں کے طفیل پھلا پھولا۔ جو انہوں نے اس راستے میں خرچ کیں ان کے پاکیزہ خونوں کی بدولت جو ان حضرات نے سرزمین ہندوستان کے میدانی اور اس کے پہاڑوں والے علاقوں میں بہایا اسلام کے شعائر اور اس کے ہمہ گیر نظام کو زندہ رکھنے اور روشن ملت اسلامیہ کے قلعہ کے دفاع کے لئے۔

الْتَّمُرَيْنِ (۶۰) (مشق نمبر ۶۰)

عربی میں ترجمہ کریں۔

الْأَمَامَانِ الشَّهِيدَانِ دوشہید امام (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی۔ اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم

سے توحید و سنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکانہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہندو پاکستان میں ایمان و عمل کی جو بری بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم و عمل کا پرتو۔

يَكْفَى لَتَعَارُفِ هَذِهِ الْمُمَارَسَةِ لِتَجْدِيدِ وَالْجِهَادِ بِأَنَّهَا كَانَتْ أَوَّلُ
مُمَارَسَةٍ إِسْلَامِيَّةٍ ابْتَدَأَتْ نَظْرًا إِلَى وَجْهَةِ النِّظَرِ الْإِسْلَامِيَّةِ الصَّحِيحَةِ
وَأَسْتَقَامَتِ قَائِمَةً عَلَى مَقْصُودِهَا حَتَّى الْغَايَةِ۔ وَعَلَتْ كَلِمَةُ التَّوْحِيدِ
وَالسُّنَّةِ بِمُؤْنَتِهَا وَهَمَمِ قَادَتِهَا۔ وَلَكِنَّ الْمَقَامَ هَهُنَا لِتَفْصِيلِ اسْتِصْصَالِ
الْبِدَعَاتِ وَالرُّسُومِ الشَّرْكَ۔ اَعْلَمُوا بِالْإِخْتِصَارِ الْيَوْمَ فِي شِبْهِ الْقَارَةِ الْهِنْدِ
وَالْبَاكِسْتَانِ مَا يُوجَدُ مَهْمَا عَنِ الْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ هُوَ بِفَيْضِ رِجَالِ اللَّهِ هَؤُلَاءِ
وَضَوْءِ شَمْسِ عِلْمِهِمْ وَعَمَلِهِمْ۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالا کوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہو گئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء سے لیکر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماننے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔ (مولانا مسعود عالم ندوی)

هَذَا الْفِكْرُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ أَنَّ بَعْدَ مَشْهَدِ بِالَاكُوتِ انْتَهَتْ هَذِهِ
الْحَرَكَةُ وَالْآنَ لَيْسَ هَذِهِ الْحَقِيقَةُ خَفِيَّةً أَنَّ شَهَادَةَ السَّيِّدِ يَعْنِي سَنَةً سِتَّ
وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَالْفِ الْهَجْرِيَّةِ الْمُطَابِقَةُ لِسَنَةِ اِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَكَمَانَ مِئَةٍ
وَالْفِ مِئَلَادِيَّةٍ إِلَى اِبْتِدَاءِ الْقُرْنِ الْعَشْرِينَ وَمَا زَالُوا يَجِلُّونَ مَعَ اسْتِئْتِدَادِ
شُرْطَةِ الْبَرِيطَانِيَّةِ وَجَيْشِهَا۔

الْتَمُرَيْنُ (۶۱) (مشق نمبر ۶۱)

اردو میں ترجمہ کریں۔

رِسَالَةُ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ

(اسلامی دنیا کا پیغام)

لَا يَنْهَضُ الْعَالَمُ الْإِسْلَامِيُّ إِلَّا بِرِسَالَتِهِ الَّتِي وَكَّلَهَا إِلَيْهِ مَوْسَسَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْإِيمَانُ بِهَا وَالْإِسْتِمَاتَةُ فِي سَبِيلِهَا وَهِيَ رِسَالَةٌ قَوِيَّةٌ وَاضِحَةٌ مُشْرِقَةٌ لَمْ يَعْرِفِ الْعَالَمُ رِسَالَةً أَعَدَلُ مِنْهَا وَلَا أَفْضَلَ وَلَا أَيْمَنَ لِلْبَشَرِيَّةِ مِنْهَا۔

اسلامی دنیا کو اس کے سردار یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پیغام سونپ کر گئے ہیں اس پر ایمان لا کر اور اس کے راستے میں جان کا نذرانہ پیش کر کے ہی یہ دنیا ترقی کر سکتی ہے یہ پیغام ایسا طاقتور واضح اور روشن ہے کہ دنیا نے اس جیسا کوئی زیادہ عدل و انصاف والا پیغام نہیں پہچانا اور افضل اور برکت والا انسانی تقاضوں کے لئے کوئی پیغام نہیں پایا۔

وَهِيَ نَفْسُ الرِّسَالَةِ الَّتِي حَمَلَهَا الْمُسْلِمُونَ فِي فُتُوْحِهِمُ الْأَوَّلَى وَالَّتِي لَخَصَّهَا أَحَدُ رُسُلِهِمْ فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ جَرْدٍ مَلِكِ إِيْرَانَ بِقَوْلِهِ إِنْتَعْنَا لِنُخْرِجَ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادُ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ وَحْدَهُ وَمَنْ ضَبَقَ الدُّنْيَا إِلَى سَعَتِهَا وَمِنْ جَوْرِ الْأَذْيَانِ إِلَى عَدْلِ الْإِسْلَامِ، رِسَالَةٌ لَا تَحْتَاجُ إِلَى تَغْيِيرِ كَلِمَةٍ وَزِيَادَةِ حَرْفٍ فَهِيَ مُنْطَبِقَةٌ تَمَامَ الْإِنْطِبَاقِ، عَلَى الْقُرْنِ الْعُشْرَيْنِ إِنْطَبَاقُهَا عَلَى الْقُرْنِ السَّادِسِ الْمَسِيحِيِّ، كَانَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ جَزِيرَتِهِمْ لِإِنْقَادِ الْعَالَمِ مِنْ بَرَاثِنِ الْوُثْنِيَّةِ

وَالْجَاهِلِيَّةُ۔

اور یہی وہ اصل پیغام ہے کہ کرجس کے مسلمان قوم اپنی ابتدائی فتوحات میں حامل رہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کا خلاصہ ان کے قاصدوں میں سے ایک قاصد نے ایران کے بادشاہ یزدجرد کی مجلس میں بیان کیا۔ بقول اس کے کہ اللہ نے ہم لوگوں کو اس لیے مبعوث کیا کہ ہم اس شخص کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی عبادت کی طرف لائیں جو کہ ایک ہے اور دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعت کی طرف لائیں اور اس دنیا کے نظام ظلم سے نکال کر اسلام کے نظام عدل کی طرف لائیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو کہ کسی کلمے کے برابر بھی تبدیلی کا محتاج نہیں اور نہ ہی ایک حرف کی زیادتی کا محتاج ہے۔ اور وہ پوری طرح بیسویں صدی پر جاری ہے جس طرح کہ وہ چھٹی صدی میں جاری ہوا۔ گویا کہ زمانہ پھر پھر اس دن کی ہیئت پر آگیا ہے جس دن مسلمان اپنے جزیرے سے نکلے تھے۔ دنیا کو بتوں کی پوجا اور جاہلیت کے شمنجوں سے نکالنے اور بچانے کے لئے۔

فَلَا يَزَالُ النَّاسُ الْيَوْمَ عَاكِفِينَ عَلَىٰ أَصْنَامِهِمْ مِنْ أَوْثَانٍ مُنْحَوِيَةٍ وَمَنْجُورَةٍ وَمَعْبُورَةٍ وَمَنْصُوبَةٍ۔ وَلَا تَزَالُ عِبَادَةُ اللَّهِ وَحْدَهُ مَغْلُوبَةً عَرِيبَةً، وَلَا تَزَالُ الْفِتْنَةُ قَائِمَةً عَلَىٰ قَدَمٍ وَسَاقٍ وَلَا يَزَالُ إِلَهُ الْهَوَىٰ يُعْبَدُ، وَلَا يَزَالُ الْأَحْبَارُ وَالرُّهْبَانُ وَالْمُلُوكُ وَالسَّلَاطِينُ وَأَصْحَابُ الْقُوَّةِ وَالثَّرْوَةِ وَالزُّعَمَاءُ وَالْأَحْزَابِ السِّيَاسِيَةِ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ تُقَرَّبُ لَهُمُ الْقُرَابِينَ وَيُنْصَبُ لَهُمُ الْجَبِينُ۔

لیکن آج بھی ہمیشہ کی طرح بتوں پر جنے بیٹھے ہیں جو کہ بعض تراشے ہوئے ار حیلے کترے ہوئے اور دفن کئے ہوئے اور بعض گاڑھے ہوئے ہیں اور اللہ کی عبادت تنہا مغلوب اور اجنبی رہی اور انسانیت کے پاؤں، پنڈلیوں سمیت ہمیشہ سے فتنوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور خواہش کے معبود کی ہمیشہ سے عبادت کی جا رہی ہے اور ہمیشہ سے اللہ کے مقابلے میں دنیا پرست علما، راہب، ملوک و سلاطین اور طاقت اور دولت والے بڑے لیڈر

اور سیاسی جماعتیں مجازی خدا بننے چلے آ رہے ہیں۔

نَعْمُ وَهَنَّاكَ اَذْيَانُ بِغَيْرِ اِسْمِ الْاَذْيَانِ لَا تَقُلْ فِي نَفُوذِهَا وَسُلْطَانِهَا
وَلَا تَقُلْ فِي جَوْرِهَا وَعَدَاوَتِهَا وَعَيْبِهَا بِمَقُولِ اتِّبَاعِهَا وَفِي عَجَابِهَا۔ عَنْ
الْاَذْيَانِ الْقَدِيمَةِ وَهِيَ النِّظْمُ السِّيَاسَةُ وَالنَّظَرِيكُ الْاِقْتِصَادِيَّةُ الَّتِي يُؤْمِنُ بِهَا
النَّاسُ كَذِبِيْنَ وَرِسَالَتِ كَالْجَنَسِيَّةِ وَالْوَطَنِيَّةِ وَالِدِيمَقْرَاطِيَّةِ وَالْاِسْتِرَاقِيَّةِ
وَالذِّكْنَا تَوْرِيَّةِ وَكَالشُّيُوعِيَّةِ وَهِيَ اَقْلُ مُسَامَحَةٍ لِمَنْ لَا يَدِينُ وَاشَدُّ قَسْوَةً
عَلَى مَنَافِسِيهَا وَاضْيَقُ عَطْفًا مِنَ الْاَذْيَانِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْاَضْطِهَادُ السِّيَاسِي
الْيَوْمُ اَفْطَعَ مِنَ الْاَضْطِهَادِ الدِّينِيِّ فِي الْقُرُونِ الْمُظْلَمَةِ، فَاِذَا تَغَلَّبَ حِزْبٌ مِنْ
الْاَحْزَابِ الْوَطَنِيَّةِ اَوْ سَادَ مَبْدَأٌ مِنَ الْمُبَادِي السِّيَاسِيَّةِ وَانْتَصَرَ فَرِيْقٌ عَلَى
فَرِيْقٍ فِي الْاِتِّخَابِ سَدَّ فِي وَجْهِ مَنَافِسِهِ الْاَبْوَابِ، وَعَذَّبَهُ اَشَدَّ الْعَذَابِ وَمَا
حَرَبَ اَسْبَانِيَا الْاَهْلِيَّةِ الَّتِي دَامَتْ مُدَّةً طَوِيلَةً، وَسَفَكَتْ فِيهَا دِمَاءً غَزِيرَةً وَمَا
حَرَّبَ الصِّينِ الْقَائِمَةُ بَيْنَ الْجُمْهُورِ يَيْنَ وَالشُّيُوعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصِّينِ
الْاَنْتِيحَاجَةِ اِخْتِلَافٍ فِي الْعَقِيْدَةِ السِّيَاسِيَّةِ وَالنَّظَرِيَّاتِ الْاِقْتِصَادِيَّةِ۔ “ فَرِسَالَةُ
الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيِّ الدَّعْوَةُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْاِيْمَانُ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَقَدْ ظَهَرَ
فَضْلُ هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَسَهْلُ فَهْمُهَا فِي هَذَا الْعَصْرِ اَكْثَرَ مِنْ كُلِّ عَصْرٍ۔ فَقَدْ
اِفْتَصَحَتِ الْجَاهِلِيَّةُ وَبَدَتْ سَوَائِهَا لِلنَّاسِ۔ فِهَذَا طُوْرٌ اِنْتِقَالِ الْعَالَمِ مِنْ
قِيَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ اِلَى قِيَادَةِ الْاِسْلَامِ، لَوْ نَهَضَ الْعَالَمُ الْاِسْلَامِيُّ وَاحْتَضَنَ هَذِهِ
الرِّسَالَةَ بِكُلِّ اِخْلَاصٍ وَحِمَاسَةٍ وَعَزِيْمَةٍ وَكَانَ بِهَا كَالرِّسَالَةِ الْوَحْيِيَّةِ الَّتِي
تَسْتَطِيعُ اَنْ تَنْقُذَ الْعَالَمَ مِنَ الْاِنْهِيَارِ وَالْاَنْحِلَالِ۔

(ماذا اخسر العالم للاست ذابى الحسن النلوى)

ہاں وہاں پر ادیان دین اسلام کے علاوہ ہیں لیکن وہ اپنے اٹرو سوخ اور اپنے

رعب اور دبدبے میں کم ہیں اور اپنے ظلم، دشمنی اور فضولیات میں زیادہ نہیں اپنے متبوعین کے عقلوں اور اپنی عجیب و غریب چیزوں پرانے دینوں سے کم نہیں ہیں۔ وہ منظم سیاست، اور اقتصادی نظریات جن پر کہ لوگ دین اور رسالت کا ایمان رکھتے ہیں جیسے کا وظیفہ، جمہوریت اور سوشلزم، آمریت اور کمیونزم اور وہ کم تسامح کرتے ہیں ان سے جو کہ ان پر اعتقاد نہیں رکھتے اور زیادہ سخت ہیں۔ ان کی ریس کرنے پر اور زیادہ تنگ دل و تنگ نظر ہیں جاہلیت کے دینوں سے اور آج کے دور میں سیاسی پلیٹ فارم پر ظلم ظلمت سے بھری صدیوں کے مذہبی ظلم سے زیادہ خطرناک صورت میں موجود ہے جب وطن کی جماعتوں میں کوئی جماعت غلبہ حاصل کر لیتی ہے یا سیاست کے قوانین میں سے کسی قانون کو حق تسلط حاصل ہوتا ہے اور ایک فریق دوسرے فریق پر انتخاب میں کامیابی حاصل کرتا ہے تو اپنے حریف کے سامنے سارے دروازے بند کر دیتا ہے اور اس کو سخت عذاب دیتا ہے بہر حال ہسپانیہ کی گھریلو جنگ جو کہ ایک لمبے زمانے تک لڑی جاتی رہی اور اس میں بے بہا خون بہایا گیا اور چین کی جنگ جمہوریت کے پسند کرنے والوں اور کمیونسٹوں کے درمیان چھڑنے والی جنگ صرف سیاسی عقیدہ اور اقتصادی نظریات کے اختلاف کا ہی نتیجہ تھا۔ پس عالم اسلامی کا پیغام اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف اور ایمان اور آخرت کے دن کی دعوت دینا ہے اور تحقیق اس پیغام کی فضیلت ظاہر ہوگئی اور اس کا سمجھنا زیادہ آسان ہو گیا اس زمانے میں ہر زمانے کی نسبت۔ پس تحقیق جاہلیت بے پردہ ہو چکی ہے اور اس کی برائیاں اور عیب واضح ہو کر لوگوں کے سامنے آ گئے ہیں۔ بس یہی طریقہ ہے عالم کے منتقل ہونے کا جہالت کی قیادت سے اسلام کی قیادت کی طرف اور اگر عالم اسلام کمر بستہ ہو جائے اور اس پیغام کو پورے اخلاص، حمیت اور جرأت کے ساتھ اپنے سینے سے لگا لے اور ایسا یکتا پیغام سمجھ کر کہ جو کہ استطاعت رکھتا ہے عالم میں اس کو نافذ کیا جائے تو عالم کو تباہی و بربادی سے بچایا جاسکتا ہے۔

الْتَمَرَيْنُ (۶۲) (مشق نمبر ۶۲)

اردو میں ترجمہ کریں۔

نِظَامُ الْحَيَاةِ الْإِسْلَامِيَّةِ
(اسلام کا نظام زندگی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی ضرورت ہے۔ دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں ہی پر ہے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے تو زندگی کا بگاڑ یقینی ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انہیں کسی طرح امن میسر نہیں آتا ان کی سب سے بڑی غلطی کہ جس کی وجہ سے انہیں ناکامی ہو رہی ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں۔ اس کو بچھلی تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی ایک سیکنڈ بعد کیا ہونے والا ہے۔ پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔

اَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ لَا زِمَةٌ لِنِظَامِ الْحَيَاةِ۔
فَمَحْزُورُ الْاَمْنِ وَسَلَامَةِ الدُّنْيَا مُنْهَصَرَّةٌ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ
كَثِيرًا اِنْ اخْتَرْتُمْ فِي حَيَاتِكُمْ بَعْضَ الْقَوَاعِدِ وَالْاُصُولِ الْمُفْسِدَةِ فَلَزِمَ
فَسَادُ الْحَيَاةِ۔ الْيَوْمَ الَّذِيْنَ يَنْتَلِمِسُونَ الْاَمْنَ وَلٰكِنْ لَا يَحْصُلُونَ الْاَمْنَ بِصُورَةٍ
مَّا۔ اَخْطَا هُمُ الْكِبَرُ الَّذِي لَا يَقْوِزُونَ لِاَجَلِهِ اِنَّهُمْ يُرِيدُونَ وَضْعَ الْقَوَاعِدِ
وَالضَّوَابِطِ لِحَيَاتِهِمْ بِاَنْفُسِهِمْ۔ عَقْلُ الْاِنْسَانِ قَلِيلٌ تَعَلَّقُ بِهِ الْاَهْوَاءُ

اَيْضًا۔ لَيْسَ لَهُ عِلْمٌ كَامِلٌ صَائِبٌ بِالتَّارِيخِ الْمَاضِي وَآمَّا الْمُسْتَقْبَلُ فَلَا يَعْلَمُ مَآذَا يَحْدُثُ بَعْدَ ثَلَاثِيهِ۔ ثُمَّ لِحَيَاةِ الْإِنْسَانِ جَعَلَ ضَابِطَةً تَامَّةً مَعْرِفَةً طَبَقَ جَمِيعَ النَّاسِ ضَرُورِيٌّ۔ وَتَقْدِيرُ حَوَائِجِهِمْ لِأَزْمِهِ جِدًّا لِكَيْ لَا يَقْدِرُ إِنْسَانٌ أَوْ بَلَّ النَّاسُ كَثِيرٌ۔

ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ کام تو اسی ہستی کا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے۔ جس نے اس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا انتظام کیا ہے۔ زمین کو سورج سے گرم کیا ہے۔ ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔ مٹی کو دانہ اگانے کی طاقت بخشی ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت کہ زندگی کس طرح گزاری جائے اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا گیا ہو؟ ایسا نہیں ہے اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف سے دور ہے۔

هَذَا لَيْسَ لِي وَسِعَ الْإِنْسَانُ أَنْ يَجْعَلَ الضَّابِطَةَ بَلْ هَذَا عَمَلُ الْأَلِهَةِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ وَأَنْزَلَ الْمَاءَ مِنَ السَّمَاءِ لِيَقْهَأَ حَيَاتِهِ۔ وَحَمَاءِ الْأَرْضِ بِالشَّمْسِ وَجَعَلَ الرِّيحَ سَبَبًا لِلْحَيَاةِ۔ وَأَعْطَى الْقُوَّةَ الثَّرَابَ لِاتِّبَاتِ الْحَبِّ۔ فَتَفَكَّرُوا الَّذِي خَلَقَ كُلُّ هَذَا لَمْ يَفَكِّرْ لَأَنْ يَهْدِيَ الْإِنْسَانَ إِلَى الْكِبَرِ حَوَائِجِهِ وَاهْتِمَّهَا أَيْ كَيْفَ يَعْيشُ لَيْسَ هَكَذَا۔ بَلْ لَا يُمْكِنُ هَكَذَا۔ وَهُوَ لَا يَكُونُ بِشَانِ رَبِّهِ وَيَعْبُدُ عَنْ عَدْلِهِ۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے۔ سب سے پہلے انسان حضرت آدم کو اللہ نے اپنا نبی بنایا اس کو صحیح زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا۔ پھر اس کے بعد ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا۔ سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا اور یہ ثابت کر دیا

کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اتری ہوگی کتاب قیامت تک اس صورت میں باقی رہے گی۔ جس صورت میں آپ پر اتری تھی اور یہی روشنی کا وہ مینارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا رہے گا۔ (المحنات)

فَانْتَعَزَمَ اللَّهُ اكْبَرَ حَوَائِجِ الْإِنْسَانِ مِنْ يَوْمِ اسْتَعْمَرَهُ فِي الْأَرْضِ۔
فَجَعَلَ أَوَّلَ الْإِنْسَانِ آدَمَ نَبِيًّا لَهُ عِلْمُهُ نِظَامًا صَحِيحًا لِقَضَاءِ الْحَيَاةِ۔ ثُمَّ
عَرَفَ هَذَا النِّظَامَ مِرَارًا بِآلَافِ نَبِيٍّ وَاحِدٍ عَرَفَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالَمَ بِهَذَا النِّظَامِ وَأَدَارِيهِ أُمُورَ الْعَالَمِ كُلِّهَا۔ وَأَنْسَبَ لَهُ
هَذِهِ الصَّابِغَةَ يَنْفَعُ كُلَّ إِنْسَانٍ إِلَى بَقَاءِ دُنْيَا۔ هَذَا وَعَدَ اللَّهُ أَنَّ كَلِمَاتِ رَسُولِ
اللَّهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ يَبْقَى عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ كَمَا
أَنْزَلَ وَهَذِهِ مَنَارَةُ الضَّوِّ الَّتِي يَهْتَدِي بِهَا الْمُسَافِرُونَ إِلَى مَنْزِلٍ صَحِيحٍ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

البَابُ الثَّالِثُ فِي الْاِنْشَاءِ

۴

تیسرا باب انشاء کے بیان میں

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا۔ اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں اردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہوگئی ہو۔ پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں۔ فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں۔ اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ رفقاء درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی جو بعد میں انشاء مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں گے خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں اچھے معلومات ہوتے ہیں۔ تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین سبھی کچھ ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے

ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہونگے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم و نثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے پھر ان کو ہضم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہوگا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا سحر افاق پیدا ہو جائیگا۔

(۵) مشق کیلئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے کیونکہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ انہیں میں کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دو چار سطریں اس پر ضرور لکھئے شادی بیاہ، بیماری موت جلے اور اجتماعات سفر اور تعلیمی بورڈ وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلمبند کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے دوسرے عناوین بھی مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ کی دلچسپی کے باعث ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں انہیں بغور پڑھیں۔

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے پھر اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے مثلاً آپ کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے۔ کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی ہے۔ یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ کے صرف قواعد و منافع کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں۔ پھر مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) مضمون کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق غور و فکر کر لیجئے

کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے۔ کون کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے مدرسہ کی عمارات دیکھی مسجد دیکھی دارالاقامہ دیکھا کھیل کا میدان دیکھا آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن کے ساتھ بیان کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی چیز کو آپ پورا مضمون بنا دیں ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں مگر مضمون کی ابتداء بھی ایسی ڈھنگ سے ہونی چاہئے۔

(ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا سرا دوسری بات سے ملتا ہے اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور موضوع سے صحیح قرار پاسکے بالکل ہی غیر متعلق اور بے چور باتیں نہ ہونی چاہئیں۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسے پر لکھتے ہوئے آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ”شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسے کا ہے“ پھر اتنا تاثر اس کے مستقبل کے بارے میں اپنی رائے کو قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے یہ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ رہے ہوں تو اس کے جانب خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ واضح ہو جائے مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں کا دار و مدار اسی پر ہے جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی نظر آنے لگتی ہے۔ جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھیں کہ ”اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد اب مختصر ان باتوں کو سن لیجئے جن سے آپ کو چٹا اور احتراز کرنا

ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو۔
کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سلجھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں۔ شاعری، لفاظی طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) ضما، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد،ثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے۔ اسی طرح واو جمع اور ہم جو عاقل کی ضمیر ہیں۔ غیر عاقل کے لئے نہ لکھئے، ثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے۔ موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھئے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ ہندوستانی طلباء و آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اكتب ماتعمله كل يوم من وقت استيفاظك حتى تذهب الى المدرسة
اپنی بیداری کے وقت سے لیکر مدرسہ کی طرف جانے تک ہر دن توجو کام کرتا ہے اس کو
نوٹ کر۔

العناصر: اجزاء:	الاستيفاظ جاگنا	التهيو الصلوة نمازی کی تیاری	التنزه سیر کرنا	تنول الفطور ناشتہ کرنا
	التهيو	للذهب الى المدرسة جانے کی تیاری کرنا	السیر فی الطريق راستے میں چلنا	الوصول الى المدرسة مدرسہ میں پہنچنا

الاستماع الى الدرس اور سبق کی طرف توجہ کرنا	الجلوس في الصف کلاس میں بیٹھنا	الاخوان ساتھیوں سے ملاقات	لقاء بھائیوں	
--	--------------------------------------	---------------------------------	-----------------	--

نموذج للاجابة: جواب کا نمونہ

أَنَا أَسْتَقِظُ مِنَ النَّوْمِ مُبَكَّرًا فَاقْضِي حَاجَتِي ثُمَّ اتَوَضَأُ وَأُصَلِّي
وَأَتْلُو الْقُرْآنَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَتْلُو ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَى الْحُقُولِ وَالْمَزَارِعِ
أَوْ الْحَدَائِقِ وَالْبَسَاتِينِ أَنْزِلُهُ فِيهَا سَاعَةً وَكَارَةً أَخْرُجُ إِلَى ضَوَاطِي الْأَنْهَارِ
فَأَحْسُ النَّسِيمَ عَلِيًّا وَأَسْتَنْشِقُ الْهَوَاءَ صَافِيًا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى مَنْزِلِي فَأَتَنَاوَلُ
فُطُورِي وَأَرْتَدِي مَلَابِسِي وَبَعْدَ ذَلِكَ أُرَكِّبُ كُتَيْبِي فِي حَقَائِقِي ثُمَّ أَسْلُمُ
عَلَى أَبِيي وَأَذْهَبُ إِلَى الْمُنْتَرَسَةِ فَرَحَنَ نَشِيطًا۔

میں صبح سویرے جاگتا ہوں پھر قضائے حاجت کرتا ہوں پھر وضو کرتا ہوں اور نماز
پڑھتا ہوں اور جتنا اللہ چاہے قرآن کی تلاوت کرتا ہوں پھر کیتوں، فصلوں یا باغیچوں اور
باغوں کی طرف نکلتا ہوں تاکہ ان میں کچھ وقت سیر کروں اور کبھی میں نہروں کی طرف
نکل جاتا ہوں پھر میں شبنم پر تھوڑا نظر جماتا ہوں اور صاف ہوا کو سونگھتا ہوں پھر اپنے گھر
کی طرف لوٹتا ہوں پھر میں اپنا ناشتہ کرتا ہوں اور اپنا ملہاس تبدیل کرتا ہوں اور اس کے
بعد میں اپنے بستے میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں پھر اپنے والدین کو سلام کرتا ہوں اور
میں مدرسہ کی طرف خوش اور نشاط کے ساتھ جاتا ہوں۔

أَمِيرٌ عَلَى جَلِيبِ الشَّارِعِ الْأَمِيرِ مُعْتَدِلًا لَا التَّفَتِ يُمْنَةً وَلَا يَسْرَةً
حَتَّى أَصِلَ إِلَى الْمُنْتَرَسَةِ فَلِقَائِ أَسْوَائِي الْعَلَامِيَّةِ بِأَدَبٍ وَلُطْفٍ، وَأَبْهَى الْقُطُورِ
فِي فَنَاءِ الْمُنْتَرَسَةِ حَتَّى يُدْنِيَ الْجُورُسُ فَلَمَّا صَلَّصَلُ الْجُورُسُ وَكَلَّفَتْ فِي الصَّفِّ

مُنْتَظِمًا۔ ثُمَّ امْشَىٰ مَعَ زُمَلَائِهِ الطُّلُبَةِ هَادِثًا مُّعْتَدِلًا وَادْخُلْ حُجْرَةَ التُّرُسِ فِي سَكُونٍ وَهَلُوْءٍ ثُمَّ اصْغُ حَقِيْبَتِيْ عَلٰی الْمُنْصَدَةِ وَاخْرُجْ مِنْهَا مَا يَكُنْزِمُنِيْ مِنَ الْكُتُبِ وَاكْتُوْبِ الْكِتَابَةَ ثُمَّ يَجِيْ الْمُعَلِّمُ فَاسْلَمْ عَلَيْهِ وَاقْفَا ثُمَّ اجْلِسْ فِيْ مَكَاتِيْ مُصَوِّفًا اِلَيْهِ اسْتَمِعْ لِمَا يَلْقٰى مِنَ التُّرُوْسِ وَانْصِتْ لَهُ فَاِذَا صَعَبَ عَلٰی شَيْءٍ سَأَلْتَهُ عَنْهُ بِاَذْبٍ وَاحْتِرَامٍ۔

میں سڑک کے دائیں طرف اعتدال کے ساتھ چلتا ہوں میں دائیں بائیں توجہ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ میں مدرسے پہنچ جاتا ہوں تو اپنے طالب بھائیوں سے ملاقات کرتا ہوں ادب اور مہربانی کے ساتھ اور باقی وقت مدرسے کے صحن میں انتظار کرتا ہوں یہاں تک گھنٹی بجتی ہے پس اس گھنٹی کی آواز صلیبہ الجرس کی طرح ہوتی ہے۔ پھر میں سکون کے ساتھ قطار میں کھڑا ہوتا ہوں پھر اپنے طالب علم ساتھیوں کے ساتھ چلتا ہوں نہایت اعتدال کے ساتھ اور میں سکون اور احترام کے ساتھ کلاس کے کمرے میں داخل ہو جاتا ہوں پھر میں اپنا بستہ میز پر رکھتا ہوں پھر کتابوں اور لکھنے سے متعلق جو چیزیں ضروری ہوتی ہیں وہ نکالتا ہوں پھر استاد آتا ہے پس میں اسے سلام کرتا ہوں کھڑے ہو کر پھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ جاتا ہوں اس کی طرف توجہ کر کے۔ میں سنتا ہوں جب وہ سبق پڑھاتا ہے اور خاموش رہتا ہوں اور جب کوئی مشکل بات آجائے تو میں ادب اور احترام کے ساتھ استاد سے اس کے بارے سوال کرتا ہوں۔

التَّمْرِیْنُ (۶۳) (مشق نمبر ۶۳)

اُكْتُبْ تَعْلِمُهُ عَقَبَ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَكْرِسَةِ اِلَى وَقْتِ النُّوْمِ۔
مدرسے کے نکلنے سے سونے کے وقت تک جو کام تو کرتا ہے اس کو لکھ۔

العَنَاصِرُ: اجزاء

السیر علی جانب الطريق حتی المنزل خلع الملابس و تنظیفها

اخراج الكتب من الحقيقة وضعها على المنضلة، غسل الوجه واليدين، تناول الطعام، قضا فترة في الراحة والقيولة، الوضوء والصلوة الجلوس لا استذكار الدروس و عمل الواجبات المدرسية، و صلوة العصر الفطور، التربض والنزلة، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس تناول الطعام، صلوة العشاء، ثم النوم۔

گھر تک راستے کے ایک جانب چلنا۔ کپڑوں کو اتارنا اور ان کو صاف ہتے سے کتابوں کو نکالنا اور ان کو میز پر رکھنا۔ چہرے کا اور ہاتھوں کا دھونا، کھانا کھانا، تھوڑی دیر کیلئے آرام کرنا (سونا)، وضو کرنا اور نماز پڑھنا اسباق کو یاد کرنے کے لئے سونا اور مدرسے کا ذمیہ کام کرنا، اور عصر کی نماز پڑھنا، کھانا کھانا، سیر کرنا، مغرب کا ہونا، مدرسہ کے اسباق کو بیٹھ کر یاد کرنا، کھانا کھانا، عشاء کی نماز پڑھنا اور پھر سونا۔

الجواب

إِذَا جَاءَ وَقْتُ اخْتِتَامِ الدَّرُوسِ فَيَكْتُبُ الْفَرَّاشُ جَرَسَ الْمُدْرَسَةِ وَأَنَا أَرْكَبُ كُتُبِي وَأَضَعُهَا فِي حَقِيَّتِي وَأَسْلِمُ عَلَى أَسْتَاذِي وَأَسِيرُ إِلَى بَيْتِي بِالتَّعَجُّيلِ عَلَى طَرَفِ الشَّارِعِ وَلَا أَتَوَجَّهُ إِلَى يَمِينٍ وَيسَارٍ۔ إِذَا وَصَلْتُ فِي بَيْتِي أَسْلَمُ عَلَى كُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَهْلِي بَيْتِي۔ ثُمَّ أَضَعُ حَقِيَّتِي فِي الْخِزَانَةِ وَأَتَكَلَّلُ الْيَتَابَ وَأَغْسِلُ وَجْهِي وَأَكِيدُ لَأَكُلِ الطَّعَامَ۔ بَعْدَ أَكْلِ الطَّعَامِ الْوُجُودُ لَوْقَتٍ قَلِيلٍ وَبَعْدَهُ اسْتِيقَظُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ بَعْدَ إِدَاءِ صَلَاةِ الظُّهْرِ اسْتَذْكِرُ دُرُوسَ الْمُدْرَسَةِ الْوَاجِبَةَ وَبَعْضَهَا أَكْتُبُ فِي الْكُرَاسَاتِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ۔ إِذَا أَنَّ الْمُؤَدِّينَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ أَضَعُ الْكُتُبَ فِي حَقِيَّتِي وَأَضَعُهَا فِي الْخِزَانَةِ وَأَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ بِالْجَمَاعَةِ۔ بَعْدَ الْفَرَاعَةِ أَذْهَبُ لِلنُّزْهَةِ إِلَى الْحُقُولِ وَالْمَزَارِعِ وَعِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ أَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي

وَأَقْعَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَصْلَى صَلَوةَ الْمَغْرِبِ وَاجِئِي إِلَى بَيْتِي وَأَكُلُ طَعَامَ الْعُشَاءِ بَعْدَ كُلِّ الطَّعَامِ أَكْتُبُ أَكْرَمُ شَيْئًا مِنَ الْأَسْبَاقِ الْوَاجِبَةِ إِلَى صَلَوةِ الْعُشَاءِ بَعْدَ آدَاءِ صَلَوةِ الْعُشَاءِ أَنْتُمْ حَتَّى الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ۔

جب اسباق ختم ہونے کا وقت ہو جائے تو چوکیدار گھنٹی بجاتا ہے اور میں اپنی کتابیں ترتیب دیتا ہوں اور ان کو اپنے بستے میں ڈالتا ہوں اور اپنے استاذ کو سلام کر کے گھر کی طرف چلتا ہوں جلدی کے ساتھ سڑک کے ایک طرف اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا۔ جب میں گھر پہنچتا ہوں تو اپنے گھر کے تمام افراد میں سے ہر ایک کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اپنا بستہ رکھتا ہوں۔ اپنے کپڑے تبدیل کرتا ہوں اور ہاتھ اور منہ دھوتا ہوں کھانا کھانے کے لئے، کھانا کھانے کے بعد میں تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں پھر اس کے بعد ظہر کی نماز کے لئے اٹھ جاتا ہوں۔ نماز ادا کرنے کے بعد میں مدرسہ کے ذمہ اسباق کو یاد کرتا ہوں۔ اور بعض کو کامیوں میں لکھتا ہوں عصر تک۔ جب موزن عصر کی اذان دے دیتا تو میں اپنی کتابوں کو بستے میں ڈال کر اس کو الماری میں رکھتا ہوں اور مسجد کی طرف چلا جاتا ہوں اور عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں کھیتوں اور فصلوں کی طرف سیر کے لئے چلا جاتا ہوں۔ سورج غروب ہونے کے نزدیک میں واپس گھر آ جاتا ہوں۔ اور مسجد جا کر مغرب کی نماز ادا کرتا ہوں اور پھر گھر آتا ہوں اور شام کا کھانا کھاتا ہوں اور عشاء تک ذمہ اسباق میں سے کچھ اسباق لکھتا اور یاد کرتا ہوں پھر عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد میں صبح صادق تک سوتا ہوں۔

مَرَضٌ أَحَدُ أَصْدِقَائِكَ فَعَدَّتْهُ وَدَعَوَتْ لَهُ طَبِيبًا حَتَّى غُوِيَ صِفَتْ ذَلِكَ فِي عَشْرَةِ اسْطُور۔

تیرے دوستوں میں سے کوئی دوست بیمار ہو گیا تو تو نے اس کی عیادت کی اور اس کیلئے ڈاکٹر کو بلایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ تو اس بات کو دس سطروں میں بیان کریں۔

العناصر: الصداقة بينه و بينك، غيابة عنك اياماً، تفقد حاله، علمك بمرضه، دهابك الى بيته للعبادة، دعوة الطبيب و وصفه له اللواء التردد اليه شفاءه من مرضه فرحك و فرح هله۔

اجزاء: اس کے اور تیرے درمیان دوستی، اس کا تجھ سے کئی دن غائب ہونا۔ اس کے حال کا نامعلوم ہونا، اس کے مریض ہونے کا علم ہونا، تیرا اس کے گھر پر عیادت کے لئے جانا اور ڈاکٹر کو بلانا اور اس کے دوائی کو تجویز کرنا اس طرف اس کی مرض ہے، صحت کا لوٹ آنا تیرا اور اس کے گھر والوں کا خوش ہونا۔

نمودج للإجابة: كَانَ لِي صَدِيقٌ كُنْتُ أُحِبُّهُ وَأَخْلَصُ لَهُ الْمَوَدَّةَ لِدِينِهِ وَأَدَبِهِ۔ فَغَابَ عَنِّي أَيَّامًا۔ فَسَأَلْتُ أَخَوَانِي التَّلَامِيذَ عَنْ سَبَبِ غِيَابِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُ مَرِيضٌ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَدَعَانِي وَاجِبَ الْأَخَاءِ أَنْ أَزُورَهُ فِي بَيْتِهِ فَلَذَهَبْتُ إِلَيْهِ أَعُوذُهُ، فَلَمَّا وَصَلْتُ إِلَى الدَّارِ نَاذَيْتُ بِاسْمِهِ فَخَرَجَ أَخُوهُ الْكَبِيرُ وَذَهَبَ بِي إِلَى غُرْفَتِهِ حَيْثُ كَانَ هُوَ مُصْطَفِعًا عَلَى فِرَاشِهِ وَكَانَ يَشْتَكِي الْحُمَى وَلَمْ يَدْعُ أَهْلَهُ طَبِيبًا حَتَّى الْآنَ وَسَقَوَهُ مَا كَانَ عَنْدهُمْ مِنْ الْعَقَاقِيرِ الطَّبِيبَةِ ظَانِينَ أَنَّهُمَا مِنَ الْحَوِيَّاتِ الْفَضْلِيَّةِ۔ فَاسْتَاذَنْتُهُمْ أَنْ أَدْعُو لَهُ طَبِيبًا فَأَذِنُوا فَخَرَجْتُ دَعَوْتُ لَهُ طَبِيبًا نَطَاسِيًّا۔ فَجَاءَ وَجَسَّ يَدَهُ وَقَاسَ الْحَرَارَةَ وَأَمْتَحَنَ صَدْرَهُ بِالْمُسْمِعةِ ثُمَّ وَصَفَ لَهُ الدَّوَاءَ وَأَوْصَى أَنْ يَجْتَنِبَ عَنِ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَلَا يَتَنَاوَلَ إِلَّا مَاءَ الشَّعِيرِ وَمَاءَ الْفَوَاكِهِ وَسَأَلْتُ الطَّبِيبَ عَنْ مَرَضِهِ فَقَالَ إِنَّهَا "الْحُمَى الْوَاقِعةُ" يَجِبُ أَنْ تَعْمَلُوا الْمَرِيضُ وَتَحْمِلُوهُ مِمَّا يَصْرُهُ ثُمَّ جَاءَ أَهْلُهُ بِالدَّوَاءِ وَسَقَوَهُ۔ وَظَلْتُ أَتَرَدَّدُ إِلَيْهِ وَأَسْأَلُ عَنْ حَالِهِ حَتَّى غَوَيْتُ فَفَرَحْتُ كَثِيرًا وَفَرِحَ أَهْلُهُ وَحَمَلُوا اللَّهَ اكْثِيرًا۔

جواب کا نمونہ: میرا ایک دوست تھا میں اس سے محبت کرتا تھا اور میں اس کے ساتھ اس

کے دین اور ادب کی وجہ سے خالص محبت کرتا تھا کئی دن تک وہ مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے طالب علم ساتھیوں سے اس کے غائب ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اس کے بارے میں تین دن سے بیمار ہونے کی خبر دی۔ پس اس نے مجھے اپنے گھر میں زیارت کے لئے بلایا پس میں اس کی عیادت کے لئے اس کے پاس گیا پس جب میں گھر پہنچا تو میں نے اس کے نام کے ساتھ آواز لگائی تو اس کا بڑا بھائی نکلا اور مجھ کو اس کے کمرے میں لے گیا جہاں وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا اور بخار سے کراہ رہا تھا اور اس کے گھر والوں نے ابھی تک ڈاکٹر کو نہیں بلایا تھا اور جو کچھ ان کے پاس دیسی جڑی بوٹیوں سے تھا انہوں نے پلایا اس گمان کے ساتھ کہ بخار ٹوٹ جائے گا۔ پس میں نے ان سے اجازت طلب کی کہ میں اس کے لئے ڈاکٹر کو بلا لاؤں تو انہوں نے اجازت دی تو میں جلدی سے ماہر ڈاکٹر کو بلا لایا پس وہ آیا اور اس نے اس کے ہاتھ کو چھوا اور بخار کو چیک کیا اور سینے کا معائنہ کیا خفیف ترین آلے کے ساتھ پھر اس کے لئے دوائی تجویز کی اور اس نے نصیحت کی کہ ٹھنڈے پانی سے بچے اور سوائے جو کے پانی اور پھلوں کے جوس کے کوئی چیز استعمال نہ کرے۔ اور میں نے ڈاکٹر سے اس کے مرض کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ بخار ہے مریض کا خیال رکھیں اور اس کو اس چیز سے بچائیں جو اس کو نقصان دے پھر اس کے گھر والے دوائی لائے اور اس کو پلائی اور میں اس کے بارے غور و فکر کرنے لگا اور اس کے حال کے متعلق پوچھنے لگا یہاں تک وہ ٹھیک ہو گیا تو میں بہت خوش ہوا اور اس کے گھر والے بھی خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

التَّصَرُّيْنِ (۶۳) (مشق نمبر ۶۳)

مَا تَأْخُذُ أَحَدًا أَصْدَقًا لَكَ فَشَهِدْتُ جَنَازَتَكَ وَحَرَنْتُ عَلَيْهِمُ (صِفِ الرَّزِيئَةَ

فِي ۱۵ اَسْطُرًا)

تیرے دوستوں میں ایک دوست فوت ہو گیا تو تو اس کے جنازے میں شریک

..... ہوا اور اس پر غمگین ہوا (اس کیفیت کو ۱۵ سطروں میں لکھ)

العناصر: مرضه، مجی الطیب ووصفه الدواء اشتداد مرضه فزع اهله وخوفهم عليه۔ سحرهم عليه طوال الليالي، كثرة ترددك اليه، الليلة التي مات فيها، حزن اهله وبكاؤهم عليه۔ الغسل والتكفين وحملة الى المدفن، اجتماع الناس و الصلوة عليه الدفن ذهابك الى هله وتسليتك اياهم۔

اجزا: اس کا بیمار ہونا، ڈاکٹر کا آنا، اس کا دوائی تجویز کرنا اور مرض کا بڑھ جانا اس کے گھر والوں جز فزع کرنا اور اس پر پریشان ہونا اور پوری پوری راتیں جاگنا۔ اس کے متعلق زیادہ پریشان ہونا۔ اس رات میں اس کا فوت ہونا اس کے گھر والوں کا غمگین ہونا اور ان کا اس پر رونا، غسل دینا اور کفن دینا اور اس کو قبرستان کی طرف اٹھالے جانا لوگوں کا جمع ہونا اور اس پر جنازہ پڑھنا دفن کرنا اور تیرا اس کے گھر والوں کے پاس آنا اور ان کو تسلی دینا۔

الجواب: رَجَعْتُ اَنَا وَصَدِيقِي حَامِدٌ يَوْمَ السَّبْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ عِنْدَ الظَّهْرِ فِي حَرِّ الشَّمْسِ فَإِذَا وَصَلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فِي الْمَدْرَسَةِ لَمْ أَجِدْ صَدِيقِي حَامِدًا فِي فَصْلِي وَسَلَّطْتُ عَنْهُ عَنْ جَارِهِ أَحْمَدَ فَأَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّهُ قَدْ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيدًا بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِذَا كُنْتُ اَنَا مَعْمُومًا بِغَيْبَةِ صَدِيقِي۔ فَإِذَا رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ إِلَى الْبَيْتِ وَضَعْتُ حَقِيئَتِي فِي الْبَيْتِ وَلَمْ أَكُلْ طَعَامًا وَذَهَبْتُ سَرِيعًا إِلَى عِيَادَةِ صَدِيقِي حَامِدٍ فَإِذَا دَخَلْتُ فِي غُرْفَتِهِ وَهُوَ كَانَ يَبْكِي عَنْ شِدَّةِ الْحُمَى وَسَلَّطْتُ عَنْهُ عَنِ الدَّوَاءِ وَالطَّبِيبِ وَلَمْ أَجَابَنِي فَاسْتَأْذَنْتُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ دَعْوَةِ الطَّبِيبِ فَإِذْنٌ لِي فَهَرُوتُ سَرِيعًا إِلَى الطَّبِيبِ وَقُلْتُ لَهُ إِنَّ صَدِيقِي مَرِيضٌ شَدِيدٌ وَجَاءَ الطَّبِيبُ مَعِيَ بِسُرْعَةٍ وَامْتَحَنَ الطَّبِيبُ مِنْ رَجُلِي إِلَى رَأْسِهِ وَوَصَفَ لَهُ الدَّوَاءَ بَعْدَ ذَهَابِ الطَّبِيبِ شَرَعْتُ دَرْدُ شَدِيدٌ

فِي قَلْبِهِ فَهُوَ يَبْكِي شَدِيدًا وَأُغْمِيَ عَلَيْهِ شَدِيدًا بَعْدَهُ شَرَعَتْ لَهُ سَكَرَاتُ
 الْمَوْتِ فَكُلُّ فَرْدٍ مِنْ أَهْلِهِ كَانَ يَبْكِي عَلَى فِرَاقِهِ وَمَوْتِهِ وَخَرَجَ رُوحُهُ مِنْ
 جَسَدِهِ فَمَاتَ فِي حَالَةِ الْمَرَضِ۔ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى بَيْتِهِ كَانَ كُلُّ فَرْدٍ
 مَغْمُومًا عَلَى مَوْتِهِ فِي حَالِ الشَّبَابِ، فَشَرَعْنَا فِي تَغْسِيلِهِ وَتَكْفِينِهِ۔ بَعْدَ
 فَرَاعَةِ التَّكْفِينِ حَمَلْنَا جَنَازَتَهُ إِلَى الْمُصَلَّى وَصَلَّيْنَا صَلَوتَهُ الْجَنَازَةَ۔ وَبَعْدَهُ
 حَمَلْنَا إِلَى الْمَدْفِنِ وَوَضَعْنَاهُ فِي لَحْدِهِ وَاهْلُنَا عَلَيْهِ التُّرَابَ بَعْدَ فَرَاعَةِ الدَّفْنِ
 رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِهِ لِتَسْلِيَةٍ عَلَى مَوْتِهِ وَفِرَاقِهِ فَقُلْتُ لَهُمْ رَضُوا بِقِسْمَةِ الْجَبَارِ فِي
 الدُّنْيَا۔

میں اور میرا دوست حامد ہفتہ کے دن دوپہر کے وقت سورج کی تیز دھوپ میں
 واپس آئے جب میں اتوار کے دن مدرسے میں پہنچا تو میں نے اپنے دوست حامد کو اپنی
 جماعت میں نہ پایا تو میں نے اس کے پڑوسی احمد سے پوچھا تو اس نے مجھے اس کے متعلق
 بتایا کہ وہ سخت بیمار ہو گیا تھا ظہر کی نماز کے بعد۔ پس میں اسی وقت ہی مغموم ہو گیا اپنے
 دوست کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے پھر جب میں مدرسے سے گھر کی طرف لوٹا تو میں
 اپنا بستہ گھر میں رکھا اور میں نے کھانا نہ کھایا اور جلدی سے اپنے دوست حامد کی عیادت کی
 طرف گیا پس جب میں اس کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بخار کی شدت کی وجہ سے رو رہا
 تھا تو میں نے اس سے دوا اور ڈاکٹر کے متعلق پوچھا تو اس نے مجھے جواب نہ دیا تو میں
 نے اس کے باپ سے ڈاکٹر کو بلانے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پس
 میں جلدی سے ڈاکٹر کی طرف بھاگا اور اس کو کہا کہ میرا دوست سخت بیمار ہے اور وہ جلدی
 سے میرے ساتھ آیا اور اس نے اس کی ٹانگوں سے لیکر سر تک معائنہ کیا اور اس کے دوائی
 تجویز کی اور ڈاکٹر چلا گیا تو میرے دوست کے دل میں درد ہونا شروع ہوا تو وہ بہت
 رو لگا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی اس کے بعد اس پر سکرات کی کیفیت جاری ہو گئی
 پس ہر فرد اس کے گھر والوں سے اس کی جدائی اور موت پر رو رہا تھا اور اس کے جسم سے

روح نکلی تو وہ انتقال کر گیا اسی مرض کی حالت میں پس وں نے اس کے گھر پر جمع ہونا شروع کر دیا اور ہر آدمی مغموم تھا۔ اس کی جوانی کی موت پر۔ پس ہم اس کے غسل اور کفن کی تیاری میں لگ گئے کفن سے فارغ ہونے کے بعد اس کو ہم اٹھا کر جنازہ گاہ کی طرف لے گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد اس کو ہم اٹھا کر قبرستان کی طرف لے گئے اور ہم اس کو اس کی لحد میں رکھا اور اس پر مٹی ڈالی اور دفن سے فارغ ہونے کے بعد میں اس کے گھر والوں کے پاس لوٹا اور اس کو تسلی دی اس کی جدائی اور موت پر اور میں نے ان کو کہا کہ اللہ کی تقسیم پر راضی رہنا چاہئے۔

وَصَفُ حَادَثَةِ اصْطِدَامِ

ایک ایکسیڈنٹ کا واقعہ

العناصر: سبب الحادثة، وصف الحادثة والمصاب اجتماع الناس تضاميد الجراح، مجئ الشرطة ورجال الاسعاف حمله، الى المستشفى، عيادته، برؤه وشفاهه۔

اجزاء: حادثے کا سبب، حادثے اور مصیبت کا حال۔ لوگوں کا جمع ہونا جراح کا مرہم پٹی کرنا، پولیس کا آنا اور ابتدائی طبی امداد کے لوگوں کا ہسپتال کی طرف اٹھا کر لے جانا۔ اس کی عیادت کرنا اور زخمی کا درست اور اس کا صحت یاب ہونا۔

نمودج للإجابة: خَرَجْتُ يَوْمًا إِلَى السُّوقِ لِبَعْثِ شَأْنِي مَعَ صَدِيقِي لِي فَبَيْنَمَا كُنَّا نَمْشُ أَخَذَيْنَا بِأَطْرَافِ الْحَدِيثِ إِذْ هَمَّ صَدِيقِي أَنْ يَعْبرَ الطَّرِيقَ فَمَرَّتْ بِهِ سَيَّارَةٌ مُسْرِعَةً فَصَدَمَتْهُ وَالْقَتَّةُ عَلَى الْأَرْضِ يَتَخَبَّطُ فِي دَمِهِ فَطَارَ لِي وَفَقَدْتُ صَوَابِي وَلَمْ أَكْرِمْ مَا أَصْنَعُ وَاسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَالتَفَوْا حَوْلَهُ يُحَاوِلُونَ تَخْفِيفَ آلامِهِ وَتَضْمِيدَ جَرَّاحِهِ۔ وَقَدْ سَبَقَهُمُ الشَّرْطِيُّ إِلَى مَكَانِ الْحَادِثِ فَقَبَضَ عَلَى السَّائِقِ۔ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيلَةٍ أَقْبَلْتُ سَيَّارَةَ الْأَسْعَافِ

وَبَدَّلُوا جُهْدَهُمُ الْمُسْتَطَاعَ وَنَشَاطَهُمُ الْعَظِيمَ حَتَّى وَقَفُوا بِالْمَاءِ الْمُتَفَجِّرَةِ ثُمَّ حَمَلُوهُ فِي سَيَارِيهِمْ إِلَى الْمُسْتَشْفَى وَأَمَّا السَّائِقُ فَقَدْ سَبَقَ إِلَى مَحَلِّ الشَّرْطَةِ وَمِنْ هُنَا إِلَى الْمَحْكَمَةِ۔

جواب کا نمونہ: ایک دن میں بازار کی طرف نکلا اپنی بعض ضرورتوں کی وجہ سے اپنے دوست کے ساتھ پس ہم ادھر ادھر کی باتوں میں لگے ہوئے گزر رہے تھے اچانک میرے دوست نے سڑک پار کرنے کا ارادہ کیا تو پس اچانک اس کے پاس سے ایک گاڑی تیزی کے ساتھ گزری اور اس کے ساتھ ٹکرا گئی اور اس کو زمین پر گرادیا اس کے حواس باختہ ہو گئے اور پس میری عقل اڑ گئی اور میں اپنے اوسان کھو بیٹھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور لوگ تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس کے درد کو بانٹنے لگے اور اس کے زخموں کی مرہم کرنے لگے اور جلدی سے پولیس کی گاڑی حادثہ کی جگہ پر پہنچی اور اس نے ڈرائیور کو پکڑ لیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ایمبولینس کی گاڑی بھی پہنچ گئی اور انہوں نے حتی الامکان اپنی کوشش کی اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ انہوں نے درد والے اعضاء کو جان لیا پھر اسے وہ اٹھا کر ہسپتال کی جانب لے گئے اور بہر حال ڈرائیور کو تھانے کی طرف لے جایا گیا اور وہاں سے عدالت کی طرف۔

وَكَتَرَيْتُ أَنَا مَرْكَبًا آخَرَ حَمَلَنِي إِلَى الْمُسْتَشْفَى فَوَجَدْتُهُ قَدْ أَفَاقَ مِنْ غَشِيَتِهِ فَسَرَرَى هَمِّي، وَسَأَلْتُ الْمُمَرِّضِينَ وَالْأَطِبَّاءَ عَنِ الْحَرْحِ وَمَقْدَارِهِ، فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِهِ فَحَمَدْتُ اللَّهَ وَبَعْدَ بُرْهَةٍ رَجَعْتُ ثُمَّ مَازِلْتُ اخْتَلَفَ إِلَيْهِ وَاتَرَدَّدَ لِعِيَادَتِهِ حَتَّى أَكَلَ مِنْ مَرْصِهِ وَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالشِّفَاءِ۔

اور میں نے ایک دوسری گاڑی کرائے پر لی جو مجھے ہسپتال کی طرف لے گئی تو پس میں نے وہاں پر اس کو غشی سے کچھ فائدہ میں پایا۔ میری کچھ پریشانی کم ہوئی اور میں نے معالجوں اور ڈاکٹروں سے زخم اور اس کی مقدار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں پس میں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں لوٹا پھر میں

بار بار اس کے پاس جاتا رہا اور اس کی تیمارداری میں غور کرتا رہا یہاں تک وہ صحت یاب ہو گیا اپنے مرض سے اور اللہ نے اس پر شفاء کے ذریعے احسان کیا۔

الْتَمَرَيْنِ (۶۵) (مشق نمبر ۶۵)

اشرف صبی علی العرق فبحاہ کشف
اشرف نامی بچہ ڈوب گیا تو اس کو کشف (غوطہ خور) نے بچایا (حادثہ کو بیان کریں)
الانصار: الذهاب الى ترعة للاستحمام، وصف التربة والمستحمين
كيفية العرق، استغاثه الغريق، اجتماع الناس وجزعهم مجئ الكشاف
وانقاذه اياه، حملة الى المستشفى، برؤه و شفاؤه فرح اهله و شكرهم
للكشاف۔

اجزاء: بچہ کا نہانے کے لیے تالاب کی طرف جانا۔ تالاب اور نہانے والوں کا حال اور
ڈوبنے کی کیفیت ڈوبنے والے کا مدد طلب کرنا۔ لوگوں کا جمع ہونا اور ان شور مچانا، غوطہ
خوروں کا آنا اور اس کو بچانا اس کو ہسپتال کی طرف اٹھالے جانا۔ اس کا تندرست صحت
یاب ہونا اس کے گھر والوں کا خوش ہونا اور کشف (غوطہ خور) کا شکر ادا کرنا۔

(الْحَادِثَةُ)

ذَهَبْتُ أَنَا وَزَيْدٌ إِلَى تَرْعَةٍ لِلِاسْتِحْمَامِ هُنَاكَ يَجْتَمِعُ النَّاسُ
الْكَثِيرُونَ لِلْغُسْلِ وَمَعَهُمْ صَبِيَانٌ صَغِيرُونَ أَيْضًا إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَدْخُلَ فِي
التَّرْعَةِ لِلْغُسْلِ فَإِذَا سَمِعْنَا جَزَعَ النَّاسِ غَرَقَ الصَّبِيُّ غَرَقَ الصَّبِيُّ فَكَانَ
النَّاسُ يَسْعَوْنَ لِإِنْقَاذِ الصَّبِيِّ وَلَكِنْ لَمْ يَنْجَحُوا فِي إِنْقَاذِ الصَّبِيِّ فَدَعَا بَعْضُ
النَّاسِ الْكُشَّافَ فَبَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيلَةٍ جَاءَ الْكُشَّافُ وَغَاصَ فِي الْمَاءِ فَأَشْرَنَاهُ إِلَى
مَعْرِقِهِ وَذَهَبَ إِلَى مَعْرِقِهِ فَجَاءَ بِهِ بَعْدَ بُرْهَةٍ قَلِيلَةٍ فَصَبَّيْ كَانَ فِي كَيْفِيَّتِهِ
الْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ۔ فَحَمَلَهُ بَعْضُ النَّاسِ إِلَى الْمُسْتَشْفَى۔ جَاءَ الْمُمَرِّضُونَ

وَالْأَطِبَّاءُ حَوْلَهُ فَشَاوَرُوا عَنْهُ فَوَضَعُوهُ مُقْبَلًا عَلَى الْجُرَّةِ - وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ
وَبَصَرَ الْيَنَاءَ - فَإِذَا هُوَ فِي نَشَاطٍ قَلِيلٍ وَوَصَفَ لَهُ الْأَطِبَّاءُ الدَّوَاءَ فَبَعْدَ يَوْمٍ
وَاحِدٍ عَادَتْ إِلَيْهِ الصَّحَّةُ الْكَامِلَةُ - فَحَمَدْنَا وَشَكَرْنَا اللَّهَ تَعَالَى عَلَى عَوْدِ
حَيَاتِهِ وَشَكَرْنَا الْكَشَافَ أَيْضًا -

حَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حقوق

العناصر: فضل الام، الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية، فضل الاب،
النفقة، حُسن التربية، العمل على اسعاد الابناء -

حقوق الوالدين، طاعتهما، احترامهما، محبتهما، العناية، وبهما

فی الکبر -

اجرا: ماں کا مرتبہ، حمل، دودھ پلانا، پیار، مہربانی، باپ کا مرتبہ، خرچ، اچھی تربیت،
بیٹے کی سعادت، روزی کے لئے محنت و کوشش کرنا، دوسروں کے حقوق، ان کی اطاعت
کرنا، احترام کرنا، ان کے ساتھ محبت کرنا، بڑھاپے میں ان کی مدد کرنا -

نَمُودَجٌ لِلْإِجَابَةِ: إِنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَى الْمَرْءِ وَأَشْفَقَهُمْ عَلَيْهِ أُمُّهُ وَأَبُوهُ،
فَالْوَالِدَانِ هُمَا اللَّذَانِ يُرَبِّيَانِ الْوَلَدَ صَغِيرًا وَيُعْنِيَانِ بِهِ وَيَسْهَرَانِ لِرَاحَتِهِ
وَيُسْقِيَانِ لِاسْعَادَةِ وَيُحَبِّبَانِ لَهُ الْخَيْرَ وَيَتَمَنِّيَانِ لَهُ الْهَنَاءَ فَلَا مَدُّ هِيَ الَّتِي
تَحْمِلُهُ فِي بَطْنِهَا تِسْعَةَ أَشْهُرٍ تَلَا فِي فِيهَا صُنُوفَ الْعَذَابِ وَأَنْوَاعِ الْآلَامِ ثُمَّ
إِذَا وَضَعَتْهُ تَحْمِلُهُ عَلَى ذِرَاعَيْهَا وَتَغْمِرُهُ بِعَظْفِهَا وَتَشْمِلُهُ بِعِنَايَتِهَا حَتَّى
يَنْمُو وَيَتَرَكَّ عَرْعُ فَإِذَا نَزَلَ بِهِ مَرَضٌ هَجَرَتْ رَاحَتَهَا لِرَاحَتِهِ وَنَسِيَتْ نَفْسَهَا
لِنَفْسِهِ وَبَدَلَتْ كُلَّ مَا فِي وَسْعِهَا لِتَخْفِيفِ الْآلَمِ وَكَإِلَآءِ أَوْجَاعِهِ وَسَقَامِهِ -

وَأَمَّا الْآبُ فَهُوَ الَّذِي يَكُدُّ لِرَاحَتِهِ وَيَشْقَى لِسَعَادَتِهِ لِيُمَتِّعَهُ بِلَذَاتِ الْحَيَاةِ وَيُعِيْمَهَا وَهُوَ الَّذِي يَلْحَظُهُ بِعَيْنَيْهِ وَيَشْمُلُهُ بِرِعَائِيَّتِهِ ثُمَّ يَقُومُهُ بِتَهْدِيَّتِهِ وَيَتَمَنَّى لَهُ نَجَاحًا بَاطِنًا وَمُسْتَقْبَلًا زَاهِرًا فَلِأَجْلِ ذَلِكَ أَوْجَبَ اللَّهُ طَاعَتَهُمَا وَعَظَّمَ حَقَّهُمَا بَعْدَ حَقِّهِ، حَيْثُ قَالَ ”وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا يَأْبَاهُ وَالْبَآلِدَيْنِ إِحْسَانًا. إِنَّمَا يُبْلِغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا. فَيَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نُحِبَّهُمَا وَنُطِيعَ أَمْرَهُمَا وَنُخْدِمَهُمَا فِي الْكِبَرِ وَنُحْتَرِمُهُمَا وَنَسْأَلُ لَهُمَا الْخَيْرَ۔

بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ قربت کے لحاظ سے آدمی کا اور ان میں سے زیادہ شفیق اس کی ماں اور اس کا باپ ہے پس والدین وہ ہیں کہ جو بچے کی چھوٹی عمر میں پرورش کرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کے آرام کے لئے رات کو جاگتے ہیں۔ اس کی سعادت مندی کے محنت و کوشش کرتے ہیں اور اس کے لیے بھلائی کو پسند کرتے ہیں اور اس کی خوش قسمتی کی تمنا کرتے ہیں پس ماں وہ ہے کہ جو کہ اس کا بوجھ پیٹ میں اٹھاتی ہے ۹ ماہ تک اور طرح طرح کے درد اور دکھ برداشت کرتی ہے، پھر جب اس کو جنم دیتی ہے تو اسے اپنے بازوؤں پر اٹھاتی ہے اور اس کے لئے اپنی محبت کی وجہ سے اپنے آپ سے بے پرواہ ہو جاتی ہے اور اس کی ہر طرح کی خدمت کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بوڑھتا ہے۔ اور جواں ہوتا ہے پس جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ تو اس (بیٹے) کے آرام کے لئے اس کا آرام چلا جاتا ہے اور اپنی جان کو اس کی جان کے لئے بھول جاتی ہے اور اس کے دکھ اور درد اور بیماری کے کم کرنے کے لئے جو کچھ اس کے بس میں ہوتا ہے وہ کر ڈالتی ہے۔ بہر حال باپ وہ ہے کہ جو اس کی راحت کے لئے مشقت اور اس کی سعادت مندی کے لئے محنت کرتا ہے تاکہ وہ زندگی کی نعمتوں اور اس کی لذتوں سے فائدہ اٹھائے اور وہ اس کی عنایت کا لحاظ کرتا ہے اور اس کی ہر ضرورت کی رعایت

رکھتا ہے پھر اس کی اچھی تربیت کا انتظام کرتا ہے۔ اور تعلیم دلاتا ہے اور ہر لحاظ سے کامیابی اور مستقبل میں کامرانی کی خواہش کرتا ہے پس اسی وجہ سے اللہ نے ان دونوں کی اطاعت اس پر لازم کر دی ہے اور اپنے حق کے بعد ان دونوں کا حق بڑا قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے فرمایا اللہ کی ذات نے فیصلہ فرما دیا تیرے پروردگار نے یہ کہ عبادت کرو تم مگر اسی کی اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک جب بڑھاپے کو پہنچ جائے یا دونوں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے نرمی کے انداز میں بات کرو اور نیچے رکھو اپنے پروں کو رحمت سے اور کہہ دیجئے اے پروردگار رحم فرما ان دونوں پر جیسا کہ ان دونوں نے مجھ کو چھوٹی عمر میں پالا پس لازم ہے ہم پر کہ ہم ان دونوں سے محبت کریں اور ان کے حکم کی اطاعت کریں اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کریں اور ان دونوں کا احترام کریں اور ان دونوں کیلئے خیر کا سوال کریں۔

التَّمَرُّينُ (۶۲) (مشق نمبر ۶۲)

لِبَحَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ فَكَيْفَ تَقُومُ بِهِ

تیرے پر وی کا تجھ پر حق ہے تو اس کو کس طرح ادا کرتا ہے

العناصر: بدؤہ بالتحية، مساعدته اذا احتاج السؤال عنه اذا غاب، زیارتہ فی المرض، تعزيتہ فی المصيبة، تهنئة فی الفرح، كف الاذى عنه، الصفح عن زلاته، المحافظ. علی ماله فی غيبته، ترك التطلع الی عوراته، بعض ما ورد فی القرآن والحديث عن الجار و حقوقه

اجزا: سلام کی ابتداء، اس کی ضرورت میں کوشش کرنا، جب غائب ہو تو پوچھنا، مرض میں اس کی زیارت کرنا، مصیبت میں تسلی دینا، خوشی میں مبارکباد دینا، تکلیف کو دور کرنا، اس کی غلطی سے درگزر کرنا، اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے رازوں کو چھپانا اور بعض وہ چیزیں جو قرآن اور حدیث میں پڑوی اور اس کے حقوق کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر کرنا۔

قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ نِعَمَائِهِ الْكَامِلَةِ وَلَكِنْ الْحَارُ الصَّالِحُ نِعْمَةٌ عَظِيمَةٌ اسْمُ جَارِيٍّ مُحَمَّدٌ وَسِيمٌ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ مَعَ أَهْلِهِ وَعِيَالِهِ هُوَ مُوَاطِبٌ عَلَى صَلَوَاتِهِ وَصِيَامِهِ هُوَ لَا يُؤْذِي أَحَدًا مِنْ جِيرَانِهِ وَيُعَامِلُ بِهِمْ بِالْإِدَانَةِ وَالْأَمَانَةِ وَلِهَذَا هُوَ مَعْرُوفٌ بِالصَّادِقِ وَالْأَمِينِ إِذَا لَقِيْتُهُ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ وَيَسْأَلُنِي عَنْ صَحَّةِ أَهْلِي وَأَوْلَادِي۔ كُلُّ فَرْدٍ مِنْ جِيرَانِهِ مُسْرُورٌ بِهِ، حِينَئِذٍ يَسْأَلُنَا عَنْ شَيْءٍ فَنَحْنُ نُسَاعِدُ لَهُ وَإِذَا غَابَ عَنَّا فَنَحْنُ نَسْأَلُ عَنْهُ مِنْ أَوْلَادِهِ وَإِذَا مَرَضَ نَذْهَبُ لِيُيَارِتَهُ فِي بَيْتِهِ وَنُعَزِّيهِ فِي الْمُصِيبَةِ۔ إِذَا أَصَابَهُ الْفَرْحُ فَنَهْنَهُ نَحْنُ نَحَافِظُ وَنُحَارِسُ بَيْتَهُ وَمَالَهُ وَعِيَالَهُ إِذَا ذَهَبَ إِلَى السَّفَرِ الطَّوِيلِ نَحْنُ لَا نَنْفِشُ عَنْ أَسْرَارِهِ وَعَوْرَاتِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ مَفْهُومُهُ وَلِجَارِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ أَوْ كَمَا قَالَ قِيلَ۔

یقیناً اللہ نے ہم پر اپنی کامل نعمتوں میں سے بہت سے انعام عطا فرمائے لیکن نیک پڑوسی ایک عظیم نعمت ہے۔ میرے پڑوسی کا نام محمد وسیم ہے وہ بمع اہل و عیال کے ایک نیک صفت آدمی ہے وہ صلوم و صلوة کا پابند ہے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور ان کے ساتھ دیانتداری اور امانتداری معاملہ کرتا ہے اسی وجہ سے وہ صادق اور امین مشہور ہے۔ جب میں اس سے ملوں تو وہ سلام میں پہل کرتا ہے اور میری اور میرے بیوی بچوں کی صحت کا پوچھتا ہے اس کے پڑوسیوں میں سے ہر ایک اس سے خوش ہے جب وہ ہم سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو ہم اس کی مدد کرتے ہیں اور وہ ہم سے۔ جب وہ ہمیں دکھائی نہ دے تو ہم اس کے بچوں سے پوچھتے ہیں اور جب وہ بیمار ہو جائے تو ہم اس کے گھر میں زیارت کے لئے جاتے ہیں اور مصیبت میں اس کو تسلی دیتے ہیں جب اس کو کوئی خوشی پہنچتی ہے تو ہم اس کو مبارکباد دیتے ہیں اور ہم اس کے گھر کے مال کی اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور جب وہ لمبے سفر پر چلا جائے تو ہم اس کے رازوں اور پردوں کے متعلق تفتیش نہیں کرتے اور تحقیق اللہ نے اور اس کے رسول

نے فرمایا جس مفہوم یہ ہے کہ تیرے پڑوسی کا تیرے اوپر حق ہے۔

صِفُ الْفَيْلِ وَبَيِّنْ فَوَائِدَهُ

ہاتھی کی خوبیاں اور اس کے فوائد کو بیان کریں

العناصر: (الف)۔ ضخامته، جشته، جلد الغليظ، رأسه، واذناه، خرطومہ، ناباہ عنقه قوائمه الغليظه ذيله۔

(الف): اس کے جسم کا موٹا ہونا ہوتا، اس کے چہرے کا گندا ہونا، اس کا سر اس کے کان، اس کی آنکھیں، اس کی سونڈ، اس کے دانت اس کی گردن اس کی بھدی ٹانگیں۔

(ب) يحمل الانتقال: ينفع في صيد الوحش، كان يستخدم، في الحروب قديمًا، يؤخذ منه العاج، تصنع منه العقود، وانواع الحلوى وابدی العصی والسكاكين غیر ہا۔

(ب) وزن اٹھاتا ہے، جنگلی جانوروں کے شکار میں نفع دیتا ہے، پرانے وقتوں میں جنگوں میں کام لیا جاتا تھا، اس سے ہاتھی دانت حاصل کئے جاتے ہیں اس ہار بنائے جاتے ہیں اور قسم و قسم کے زیور اور چھڑیوں کے دستے اور چھڑیوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

نمودج للإجابة: الْفَيْلُ حَيَوَانٌ بَرِّيٌّ مِنْ ذَوَاتِ الْأَرْبَعِ، وَهُوَ أَعْظَمُ حَيَوَانَاتِ الْأَرْضِ جُثَّةً وَأَشَدُّهَا بِأَسَالَةً رَأْسٌ كَبِيرٌ ضَخْمٌ فِيهِ عَيْنَانِ صَغِيرَتَانِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى ضَخَامَةِ جُثَّتِهِ وَأُذْنَاهُ كَبِيرَتَانِ مُسْتَدِيرَتَانِ كَالْمُرْوَاحِ يُحَرِّكُهُمَا لِيَذُبَّ بِهِمَا الذُّبَابَ وَلَكِنْ خُرْطُومٌ طَوِيلٌ يَرْفَعُ بِهِ الْأَحْمَالُ الثَّقِيلَةَ وَيَقْتُلُ بِهِ الْأَشْجَارَ وَيَتَنَاوَلُ بِهِ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَيُوجِّهُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَفِي طَرَفِهِ زَانِرَةٌ يَلْتَقِطُ بِهَا الْأَشْيَاءَ الدَّقِيقَةَ حَتَّى الْإِبْرَ وَلَكِنْ نَابَانِ طَوِيلَتَانِ بَارِزَتَانِ مِنْ فِيهِ

كَانَهُمَا سَيْفَانِ، وَعُنُقَهُ قَصِيرٌ وَلَكِنَّهُ ضَخْمٌ وَقَوَائِمُهُ الْأَرْبَعُ غَلِيظٌ
كَالْعَمَدِ فِي شَكْلِهَا وَذَيْلُهُ صَغِيرٌ بِالنِّبْهَةِ إِلَى جِسْمِهِ وَجِلْدُ الْفِيلِ غَلِيظٌ مَتِينٌ
لَا يَكَادُ السَّيْفُ يَعْمَلُ فِيهِ وَكَانَ الْفِيلُ يُسْتَحْدَمُ فِي الْحُرُوبِ فِي زَمَانِ
الْقَدِيمِ وَالْيَوْمُ يُسَخَّرُ لِقَلْعِ الْأَشْجَارِ وَحَمْلِ الْأَثْقَالِ وَنَقْلِهَا مِنْ مَكَانٍ إِلَى
مَكَانٍ، وَيُسْتَحْدَمُ فِي الْمَصَانِعِ لِلْحَمْلِ وَالنَّقْلِ وَفِي بِلَادِنَا الْهِنْدُ يُرَبِّيهِ كَثِيرٌ
مِنَ الْأَثْرِيَاءِ لِلرَّكُوبِ وَالزَّيْنَةِ وَيُسْتَحْدَمُ مِنْ جِلْدِهِ التُّرُوسُ لِأَنَّهُ لَا يُؤَثِّرُ فِيهِ
ضَرْبُ السَّيْفِ وَمِنْ عَاجِهِ تُصْنَعُ أَيْدِي الْعُصَى وَالْمُظَلَّاتِ وَالْمَقَابِضُ
النَّفِيسَةُ لِلْسَّكَاكِينِ وَغَيْرُهَا مِنْ أَدَوَاتِ الزَّيْنَةِ وَأَنْوَاعِ الْحُلِيِّ كَالْمَحَابِرِ
وَالْأَقْلَامِ وَالْعُقُودِ وَغَيْرِ-

جواب کے لئے نمونہ: ہاتھی چار ٹانگوں والا خشکی کا جانور ہے۔ اور وہ زمین کے جانوروں
میں سے جسامت کے اعتبار سے بڑا ہے اور نرم ہونے کے اعتبار سے سخت ہے۔ اس کا
سر بڑا ہے۔ اس میں دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس کی جسامت کے اعتبار سے اور دو بڑے
کان ہیں۔ جو پچھلے کی طرح ہلتے رہتے ہیں۔ وہ ان دونوں کو حرکت دیتا ہے تاکہ ان کے
ذریعے کھیلوں کو بھگائے، اور اس کی ایک لمبی سوئی ہوتی ہے اس کے ذریعے وہ بھاری
وزن اٹھاتا ہے اور درختوں کو اکھیڑتا ہے اور اس کے ذریعے اپنا کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا
ہے اور جدھر کو چاہتا ہے چل پڑتا ہے۔ اس کے اطراف میں دکھائی دینے والی چھوٹی
چھوٹی اشیاء کو اٹھالیتا ہے، یہاں تک کہ سوئی اور اس کے دو لمبے دانت اس کے منہ سے
باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں گویا کہ وہ دو تلواریں ہیں اور اس کی گردن چھوٹی ہوتی ہے اور
لیکن بہت موٹی ہوتی ہے اور اس کی چاروں ٹانگیں بھدی ہوتی ہیں جو کہ ستون کی طرح
ہوتی ہیں اس کے جسم کا آخری حصہ چھوٹا ہے نسبت اس کے جسم کے اور ہاتھی کی جلد بھدی
ہوتی اور مضبوط ہوتی ہے اس میں تلوار اثر نہیں کرتی اور ہاتھی سے پرانے وقتوں میں جنگوں
کے اندر خدمت لی جاتی تھی اور آجکل وہ درختوں کے اکھاڑنے میں اور وزن کے اٹھانے

اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں کامیاب ہے اور اس کے ذریعے فیکٹریوں میں بوجھ کے اٹھانے اور منتقل کرنے میں خدمت لی جاتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے علاقے میں بہت سے مالدار لوگ اس کو سواری اور زینت کے تحت پالتے ہیں اور اس کی جلد سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں اس لئے اس میں تلوار کی ضرب اثر نہیں کرتی اور اس کے دانتوں سے چھڑیوں اور چھتریوں اور چھریوں کے نفیس دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اور خوبصورت برتن اور قسم و قسم کے زیور جیسے دواتیں، قلمیں اور دستے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

الْتَمَرَيْنِ (۶۷) (مشق نمبر ۶۷)

صف البقرة و بین فوائدہا۔

گائے کی صفات اور اس کے فوائد کو بیان کریں۔

العناصر: الوصف، جسمها، شعرها، لونها، الراس ومافيها، قرناها، اذناها، عيناها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها، هادئة وديعة

الفوائد: الانتفاع بلبنها وعجلها اكل لحمها مذبوحة الانتفاع بجلدها واطلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود۔

الْبَقَرَةُ وَفَوَائِدُهَا

الْبَقَرَةُ حَيَوَانٌ مِنْ حَيَوَانَاتِ الْاَهْلِيَّةِ وَهِيَ حَيَوَانٌ حَلَالٌ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ۔ مِنْ اَوْ صَافِهَا جِسْمُهَا وَعَلَى جِلْدِهَا اشْعَارٌ كَثِيرَةٌ وَلَكِنَّهَا صَغِيرَةٌ وَلَوْنُهَا اَحْمَرٌ، اَصْفَرٌ وَاَبْيَضٌ وَاَسْوَدٌ وَفِي بَعْضِهَا اَرْقَطٌ۔ وَرَأْسُهَا كَبِيرٌ وَفِيهَا اُذْنَانِ وَقَرْنَانِ جَمِيلَتَانِ وَعَيْنَانِ كَبِيرَتَانِ، وَفَوَائِدُهَا الْارْبَعَةُ قَوِيَّانِ كَبِيرَتَانِ۔ وَمِنْ فَوَائِدِهَا نَحْنُ نَحْصُلُ بِهَا لَحْمًا وَلَبَنًا خَالِصًا وَمِنْ جِلْدِهَا تُصْنَعُ الْاَحْدِيَةُ وَاشْيَاءٌ اُخْرَى لِاسْتِعْمَالِ اِنَاسٍ وَمِنْ عِظَامِهَا تُصْنَعُ الْاَزْرَارُ

وَقُبْضُ السَّكِينِ وَبَرَوْنَهَا نَحْصُلُ فَوَائِدَ كَثِيرَةٍ انْتَشَرَ رَوْنُهَا فِي الْحُقُولِ
وَالْمَزَارِعِ لِحُصُولِ غَلَّةٍ كَثِيرَةٍ، وَبَلْبِنَهَا نَحْصُلُ زُبْدَةٍ وَسَمْنًا وَجُبْنًا وَالرَّوْبَ
الْمُثَلَّجَ۔

گائے پالتو جانوروں میں سے ایک جانور ہے اور وہ مسلمانوں کے ہاں حلال
جانور ہے۔ اس کی خوبیاں یہ ہیں کہ اس کا جسم متوسط درمیانہ ہوتا ہے اور اس کی جلد پر
بال کثرت سے لیکن چھوٹے ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سرخ، زرد، سفید، سیاہ اور بعض کا
رنگ چتکبرا (چینہ) ہوتا ہے اور اس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس میں دو کان دو خوبصورت
سینگ اور دو بڑی آنکھیں ہوتی ہیں اور اس کی چار مضبوط ٹانگیں ہوتی ہیں اور اس کے
فوائد یہ ہیں کہ ہم اس سے گوشت اور خالص دودھ حاصل کرتے ہیں اور اس کی جلد سے
ہم جوتے اور دوسری انسانی استعمال کی اشیاء تیار کرتے ہیں اور اس کی ہڈیوں سے ہٹن اور
چھریوں کے دستے اور گوبر سے بھی ہم بہت سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ اس کی گوبر کو
کھیتوں اور فصلوں میں زیادہ غلہ حاصل کرنے کے لئے ڈالا جاتا ہے اور اس کے دودھ
سے مکھن، گھی اور پنیر اور لسی حاصل کرتے ہیں۔

صِفِ السَّيَّارَةِ وَتَحَدَّثْ عَنْ فَوَائِدِهَا وَمَضَارِهَا

گاڑی کا ذکر کریں اور اس کے فوائد اور نقصانات کو بیان کریں

العناصر:

الوصف: مرکب کبیر یسیر بالبتروں، شکلها، عجالاتها وما حولها من
المطاط، مقاعدها ومساندھا۔

الفوائد: توفير الزمن والوقت، تسهيل الاعمال، حمل اقل ونقلها،
يستخدمها رجال الاسعاف والشرطة۔

المضار: تحدث الجبله وتكثر الجو وابها تدوس الناس۔

نمودج للاحبابہ: مَرَكَبَةٌ سَرِيعَةٌ

السَّيَّارَةُ مَرَكَبَةٌ سَرِيعَةٌ تَسِيرُ بِالْبَرِّ وَهِيَ كَالصَّنْدُوقِ الْكَبِيرِ
فِي شَكْلِهَا وَلَهَا أَرْبَعُ عَجَلَاتٍ مِنَ الْحَدِيدِ حَوْلَ كُلِّ عَجَلَةٍ أَطَارٌ مِنَ الْمَطَاطِ
مَمْلُوءٌ بِالْهَوَاءِ لِيَسْهَلَ يَسِيرُهَا وَيُرِيحَ الرَّاكِبِينَ وَأَنَّهَا لَا تَنْتَقِبُ بِقَضْبَانِ
الْحَدِيدِ كَالْقَطَارِ أَوْ لَتَرَامٍ وَتَكُونُ فِيهَا الْأَمَاكِنُ الْمُرِيحَةُ لِجُلُوسِ
الْمُسَافِرِينَ يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا مَتْنًى أَوْ ثَلَاثَ وَرُبَاعَ وَبِهَا شَبَابِيكٌ نَوَافِذُ يَدْخُلُ
مِنْهَا الصَّوْتُ وَالْهَوَاءُ وَيُبِيرُهَا مَصَابِيحُ كَهْرُبَائِيَّةٌ لَيْلًا وَأَمَامُهَا مِصْبَاحَانِ
سَاطِعَا النُّورِ كَالْعَيْنَيْنِ التَّخْلَاوَيْنِ۔

گاڑی ایسی تیز سواری ہے جو کہ پٹرول سے چلتی ہے اور یہ مثل بڑے صندوق
کے ہوتی ہے شکل میں اور اس کے کل چار لوہے کے پہیے ہوتے ہیں جن کے چاروں
طرف بڑکا ٹائر چڑھا ہوتا ہے جو کہ ہوا سے بھرا ہوتا ہے تاکہ اس کا چلنا آسان ہو جائے
اور سواروں کو آرام دیتی ہے اور وہ ریل گاڑی یا ٹرام کی طرح لوہے کی پٹریوں کے ساتھ
مقید نہیں ہوتی۔ اس میں مسافروں کے بیٹھنے کے لیے آرام دہ سیٹیں ہوتی ہیں جس پر وہ
دو، دو، تین، تین یا چار چار بیٹھتے ہیں اور اس میں کھڑکیاں ہوتی ہیں جس سے روشنی اور ہوا
داخل ہوتی ہے اور رات کے وقت کرنٹ (بجلی) سے چلنے والی لائٹیں۔ اس کے سامنے
روشنی کرنے کے لئے دو بڑی لائٹیں ہوتی ہیں۔

السَّيَّارَةُ اخْتِزَاعٌ أَرَاخَ النَّاسِ وَخَفَّفَ عَنْهُمْ كَثِيرًا مِنَ الْمُتَاعِبِ
هِيَ تَحْمِلُ الْبَضَائِعَ وَالْمُسَافِرِينَ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ لَمْ يَكُونُوا بِالْعِيَةِ الْإِشْقِ
الْأَنْفُسِ وَتَطْوِي الْمَسَافَاتِ الشَّاسِعَةَ وَتَصِلُ إِلَى الْأَمْكِنَةِ الْبُعِيدَةِ فِي وَقْتٍ
قَصِيرٍ وَ زَمَنٍ يَسِيرٍ وَيَسْتَحْدِمُهَا رِجَالُ الْأَسْعَافِ وَالْأَطْفَاءُ فِي حَمْلِ
الْمَصَابِينِ وَإِعَاثَةِ الْمَلْهُوفِينَ وَنَجْدَةِ الْمُنْكَوبِينَ كَمَا يَسْتَحْدِمُهَا أَهْلُ
الْبَرِيدِ فِي حَمْلِ الْبُرِيدِ وَنَقْلِهِ وَالشَّرْطُ فِي مَصَالِحِهِمْ۔ فَلِسَّيَّارَاتٍ فَوَائِدُ

جُمَّةٌ وَمَنَافِعٌ عَظِيمَةٌ غَيْرَ أَنَهَا تَشِيرُ الْغُبَارَ وَتُكَدِّرُ الْجَوَّ وَتَحْدُثُ جَلْبَةً وَصَحِيحًا وَتُلَوِّسُ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَتَدُقُّ عَظَامَهَا وَتَقْضِي عَلَى حَيَاتِهِمْ۔

گاڑی ایک ایسی ایجاد ہے کہ جس نے لوگوں کو آرام پہنچایا اور ان سے بہت سی مشقت کو ختم کر دیا وہ سامان اور مسافروں کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک لے جاتی ہے جو کہ وہاں تک بڑی مشقت سے پہنچتے۔ وہ بہت جلدی سے دور کی مسافتوں کو لپیٹتی ہے اور وہ تھوڑے سے وقت میں دور دور کے مقامات پر پہنچ جاتی ہے۔ اور اس کے ابتدائی طبی امداد اور فائر بریگیڈ کے مصیبت زدہ لوگوں اور غمزہ لوگوں کی مدد اور مصیبت میں گھرے لوگوں کی مدد کرنے والے لوگ استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ڈاک والے، ڈاک اٹھانے اور منتقل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پولیس والے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتے ہیں پس گاڑیوں کے بہت سارے فوائد اور عظیم منافع ہیں۔ سوائے اس کے وہ آلودگی پیدا کرتی ہے اور فضا کو گندا کرتی ہے اور شور شرابہ پیدا کرتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو روند دیتی ہیں اور ہڈیوں کو پیس دیتی ہیں اور ان کی زندگی ختم کر دیتی ہیں۔

وَالْيَوْمَ تَعْدَوْنَ السَّيَّارَةَ وَتَنَوِّعُ صُنُوفُهَا فَعَصَتْ بِهَا الشَّوَارِعُ وَضَاقَتْ بِهَا الطَّرِيقُ تَحَاوُلُ كُلُّ مَنُهَا أَنْ تَسَاقَ الرِّيحُ أَوْ تَطْوِي الطَّرِيقَاتِ طِيًّا حَافِلَةً بِرَأْسِهَا أَوْ مُثْقَلَةً بِالْبَضَائِعِ فَيُصْبِحُ عَبُورُ الشَّوَارِعِ مُحْفُوظًا بِالْأَخْطَارِ وَقَدْ يَعْبَثُ السَّوَاقُونَ بِالنِّظَامِ فَتَكْثُرُ حَوَادِثُ الْأَصْطِلَامَاتِ الْمُرَوَّعَةِ۔

اور آجکل بے شمار گاڑی ہیں اور ان کی مختلف اقسام ہیں پس سڑکیں میں ان کی وجہ سے بھرگئی ہیں اور راستے ان کی وجہ سے تنگ ہو گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ دوسرے آگے نکل جائے اور راستوں کو لپیٹ دے اپنے سواروں کو اٹھائے ہوئے یا سامان کی وجہ سے بوجھل ہے پس سڑکوں کو عبور کرنے والے خطروں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

الْتَمَرَيْنِ (۶۸) (مشق نمبر ۶۸)

اُكْتُبْ عَنِ الْمَذِياعِ (الرَّادِيُو)

العناصر: وسيلة عظيمة للدعاية واداة اتصال بالجمامير ونشر الثقافة والتعليم، اذاعة اخبار العالم تهذيب الاطفال وارشاد الامهات۔
ولكنها ضائعة لانها لاتشر الخير وما ينفع الناس انما تنشر الخلاعة والكذب والهزل۔

”الْمَذِياعُ“ (الرَّادِيُو) (ريڈيو)

مُخْتَرَعٌ غَرِيبٌ فَذٌّ وَعَجِيبَةٌ مِنْ عَجَائِبِ الدَّهْرِ مَلَكَ عَلَى النَّاسِ أَفِيدَتُهُمْ يَصُمْتُ إِذَا ارْكَدْتُ الصُّمْتُ وَيَتَكَلَّمُ إِنْ شِنْتُ الْكَلَامَ الْمَذِياعُ يُسْمِعُنَا أَخْبَارَ بِلَادِنَا وَأَخْبَارَ الْعَالَمِ وَيَنْتَقِلُ بِنَا مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ وَنَحْنُ جَالِسُونَ لَا نَحْرُكُ قَدَمًا۔

ریڈیو زمانے کی عجیب و غریب اور بے مثال ایجاد ہے لوگوں کے دل ان پر مالک ہو گئے وہ جب تو ارادہ کرے تو خاموش ہو جاتا ہے اور جب تو چاہے تو بولنے لگتا ہے۔ ریڈیو ہمیں ہمارے شہروں کی اور پوری دنیا کی خبریں سناتا ہے اور ہمیں ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچا دیتا ہے حالانکہ ہم بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور ایک قدم بھی حرکت نہیں کرتے۔

نَسْمَعُ مِنَ الْمَذِياعِ الْمُحَاضَرَاتِ الْعِلْمِيَّةِ وَالْأَبْحَاثِ الْمُفِيدَةِ وَالِدُرُوسِ النَّافِعَةِ فَسَتَفِيدُ فَإِنَّدَةً عِلْمِيَّةً ثَمِينَةً يَقْدَمُ الْعُلَمَاءُ وَالْمُفَكِّرُونَ وَالْبَاحِثُونَ وَالْكَتَّابُ إِلَى النَّاسِ الْوَنَاءِ مِنَ الْأَدَبِ وَطَوَائِفِ مِنْ كُلِّ عِلْمٍ وَفَنٍ
ہم ریڈیو سے علمی باتیں اور مفید معلومات اور نفع دینے والے اسباق سنتے ہیں،

پس ہم ایک علمی اور قیمتی فائدہ حاصل کرتے ہیں، اس میں علماء اور مفکر لوگ اور تبصرہ نگار آتے ہیں اور لوگوں کی طرف سے پیغامات اور مختلف قسم کی ادبی باتیں اور ہر علم و فن کی عمدہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

الْأَذَاعَةُ مَدْرَسَةٌ إِنَّ طَابَتْ دُرُوسُهَا أَفَادَتْ وَإِنْ خَبِثَتْ أَسَاءَتْ وَقَدْ غَلَبَتْ عَلَيْهَا (مَعَ الْأَسْفِ) الْخَلَاعَةُ وَالْمُجُونِ لِأَنَّ غَالِبَ الْحُكُومَاتِ لَا تَعْنِي بِأَخْلَاقِ الشَّعْبِ وَكُرْبَيْنَتِهِ الصَّحِيحَةِ

ریڈیو ایک مدرسہ ہے اگر اس کے اسباق اچھے ہوں گے تو فائدہ دے گا اگر برے ہوں تو وہ برا بنائے گا اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر بے حیائی اور فحاشی غالب آگئی ہے۔ اس لئے حکومت کے اکثر لوگ اخلاق اور صحیح تربیت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

سِرَّةُ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر ابن خطابؓ کی سیرت کا ذکر

العناصر: مولدہ ومنشاء، سیرتہ الاجمالیہ قبل الاسلام، اسلامہ و ہجرتہ الی المدینہ، نضالہ مع المشرکین و اعداء الاسلام، عہد الخلافۃ الیہ و قیامہ بہا، سیاستہ فی الحکم، حکمتہ و تدبیر، زہد فی نعیم الدنیا و تفسفہ، مقتلہ۔

نمود للاجابه: وُلِدَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقُرَشِيُّ بَعْدَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ عَشْرَ سَنَةً، وَنَشَأَ نَشَأَ الْفَتَيَانِ مِنْ قُرَيْشٍ فَرَعَى الْمَأْشِيَةَ صَغِيرًا وَمَارَسَ التِّجَارَةَ وَالْحَرْبَ كَبِيرًا۔ ثُمَّ أَخَذَ نَفْسَهُ بِثِقَافَةِ الْأَشْرَافِ مِنْ قَوْمِهِ فَتَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ وَتَقَلَّبَ فِي التِّجَارَاتِ بَيْنَ الْيَمَنِ وَالْحَبَشَةِ جُنُوبًا وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ شِمَالًا۔ حَتَّى فَخَمَ أَمْرُهُ، وَعَظُمَ قَدْرُهُ

وَاسْتَهْرَ فِي النَّاسِ بِلَاغَةِ اللِّسَانِ وَثَبَاتِ الْجَنَانِ وَقُوَّةِ الشَّكِيمَةِ وَمَصْأَةِ
الْعَزِيمَةِ فَجَعَلَتْ لَهُ قُرَيْشٌ السَّفَارَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فِي السَّلَامِ
وَالْحَرْبِ۔

ابو حفص عمر بن الخطاب جو قریش سے تھے حضور ﷺ کی ولادت کے تیرہ سال
بعد پیدا ہوئے اور آپ نے ابتدائی تربیت جوانی تک قریش سے حاصل کی پس آپ نے
چھوٹی عمر میں گلہ بانی کی اور آپ نے تجارت اور جنگ میں بڑی مہارت حاصل کی۔ پھر
آپ نے اپنی قوم کے شریف لوگوں کی تہذیب کو اپنا پاس آپ نے یمن جنوبی حبشہ شام
اور شمالی عراق کی تجارت کے دوران لکھنا سیکھ لیا یہاں تک کہ آپ کا معاملہ عظیم اور آپ کا
مرتبہ بڑا ہو گیا اور آپ لوگوں میں زبان کی بلاغت، مضبوط دل خود دار اور مصمم ارادے
والے مشہور ہو گئے۔ پس قریش نے ان کو اپنے اور عرب قبائل کے درمیان سلامتی اور
جنگ کا سفیر بنا دیا۔

وَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ عَارِضُهُ وَنَاهِضُهُ وَلَجَّ فِي الْخُصُومَةِ وَالْإِنْكَارِ
عَلَى مُتَبِعِيهِ وَالْمُسْلِمُونَ يَوْمَئِذٍ لَا يُزِيدُونَ عَلَى خُمُسَةٍ وَارْبَعِينَ رَجُلًا وَتِلْكَ
عَشْرَةُ امْرَأَةٍ، يَجْتَمِعُونَ سِرًّا فِي دَارِ الْأَرْقَمِ الْمُخْزُومِي فَكَانَ الرَّسُولُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَعْزَّزَ الْإِسْلَامَ بِهِ أَوْ يَأْبَى جَهْلٍ، فَاخْتَارَهُ اللَّهُ
لِهَذِهِ السَّعَادَةِ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِلشَّهَادَةِ۔ وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَتَنِهِ يَوْمَئِذٍ وَ
يُعَذِّبُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَلَحَنَتْهُ أُخْتُهُ وَأَخْرَجَتْ لَهُ صَحِيفَةً فِيهَا آيَاتٌ مِنْ سُورَةِ
طه۔ فَلَمَّا قَرَأَهَا تَعَظَّمَتْ فِي صَدْرِهِ۔ وَقَالَ: أَمِنْ هَذَا أَفَرَّتْ قُرَيْشٌ؟ ثُمَّ سَأَلَ
أَيْنَ الرَّسُولُ؟ فَقِيلَ لَهُ فِي دَارِ الْأَرْقَمِ قَالَ عُمَرُ "فَاتَيْتُ فَضَرَبْتُ الْبَابَ
فَاسْتَجَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ حَمْرَةٌ مَا لَكُمْ؟ قَالُوا عُمَرُ قَالَ: وَعُمَرُ افْتَحُوا لَهُ
فَإِنْ أَقْبَلَ قَبَلْنَا مِنْهُ وَإِنْ أَدْبَرَ قَتَلْنَاهُ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَتَشَهَّدْتُ فَكَبَّرَ أَهْلُ الدَّارِ تَكْبِيرَةً سَمِعَهَا أَهْلُ مَكَّةَ۔ فَقُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ؟ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَفِيمَ الْاِخْتِفَاءِ؟ فَخَرَجْنَا صَفَيْنَ اَنَا فِي اَحَدِهِمَا وَحَمْزَةُ فِي الْاٰخِرِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَظَرَرْتُ قُرَيْشَ اِلَيَّ وَاِلَى حَمْزَةَ فَاصَا بَتُّهُمْ كَابَةً شَدِيدَةً فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوقُ يَوْمَئِذٍ۔ كَانَ ذَٰلِكَ سَنَةً سِتٍّ وَعَشْرُونَ سَنَةً وَالْاَذَى قَدْ اُسْتُدَّ بَلَاؤُهُ بِالْمُسْلِمِينَ فَاحْتَمَلَ مِنْهُ نَصِيبَهُ وَعَادَى فِي اللَّهِ صَدِيقَهُ وَنَسِيبَهُ۔

اور جب اسلام آیا تو اس کا معارضہ کیا اور جھگڑے اور انکار میں تیز ہو گئے اس کے متبعین پر اور مسلمان اس وقت ۲۵ آدمی اور تیرہ عورتوں سے زیادہ نہ تھے دار ارقم مخزومی میں چھپ کر جمع ہوتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ابو جہل یا عمر کے ذریعے اسلام کو عزت دے پس اللہ نے اس سعادت کے لئے عمر کو چن لیا۔ اور گواہی کے لئے (مسلمان ہونے کے لئے) اس کا سینہ کھول دیا اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے بہنوئی کے پاس گئے اس کو ڈانٹ رہے تھے اور سزا دے رہے تھے! اسلام لانے پر آپ کی بہن زخمی ہو گئی اور اس نے آپ کے لئے قرآن نکالا جس میں سورہ طہ کی آیت لکھی ہوئی تھی۔ پس جب آپ نے ان کو پڑھا تو ان کے دل میں ان آیات کی عظمت پیدا ہوئی اور کہا کیا اسی سے قریش نے فرار اختیار کیا؟ پھر پوچھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں ان کو بتایا گیا کہ دار ارقم میں ہیں تو عمر نے کہا میں آیا اور میں نے دروازہ کھٹکایا پس قوم جمع ہو گئی تو حمزہ نے ان کو کہا تم کو کیا ہے تو انہوں نے کہا عمر ہے۔ اس کے لیے دروازہ کھول اگر ہماری طرف آیا تو قبول کریں اس سے اگر پیٹھ پھیرے تو ہم اس کو قتل کریں گے۔ پس یہ بات نبی کریم نے سن لی تو پس آپ نکلے پس میں نے کلمہ پڑھا اور مکان میں موجود لوگوں نے زور دار نعرہ لگایا جو مکہ والوں نے سن لیا۔ تو میں نے رسول اللہ سے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں تو میں نے کہا پھر چھپنا کس وجہ سے تو ہم دو صفوں میں نکلے میں ان دونوں میں سے ایک میں تھا اور حمزہ دوسری میں تھے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے جب قریش والوں نے میری طرف اور حمزہ کی طرف دیکھا پس ان کو بہت تکلیف پہنچی تو نبی کریم نے اسی دن سے میرا نام فاروق رکھ دیا اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی اور تکالیف مسلمانوں کے ساتھ بڑھ گئیں۔ اور آپ نے اس کی وجہ سے سب کچھ برداشت کیا اور اللہ کے لئے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے لڑائی کی۔

حَتَّى تَسَلَّلَ الْمُؤْمِنُونَ لَوْأَذًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَرَيْنَ مِنَ الْعَذَابِ وَالْفِتْنَةِ فَلَمْ يَشَاعُمِرُ الْجُرِّيُّ الْبَاسِلُ أَنْ يَخْفَى هِجْرَتَهُ وَإِنَّمَا تَقَلَّدَ سَيْفَهُ وَتَنَكَّبَ قَوْسَهُ -

حتی کہ ایمان والے لوگوں نے مدینہ کی جانب جائے پناہ اختیار کرنے کیلئے کوچ کیا تکالیف اور فتنوں سے بچ نکلے پس عمر جو کہ دلیر اور بہادر تھے انہوں نے اپنی ہجرت کو چھپانا پسند نہ کیا انہوں نے تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر رکھی۔

وَأَتَى الْكُعْبَةَ، وَأَشْرَافُ قُرَيْشٍ بِفَنَائِهَا فَطَافَ وَصَلَّى، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ "شَاهَتِ الْوُجُوهُ! مَنْ أَرَادَ أَنْ تَشْكُلَ أُمُّهُ وَيَيْتَمُ وَلَدُهُ وَتَرْمَلَ رَوْحَتُهُ فَلْيَلْقِنِي وَرَاءَ هَذَا الْوَادِي" فَلَمْ يَتَّبِعْهُ أَحَدٌ - وَلَمْ يَزَلْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ الصَّاحِبِ الْأَمِينِ يُؤَيِّدُهُ بِسِنَانِهِ وَلِسَانِهِ، وَيَرَى لَهُ الرَّأْيَ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي بَعْضِ الْحَوَادِثِ - حَتَّى قُبِضَ الرَّسُولُ، وَاخْتَلَفَ الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرُونَ فِيمَنْ يَكُونُ الْخَلِيفَةُ فَأَيَّدَ هُوَابَا بَكْرٍ حَتَّى تَمَّتْ لَهُ الْبَيْعَةُ وَقَامَ مِنْهُ فِي خِلَافَتِهِ مَقَامَ الْمُسْتَشَارِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْقَاضِي وَالْعَدْلِ حَتَّى حَضَرَ الْمَوْتَ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَجِدْهُ غَيْرَهُ مَنْ يَعْهَدُ إِلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ فَتَوَلَّاهَا بِقُوَّةِ الْمُؤْمِنِ الْمُخْلِصِ وَعِزْمَةِ الْقَوِي الشُّجَاعِ وَحَنَكَةِ الشَّيْخِ الْمُجَرَّبِ، وَحِكْمَةِ الْعَبْقَرِيِّ الْأَرِيبِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَلَكُوتِ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَطَفِقَ وَحَدَّه

وَهُوَ فِي قَلْبِ الصَّحْرَاءِ الْحَدِيثَةِ وَيَدِيرُهُ وَيَسُوسُهُ فَيُكَلِّي الْوَلَاةَ وَيُخْتَارُ
 الْقَضَاةَ وَيُنْصِبُ الْقَوَادِّ وَيُحَرِّكُ الْأَجْنَادَ وَيُبْعَثُ الْأُمْدَادَ وَيُرْسِمُ الْخُطَطَ
 يُحِطُّ الْمُدُنَ وَيُسَنِّ السِّنْنَ وَيَقْسِمُ الْفَنَى وَيُقِيمُ الْحُدُودَ مِمَّا يَنْوُءُ
 بِالْحُكُومَاتِ وَيَكْتَوِي عَلَى الْمَجَالِسِ وَكُلَّ ذَلِكَ فِي سِدَادٍ رَأَى وَتَقُوبٍ
 ذَهْنٍ وَبَعْدَ نَظَرٍ وَمَضَاءٍ عَزْمٍ وَكُلَّ ذَلِكَ وَهُوَ يَقْتَرِشُ الْعُبْرَاءَ وَيَعَايِشُ
 الدَّهْمَاءَ وَيَتَدَثَّرُ بِالنُّوبِ الْخُلُقِ، يَأْتِدُمُ بِالْحَلِّ وَالزَّيْتِ وَلَا تَزِيدُ نَفَقَتَهُ مِنْ
 بَيْتِ الْمَالِ عَلَى دِرْهَمَيْنِ فِي الْيَوْمِ وَلَا تَزَالُ خَلَاْفَتُهُ مَثَلًا مِنَ الْمُثُلِ الْعُلْيَا فِي
 النِّظَامِ وَالْعَدْلِ وَالْأَمَنِ۔

اور کعبہ آئے اور قریش کے بڑے لوگ اس کے صحن میں آئے طواف کیا اور نماز
 پڑھی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا چہرے سیاہ ہو جائیں جو ارادہ کرے کہ اس کی
 ماں اس کو گم پائے (روئے) اس کے بچے یتیم ہوں اور اس کی بیگم رنڈ وہ ہو پس میرے
 ساتھ اس وادی کے پیچھے لڑائی کرے کسی نے آپ کے پیچھے آنے کی جرأت نہ کی۔ اور
 آپ ہمیشہ حضور کی تلوار اور زبان کی تائید کرتے رہے اور بعض اوقات آپ جو رائے حضور
 کو دیتے تھے تو وہ قرآن بن جاتا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ چلے گئے اور انصار اور
 مہاجرین نے اختلاف کیا کہ خلیفہ کن لوگوں سے ہو آپ نے جس کی تائید کی وہ ابو بکر تھے
 یہاں ان پر بیعت مکمل ہو گئی اور آپ ان کے دور میں مشیر قاضی مقرر ہوئے یہاں تک کہ
 ابو بکر انتقال فرما گئے تو انہوں نے عمر کے علاوہ کسی کو نہ پایا جو اس عہدہ کے اہل ہو خلافت
 کے لئے پس ان کو مخلص مومن کی طاقت کی وجہ سے اور طاقتور بہادر اور تجربہ کار اور ذہین
 ہونے کی وجہ سے چن لیا اور انہوں نے اپنا ہاتھ قیصر و کسریٰ کی بادشاہت پر ڈالنا تنہا
 کامیاب ہو گئے حالانکہ وہ قحط زدہ صحراء کے دل میں تھے آپ نے اس کے متعلق غور و فکر کیا
 اور اس کو سنوا دیا پس گورنروں کو مقرر کرتے اور قاضیوں کو چنتے اور لشکر تیار کئے اور کمکیں
 بھیجیں اور رسم الخط کو رائج کیا شہروں کی حد بندی کی اور سن ہجری کا اجراء کیا اور مال فنی

تقسیم کیا حدود قائم کی اور ان مقامات کی حد بندی کی جو کہ حکومتوں سے کافی دور تھے اور عدالتیں قائم کیں۔ یہ سب رائے کی درستی تھی اور ذہن کی پختگی تھی اور دور اندیشی اور مصمم ارادے ہونے کا کمال تھا لیکن ان تمام چیزوں کے باوجود آپ نے مفلسی کا بھونا استعمال کیا اور لوگوں میں گھل مل کر زندگی گزاری اور پرانا کپڑا استعمال کرتے تھے۔ سر کے اور زیتون کے ساتھ روٹی کھاتے اور بیت المال سے ایک دن میں دو روپے ہموں سے زیادہ اپنا نفقہ نہ لیتے۔ آپ کی حکومت نظم و ضبط، انصاف اور امن کی بہت بڑی مثال بنی رہی۔

وَلَكِنْ عُمَرُ الَّذِي ارْضَى اللَّهُ وَالنَّاسَ بَعْدَهُ وَفَضَّلَهُ لَمْ يَرْضَ عَبْدًا مَجْوُوسِيًّا اسْمُهُ، "لَوْلَوْ - اِذْ نَصَحَ لَهُ اَنْ يُحْسِنَ اِلَى مَوْلَاهُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَاَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ عَلَيْهِ دِرْهَمَيْنِ فِي الْيَوْمِ يُؤَدِّيهِمَا اِلَيْهِ وَهُوَ نَجَارٌ، وَنَقَّاشٌ حَدَّادٌ، فَاحْتَقَدَ عَلَيْهِ هَذِهِ النَّصِيحَةَ وَكَذَّبَ اِلَيْهِ فِي الْغُلَسِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَوةَ الْفَجْرِ فَطَعَنَهُ بِخَنْجَرٍ ذِي نَصْلَيْنِ طَعَنَاتٍ كَانَتْ سَبَبَ مَوْتِهِ، وَذَلِكَ لِكَلَّةِ الْاَرْبَعَاءِ لِثَلَاثِ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ۲۳ هَجْرِي۔

اور لیکن عمرؓ نے اللہ اور لوگوں کو راضی کیا لیکن ایک مجوسی غلام جس کا نام لؤلؤ تھا۔ جب اس کو نصیحت کی کہ وہ اپنے مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ بھلائی کریں اور یہ کہ دو درہم سے زیادہ نہ ہونے دے ان کو اس کی طرف ادا کرے وہ بڑھئی نقاش اور لوہار تھا۔ پس اس پر یہ نصیحت گراں گزری۔ آپ کی طرف اندھیرے میں چلا آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اس نے آپ کو تیز دھاری دار زہر آلود خنجر گھونپ دیا تو وہ آپ کی موت کا سبب بنا ذی الحجہ کے ۲۷ بدھ کی رات آپ پر حملہ ہوا اور یکم محرم الحرام کو شہادت پائی۔

الْتَّمَرَيْنِ (۶۹) (مشق نمبر ۶۹)

اُكْتُبْ عَنْ حَيَاةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

العناصر: مولده، و منشأه حياته قبل الخلافة (يتقلب في اعطاف النعيم و بكثر الطيب) انتقال الخلافة اليه مفاجأة، التحول في حياته زهده في النعيم وتقشفه، بعض امثلة زهده و تقشفه سياسته في الحكم، تانير حكمه في الحياة والمجتمع وفاته، الخسارة بوفاته، حاجته العالم اليوم الى مثله۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

وُلِدَ سَيِّدُنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ۔ يَبْلُغُ نَسَبُهُ لِابْنِكِ اِلَى مَرْوَانَ وَيَبْلُغُ نَسَبُهُ مِنْ اُمِّهِ اِلَى سَيِّدِنَا عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَاهْتَمَّ بِتَرْبِيَّتِهِ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَذَلِكَ بَلَغَ دَرَجَةَ الْفَضْلِ وَالسَّعَادَةِ وَدَرَجَةَ اَشَدِّ كَمَالِ الْعِلْمِ وَالِدِّينِ۔ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَجُلًا مِنْ اَفْرَادِ الدَّهْرِ۔ كَانَ فَرْدُ الْمِائَةِ الْاُولَى تَوَجَّهَ اِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ مَعَ اخْتِتَامِ الْقُرْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَبَعْدَهَا بَدَلٌ مِمَّا كُلُّ جَوَانِبِهِ مِنَ الْمُمْلِكَةِ وَالْبِلَادِ عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْحُكْمِ وَالسُّلْطَانِ۔ قَبِضَ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ وَاغَاثَ الْمَظْلُومَ وَاعَادَ الْحَقَّ اِلَى صَاحِبِ الْحَقِّ وَكَمَّلَ الْأَمْرَ مَرَّةً أُخْرَى لِلدِّينِ الْإِسْلَامِ وَالسَّعَادَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ۔ وَلَمَّا كَانَ يَنْتَمِي اِلَى الْأَصْلِ الْأُمَوِيِّ فَازَ بِمَنْصَبِ خَطِيبٍ مَنْصَبِ الْأَمَارَةِ عَلَى الْمَدِينَةِ سَهْلَ لَهُ ذَلِكَ وَارَادَةَ اللَّهِ وَمِثْلُ نَفْسِهِ اِلَى الدِّينِ وَعِلْمِهِ اَنْ يُعْتَرَفَ مِنْ عِلْمِ الدِّينِ وَالتَّقْوَى شَيْئًا كَثِيرًا وَاتَّصَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَاهْلِ الدِّينِ فَاخَذَ مَا عِنْدَهُمْ وَكَاتَرَ شَخْصِيَّاتِهِمْ وَتَزَوَّدَ لِنَفْسِهِ مِمَّا يَمْلِكُونَهُ لِكِنَّهُ لِتَرْبِيَّتِهِ فِي بَيْتَةٍ عَالِيَةِ مَلَكِيَّةٍ۔ كَانَ رَفِيعُ الذَّوْقِ مَرَهْفُ الْحِسِّ وَيَلْبَسُ نَفِيسًا وَيَأْكُلُ لَذِيذًا وَيَعْطُرُ مَلْبَسَهُ بِرَوَائِحِ فَاْنِحَةٍ۔ فَلَمَّا ارَادَ اللَّهُ بِهِ وَالْأُمَّةَ

الْإِسْلَامِيَّةَ خَيْرًا انْتَقَلَتِ الْخَلَافَةُ إِلَيْهِ بَعَثَةً لَمْ يَكُنْ يَرْجُوَهَا عَلَى بَالٍ أَحَدٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَتْ فَتَجَرَّدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ جَمِيعِ مَا كَانَ يَخْتَصُّ بِهِ مَتَنَعِمًا۔ وَتَزَهَّدَ فِي الدُّنْيَا أَقْصَى عَايَةِ الرُّهْدِ۔

وَآخَذَ النَّاسَ عَلَى الْبَاطِلِ وَآخَذَ الزَّكَاةَ، وَسَمِعَ لِلْمَظْلُومِ وَنَصَرَ الْحَقَّ۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمْ يَبْقَ وَالِيًا لِلْمُسْلِمِينَ إِلَّا سِتْنَيْنِ ثَبَتَ فِيهَا لِلْعَالَمِ أَنَّ الْإِسْلَامَ مُلَانِمٌ لِكُلِّ عَصْرِ۔ انْتَقَلَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ فِي السَّنَةِ الْوَاحِدَةِ بَعْدَ الْإِمَانَةِ الْأُولَى طَيَّبَ اللَّهُ تَرَاهُ وَرَفَعَ دَرَجَاتَهُ۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز مدینہ میں ۶۱ھ ہجری کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب آپ کے والد کی طرف سے مروان تک اور آپ کی والدہ کی طرف سے سیدنا عمر ابن خطاب تک پہنچتا ہے۔ آپ کی تربیت کا اہتمام سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ نے کیا اور اسی وجہ سے آپ فضیلت اور سعادت کے بلند مرتبے کو پہنچے اور علم اور دین درجہ کمال تک پہنچے عمر بن عبدالعزیز زمانہ ساز افراد میں سے تھے آپ پہلی صدی کے فرد تھے کہ اللہ کی رحمت کی طرف سے متوجہ ہوئے باوجود پہلی صدی ہجری کے ختم ہونے کے اور بعد تبدیلی لانے اپنے ارد گرد کی سلطنتوں اور ممالک کو اپنی حکومت میں جس پر حاکم اور سلطان تھے۔ آپ نے ظالم کا ہاتھ پکڑا اور مظلوم کی مدد کی اور حق کو حق والے کی طرف لوٹایا اور ایک مرتبہ دوبارہ معاملہ دین اسلام اور آخرت کی سعادت کے لیے مکمل ہو گیا۔ اور چونکہ آپ اموی نسل میں سے تھے اس لئے آپ مدینہ کی گورنری کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس چیز نے آپ کے لئے آسانی پیدا کر دی اور اللہ کی مشیت اور دین کی طرف اور علم کی طرف کا میلان ہوا کہ آپ نے علم دین اور تقویٰ سے بہت کچھ حاصل کر لیں اور علماء اور دین والوں کے ساتھ مل جائیں۔ پس آپ نے جو کچھ ان کے پاس تھا لے لیا اور ان کی شخصیات سے متاثر ہوئے اور اپنے لئے بہت سا توشہ لے لیا جس کے وہ مالک تھے۔ لیکن شاہانہ ماحول میں تربیت پانے کے باوجود آپ اونچے ذوق اور ذہن حسن والے

تھے اور عمدہ لیا س اور لذیذ کھانا اور اپنے کپڑوں پر خوشبو عمدگی سے لگاتے تھے۔ پس جب اللہ نے آپ کے ذریعے امتہ اسلامیہ کی بھلائی کا ارادہ کیا تو آپ کو اجازت خلافت منتقل ہو گئی اور کسی کو اس کی امید نہ تھی کہ اس طرح ہونے والا ہے۔ پس عمر بن عبدالعزیز نے اپنے آپکو تمام ان چیزوں سے الگ تھلک کر لیا جو کہ آپ کے ساتھ عیش و عشرت کے لحاظ سے خاص تھیں اور آپ نے دنیا سے انتہاء درجے تک زہد (پرہیز) اختیار کیا۔ جھوٹ پر لوگوں کی گرفت کی زکوٰۃ وصول کی مظلوم کی دادرسی کی اور حق کی مدد کی آپ مسلمانوں کے دو سال خلیفہ رہے اور پورے عالم میں ثابت کر دیا کہ اسلام ہر زمانے کیلئے سازگار ہے۔ آپ پہلی صدی کے بعد ایک سال کے دوران انتقال فرما گئے اللہ قبر کو معطر اور درجات کو بلند کرے۔

الْتَمَرَيْنِ (۷۰) (مشق نمبر ۷۰)

قِصَّةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَ الْعَجُوزِ

العناصر: اعتاد ان یغیر زیہ و یخرج لیلاً لیعلم من اخبار الناس ذات لیلة رای ناراً تو قد فدنا الیہا۔ اذہو بعجوز حولہا صبیان بیكون سوال عمر عن بکائہم ثم ماجال بینہ و بین العجوز من الحوار قلقہ واضطرابہ اسراہ الی بیت المال، حملہ الاقیق والسمن الی العجوز قیامہ بالطبخ وإطعامہ الصغار، هدوؤہم ومرحہم دعاؤہ العجوز وندمہا حین لہر لہا الیسر تسلیۃ عمر ایاہا وامرہ برانب شہری لہا۔ دعاء العجوز لعمر رضی اللہ عنہ۔

كَانَ عُمَرُ خَلِيفَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَ يَخْرُجُ لَيْلاً لِيَعْلَمَ مِنْ أَخْبَارِ النَّاسِ مَرَّةً خَرَجَ مُطَابِقًا لِعَادَتِهِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ رَأَى نَارًا فِي بَيْتٍ تَوَقَّدَ فَدَنَا إِلَيْهَا وَدَخَلَ فِي الْبَيْتِ وَرَأَى هُنَاكَ عَجُوزَةً حَوْلَهَا كَانَ الصَّبِيَّانُ يَبْكُونِ

فَسَلَّ عُمَرُ عَنْ بُكَاءِ الصَّبِيَّانِ فَقَالَتِ الْعَجُوزَةُ أَنَا فَقِيرَةٌ وَلَيْسَ لِي مَالٌ وَشَيْءٌ عِنْدِي أَنْ أَطْعَمَهُمْ وَكَانَتِ الْقَدْرُ تَغْلِي وَكَانَ فِيهَا مَاءٌ فَتَحَيَّرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَذَهَبَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ سَرِيعًا وَحَمَلَ الدَّقِيقَ وَالسَّمْنَ وَرَجَعَ سَرِيعًا إِلَى بَيْتِ الْعَجُوزِ وَقَامَ إِلَى وَقْتِ طَبَخَتِ الْعَجُوزُ وَأَطْعَمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الصَّبِيَّانِ - فَفَرَحَتِ الْعَجُوزُ جَدًّا بِهَذَا الْعَمَلِ وَفَرَحَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِأَكْلِهِمْ وَلُعْبِهِمْ - وَدَعَتِ الْعَجُوزُ لِعُمَرَ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِدْعَا الْعَجُوزِ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ وَرَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ - فَإِذَا جَاءَتِ الْعَجُوزُ فِي دَارِ الْخِلَافَةِ وَزَاثَ عُمَرَ جَالِسًا فَنِدِمَتْ لِظُهُورِ سِرِّهَا - فَتَسَلَّى عُمَرُ إِيَّاهَا وَقَالَ لَهَا كَانَ لَكَ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَحْدِمَكَ وَلَكِنْ لَمْ أُخْبِرْ عَنْكَ فَدَعَتِ الْعَجُوزُ لِعُمَرَ وَذَهَبَتْ إِلَى بَيْتِهَا -

حضرت عمرؓ مؤمنین کے خلیفہ تھے اور وہ رات کو لوگوں کے حالات کی خبر لینے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اپنی عادت کے مطابق اندھیری رات میں نکلے تو انہوں نے کسی گھر میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو وہ اس کے قریب ہوئے اور گھر میں داخل ہوئے اور وہاں پر انہوں نے ایک بڑھیا کے ارد گرد بچوں کو دیکھا کہ رو رہے تھے۔ پس حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کے متعلق پوچھا تو بڑھیا نے کہا کہ میں غریب نادار ہوں اور میرا کوئی مال نہیں اور کوئی چیز میرے پاس نہیں کہ میں ان کو کھانے کو دوں اور ایک ہنڈیا جس میں پانی تھا وہ اہل رہی تھی۔ پس امیر المؤمنین حیران ہوئے اور بیت المال کی طرف تیزی سے گئے اور آٹا گھی وغیرہ اٹھایا اور جلدی سے بڑھیا کے گھر کی طرف لوٹے اور اس وقت تک ٹھہرے رہے کہ جس وقت تک بڑھیا نے کھانا پکایا اور امیر المؤمنین نے بچوں کو کھلا لیا تو بڑھیا اس عمل سے بڑی خوش ہوئی اور امیر المؤمنین بھی بچوں کے کھانا کھانے اور کھیلنے کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور بڑھیا نے حضرت عمرؓ کو دعا دی کہ اللہ تجھے امیر

المؤمنین بنائے پھر حضرت عمرؓ نے بڑھیا کو دار الخلافہ میں آنے کی دعوت دی اور واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ پس جب بڑھیا دار الخلافہ آئی تو اس نے حضرت عمرؓ کو بیٹھا ہوا دیکھا تو وہ اپنے راز کے ظاہر ہونے کی وجہ سے شرمندہ ہوئی تو پس حضرت عمرؓ نے اس کو تسلی دی اور فرمایا یہ آپ کے لئے میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کی خدمت کروں لیکن مجھے آپ کے حال سے متعلق خبر نہیں دی گئی تھی پس حضرت عمرؓ کو بڑھیا نے دعا دی اور اپنے گھر کی طرف چلی گئی۔

<https://darsenizamibooks.wordpress.com/>

الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الرِّسَائِلِ

(چوتھا باب خطوط کے متعلق)

پہلے حصہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیتہ) اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے اور چوتھے حصہ میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً بڑوں کے لئے سیدی الجلیل حرسہ اللہ، والدی الشفیق حفظہ اللہ، حضرة الاستاذ الجلیل وغیرہ۔

دوست احباب کے لئے: صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل، اخی المخلص، اخی العزیز وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے: ولدی و فلذۃ کبدی، اخی و قرۃ عینی، اخی العزیز، عزیزِ فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم و کریم یا اخلاص و مودت یا شفقت و محبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۲) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کیوں کہ مقصود دراصل یہی ہوتا ہے جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے۔ اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دعا خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ ”غرض“ کے مناسب حال و موقع شکریا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں۔ مثلاً طلب خیریت اور مزاج پرسی کا خط تہنیت اور مبارکبادی کا خط، تعزیت و غمخواری کا خط، شکرگزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ، اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرز تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکرگزاری کے خط میں محسن کے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج و الم میں مشارکت اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں، کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیئے جا رہے ہیں مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رِسَالَةٌ مِّنْ وَالِدٍ لِّوَلَدِهِ

باپ کا بیٹے کی طرف خط جس میں

يَجْتَهُ عَلَى الْجِدِّ وَالْاجْتِهَادِ فِي الْقِرَاءَةِ

اس کو اور پڑھنے میں محنت اور کوشش کرنے پر ابھارا گیا ہو۔

العناصر: الديباجة، الافتتاح، الغرض، (الحث على الجِدِّ والاجتهاد واداء الواجب من القراءة والكتابة والتحلى بالصفات الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية)

الاختتام:

وَلَدَيَّ الْعَزِيزُ!

مَا كَانَتْ نَفْسِي لِتَطِيبَ بِفِرَاقِكَ لَوْلَا مَا أَتَمَّنَاهُ لَكَ مِنْ سَعَادَةٍ وَمَا أَبْغَيْهِ مِنْ رَقِيٍّ وَرِفْعَةٍ وَإِنِّي لَأَنْتَظِرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي تَعُودُ فِيهِ إِلَى وَطَنِكَ

مُتَحَلِّيًا بِالْفَضَائِلِ وَالْعُلُومِ النَّافِعَةِ، تَسْتَقْبِلُكَ الْقُلُوبُ وَتَقْرَبُكَ الْعُيُونُ وَإِنِّي
وَأَنْ وَثَقْتُ بِغَزَارَةِ عَقْلِكَ وَطَهَارَةِ أَصْلِكَ فَلَا يَمْنَعُنِي مِنْ تَرْوِيدِكَ النَّصَائِحِ
الْمُفِيدَةِ، إِلَّا وَأَنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى۔ إِنَّ عَلَى كَاهِلِكَ يَابُنَيَّ وَاجِبًا مُقَدَّسًا۔
وَفِي غُنْقِكَ أَمَانَةٌ لَأَمَتِكَ وَدِينِكَ فَاخْلُصْ فِي آدَائِهَا وَإِيَّاكَ إِنْ تَرَكْنُ إِلَى
الْكُسْلِ أَوْ يَسْرَبِ الضُّعْفُ إِلَى قَلْبِكَ بَلْ كُنْ كَعَهْدِي بِكَ نَشِيطًا مُجَبًّا
لِدُرُوسِكَ مُكَبِّيًا عَلَى عَمَلِكَ فَلَنْ يَضِيعَ اللَّهُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا۔

وَمَنْ تَكُنِ الْعُلَيَاءُ هِمَّةً نَفْسَهُ، فُكُلٌ الَّذِي يَلْقَاءُ فِيهَا مُحَبَّبٌ يَابُنَيَّ!
فِي بَلَدٍ يَذْخُرُ بِالْعُلُومِ فَاتَّسَبَّ مِنْهَا أَكْبَرَ نَصِيكَ وَإِيَّاكَ إِنْ تَسْتَهْوِيكَ
زَحَارِفُ الْحَيَاةِ الْمُدْنِيَّةِ وَتَلْعَبُ بِنَفْسِكَ الْأَهْوَاءُ وَالْفِتَنُ، فَعَاقِبَةُ ذَلِكَ
وَحَيْمَةٌ، لَا يَرِضَاهَا عَاقِلٌ جَسَمَ نَفْسَهُ مُتَاعِبُ السَّفَرِ وَفَارِقُ الْأَهْلِ وَالْوَطَنِ۔
وَإِنِّي لَيَمْلَأُنِي سُرُورًا أَنْ تَظِلَّ حُسْنَ السَّيْرِ قَوِيْمِ الْأَخْلَاقِ۔

اَسْبَغَ اللَّهُ عَلَيْكَ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ وَأَقْرَبَكَ عَيْنَ الْإِدِّكَ وَأَعَزَّبَكَ دِينَكَ
أَبُوكَ الْعَزِيزُ مُحَمَّدٌ عَظِيمُ الصَّالِحِ۔

الْتَمَرَيْنِ (۷) (مشق نمبر ۷)

اَكْتُبْ رِسَالَةً لِأَخِيكَ التِّلْمِيذِ

(نَاصِحًا لَهُ بِمَا يَجِبُ أَنْ يَتَحَلَّى بِهِ فِي حَيَاتِهِ الْمَدْرَسِيَّةِ)

اپنے طالب علم بھائی کی طرف خط لکھیں جس میں اس کو نصیحت کریں کہ مدرسے کی زندگی
میں اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرے۔

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، الجهد، الاجتهاد، المواظبة، الانتباه

فی اثناء الدروس، حسن معاملۃ التلامیذ، احترام المعلمین، العناية بالنظافة، تنظیم الادوات، والعمل والوقت، التحلی بالأخلاق الکریمۃ، کالصدق والأمانة وغيرهما، المحافظة علی الصلوة والجماعة، الحَضُّ علی تلاوة القرآن الاختتام، (تمنی الخیر والنجاح، الدعا بالتوفیق وحسن المستقبل۔

الرَّسَالَةُ إِلَى الْإِخِ التِّلْمِیذِ

طالب علم بھائی کی طرف خط

اَللّٰہِیَّاجَہُ: اِخِی الْعَزِیْزُ سَلَمًا حَفِظَكَ اللّٰہُ
اَلْاِفْتِتاحُ: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اِخِی الصَّغِیْرَ الْعَزِیْزَ کَیْفَ اَنْتَ صِحَّةً وَطَبِیْعَةً
قَدْ اَخْبَرَنِی وَالِدِی الشَّفِیْقُ عَنْ کُلِّ اَحْوَالِکَ فِی الْمَدْرَسَةِ وَنَصَحَنِی اَنْ
اَكْتُبَ اِلَیْکَ الرَّسَالَةَ لِاصْلَاحِکَ۔

اَلْعَرَضُ: یَا اِبْنُ اُمِّی! هٰذِهِ اَزْمَةٌ خَائِفَةٌ لِّکُلِّ اُسْرَتِنَا لِاَنَّکَ تَضِیْعُ اَوْقَاتِکَ فِی
هٰذِهِ الْاِیَّامِ وَتَعْرِضُ عَنْ دُرُوسِکَ اِخِی الْمَحْبُوْبُ اَنْظُرْ اِلٰی حَالِکَ وَتَفَكَّرْ فِی
مُسْتَقْبَلِکَ وَتَخَيَّلْ فِی قَلْبِکَ بِتَوَجُّہِ کَامِلٍ مَا دَا تَفْعَلُ فِی عُمْرِکَ الصَّغِیْرِ وَمَا
تَعْمَلُ فِی عُمْرِکَ الْکَبِیْرِ۔

یَا اِخِی الصَّغِیْرَ الْمَحْبُوْبَ اِسْمَعْ کَلَامِی وَنَصِیْحَتِی بِقَلْبِکَ وَاَعْمَلْ
عَلِیْہِ هَلْ لَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ "مَنْ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِہِ
خَیْرًا یَفْقِہْہُ فِی الدِّیْنِ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ اٰخَرَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلٰی کُلِّ
مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ۔ وَقَالَ فِی مَقَامٍ اٰخَرَ الْعُلَمَاءُ وَرَتَّةُ الْاَنْبِیَاءِ هٰذَا الْکَلَامُ
یُکْفِیْکَ اِنْشَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ عَنْ جُهْدِ الْإِنْسَانِ -

مَنْ طَلَبَ الْعُلَى سَهَرَ اللَّيْلَى - مَنْ سَهَرَ اللَّيْلَى وَجَدَ الْمَعَالَى -

فی آخرِ الرسالة انا انصَحُكَ مَرَّةً أُخْرَى يَا أَخِي وَاطْبُ فِي
ذُرُوسِكَ وَصَلَوَاتِكَ وَنَظْفِ ثِيَابِكَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَرَبِّ ادْوَاتِكَ فِي غُرْفَتِكَ
بِتَرْتِيبٍ حَسَنِ - وَاحْدِمِ لِكُلِّ اسَاتِدَتِكَ وَاسْتَعِذْ بِنَفْسِكَ لِخِدْمَتِهِمْ فِي
كُلِّ وَقْتٍ -

الْإِحْتِمَامُ: اَنَا ارْجُو عَلَيْكَ أَنْ تَعْمَلَ عَلَى نَصَائِحِي وَأَنَا ادْعُوكَ أَيْضًا عَنْ
نَجَاحِكَ فِي الْمُسْتَقْبَلِ حَفِظَكَ اللَّهُ فِي الدَّارَيْنِ عَنْ كُلِّ آفَةٍ -

اے میرے پیارے چھوٹے بھائی آپ صحت اور طبیعت کے لحاظ سے کیسے
ہیں مجھے مشق والد صاحب نے مدرسے آپ کے نام احوال سے متعلق خبر دی اور مجھ
نصیحت کی کہ میں آپ کی طرف آپ کی اصلاح کے لئے خط لکھوں -

اے میرے مادرزاد یہ ہمارے سارے خاندان کے لئے تکلیف دہ بات ہے
کہ تو ان دنوں مدرسے میں اپنے اوقات کو ضائع کرتا ہے اور اپنے اسباق سے روگردانی
کرتا ہے - میرے پیارے بھائی اپنے حال کی طرف غور کر اور اپنے مستقبل کے متعلق
سوچ اور دل میں دھیان پیدا کر مکمل توجہ کے ساتھ کہ تو چھوٹی عمر میں کیا کر رہا ہے اور اپنی
بڑی عمر میں کیا کرے گا -

اے میرے بھائی میری بات اور میری نصیحت توجہ سے سن اور اس پر عمل کر کیا تو
نہیں جانتا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ - اور
دوسرے مقام پر فرمایا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ - اور
دوسرے مقام پر فرمایا الْعُلَمَاءُ وَرَكَّةُ الْأَنْبِيَاءِ یہ بات تجھے کافی ہے انشاء اللہ تعالیٰ -
شاعر نے انسان کی کوشش کے متعلق کہا -

مَنْ طَلَبَ الْعُلَى سَهَرَ اللَّيْلَى - مَنْ سَهَرَ اللَّيْلَى وَجَدَ الْمَعَالَى -

خط کے آخر میں تجھے دوبارہ نصیحت کرتا ہوں اے میرے بھائی اپنے سبقوں میں باقاعدگی، نمازوں و تلاوة القرآن اور اپنے کپڑوں کو بروقت صاف اور چیزوں کو اپنے کمرے میں اچھی ترتیب کے ساتھ رکھ اور ہر استاد کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھ۔

اختتام: میں امید کرتا ہوں کہ تو میری نصیحتوں پر عمل کرے گا میں بھی مستقبل میں تیری کامیابی کے لئے دعا کروں گا اللہ تجھے دونوں جہانوں میں ہر آفت سے بچائے۔

رسالة تلميذ نقل احد اساتذته من المدرسة

(فَكْتُبَ إِلَيْهِ يَتَأَسَفُ فِيهَا عَلَى فِرَاقِهِ

وَيَتَذَكَّرُ فَضْلَهُ وَآيَادِيَهُ)

مدرسے سے استاد کے چلے جانے پر شاگرد کا خط جس میں اس کی

جدائی پر افسوس اور ان کی مہربانیوں اور خدمات کا ذکر ہو۔

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، اظهار التأسف، على نقله و ذكره

ياديه و فضله، الختام تمنى الخير و اظهار المودة و الاحترام۔

سَيِّدِي وَ اُسْتَاذِي الْجَلِيلُ

تَحِيَّةٌ وَ احْتِرَامًا مِنْ قَلْبٍ يَقِيضُ بِحُبِّكَ وَ نَفْسٌ مُعْتَرِفَةٌ بِفَضْلِكَ
فَقَدْ تَأَسَّفْنَا كَثِيرًا عَلَى نَفْلِكَ مِنْ هَذِهِ الدَّارِ، وَ عَزَّ عَلَى انْفُسِنَا بُعْدُكَ وَ سَاءَ نَا
فِرَاقُكَ۔ قَدْ كُنَّا نَقْرَأُ عَلَيْكَ نَعْلَمُ أَنَّكَ سَتَمُكُّتُ بَيْنَنَا حَتَّى نَخْرُجَ عَلَى
يَدَيْكَ وَلَكِنَّ مَعَ الْأَسَفِ۔ حَالَتْ مَشِيَّةُ اللَّهِ دُونَ رَجَائِنَا فَسَافَرْتَ مِنْ هُنَا

وَنَحْنُ لَانْزَالُ فِي حَاجَةِ إِلَيْكَ وَالرَّغْبَةِ فِي الْأُرْشَافِ مِنْ مِنْهْلِكَ الْعَذْبِ
وَالْمِيلُ إِلَى الْإِسْتِزَادِهِ مِنْ عِلْمِكَ الْوَاسِعِ وَقَضْلِكَ الْعَظِيمِ وَكَمْ كُنَّا لَوْدُ
أَنْ يَتَمَّ مَابَدَاتٍ، وَأَنْ تَرَى ثَمَارَ غَرْسِكَ قَدْ أَيْعَتْ وَأَتَتْ أَكْلَهَا۔

سَيِّدِي الْجَلِيلُ! إِنَّا نَتَأَسَّفُ عَلَى مَا ضَيَعْنَا تِلْكَ الْفُرْصَةَ السَّعِيدَةَ
الَّتِي كَانَتْ حَاصِلَةً لَنَا بِقِيَامِكَ فِينَا، وَكَانَ مِنَ الْمَيُوسُورِ أَنْ نَسْتَرِيدَ مِنْ
تَوْجِيهَاتِكَ النَّافِعَةِ وَإِرْشَادِكَ الْقَوِيمِ وَدَلَالَتِكَ عَلَى الْخَيْرِ وَعِنْدَمَا نَتَأَسَّفُ
عَلَى ضَيَاعِ هَذِهِ الْفُرْصَةِ۔ نَذْكُرُ أَيْدِيَ الْأُسْتَاذِي۔ فَإِنَّهُ قَدْ قَوَّمَ أَخْلَاقَنَا
وَهَذَّبَ نَفُوسَنَا ثَقَفَ عُقُولَنَا وَآخَذَنَا إِلَى مَعَالِمِ الرُّشْدِ وَالْهُدَى۔ وَنَفَخَ فِي
قُلُوبِنَا رُوحَ الْحَمَاسِ عَلَى الدِّينِ وَالْغَيْرَةِ عَلَى الْحَقِّ فَحَنُّ نَشْكُرُ فَيْكَ اللَّهُ
وَنَسْأَلُهُ لَكَ كُلَّ خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ۔ اَدَامَ اللَّهُ۔ صِحَّةَ الْأُسْتَاذِ وَأَسْبَغَ عَلَيْهِ ثَوْبَ
الْعَافِيَةِ۔

وَتَفَضَّلْ بِقَبُولِ لَائِقِ التَّحِيَّةِ وَفَائِقِ الْإِحْتِرَامِ وَالْإِجْلَالِ تِلْمِذُكَ
الْوَفِيِّ۔

مودبانہ سلام، دل کی گہرائیوں سے قبول ہو اور یقین کیجئے نفس آپ کی عنایتوں
کا اعتراف کرنے والا ہے، یقیناً ہم نے آپ کے اس گھر سے منتقل ہو جانے پر بہت
افسوس کیا اور آپ کی دوری ہماری جانوں پر گراں گزری اور آپ کی جدائی نے ہمیں غمگین
کر دیا ہم آپ سے سبق پڑھتے تھے۔ اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ ہمارے درمیان یہاں
تک ٹھہریں گے کہ ہم آپ کے سامنے فارغ ہوں گے لیکن افسوس کے ساتھ کہ اللہ کی
مرضی حائل ہو گئی نہ کہ ہماری مرضی۔ پس آپ نے یہاں سے سفر کیا۔ ہم ہمیشہ آپ کی
ضرورت محسوس کریں اور آپ کے بیٹھے چشمے کی رغبت کرتے رہیں گے اور آپ کے علم اور
وسیع علم اور بڑی عنایت سے کچھ توشہ لینے کی طرف میلان رہے گا۔ ہماری بڑی تمننا تھی کہ
جو آپ نے شروع کیا اس کو ختم کریں اور آپ اپنے لگائے ہوئے پودے کا پھل دیکھ لیں

- تحقیق پک چکا ہے اور اس کا پھل آچکا ہے۔

ہمارے سردار، بے شک ہم افسوس کرتے ہیں۔ اس سعادتمند موقع کا جس کو ہم نے ضائع کیا جو کہ آپ کے رہتے ہوئے ہم کو حاصل تھا اور یہ آسان تھا کہ ہم آپ کی نفع مند توجیہات سے زیادہ فائدہ اٹھاتے اور آپ کی مضبوط رہنمائی اور خیر پر کی دلالت پر عمل کرتے اور اب ہمارا اس وقت افسوس کرنا فضول ہے۔ ہم استاد جیسی نعمت کو یاد کرتے ہیں بے شک انہوں نے ہمارے اخلاق مضبوط کو کیا ہمارے نفوس کو مہذب بنایا اور ہماری عقلوں کو روشن کیا اور ہمیں رشد و ہدایت کے نشان بتائے اور ہمارے دلوں میں دین کی خاطر جنگ کی روح پھونکی اور اسی طرح حق پر غیرت پیدا کی۔ پس ہم آپ کا اس بارے میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی سے بڑی بھلائی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ استاد کو لمبی صحت عطا کرے اور اس پر نافیہ کا پردہ ڈالے۔

اور برائے مہربانی لائق شان اور نہایت احترام کے ساتھ سلام پیش کرتے ہیں قبول فرمائیں۔

اَلتَّمَرِیْنِ (۷۲) (مشق نمبر ۷۲)

اِنْتَقَلَ خَالُكَ اِلَى بَاكِسْتَانٍ فَاكْتُبْ اِلَيْهِ رِسَالَةً (تَأْسَفُ فِيْهَا وَ تَذْكُرُ عَلَيْكَ فَضْلَهُ وَ عَنَايَتَهُ بِكَ)

تیرا خالو پاکستان کی طرف منتقل ہو گیا پس اس کی طرف افسوس بھرا خط لکھیں اور اپنے آپ ان کی مہربانی اور شفقت کا ذکر کریں۔

العناصر:

الدیباچہ، الافتتاح، الغرض، اظهار التأسف علی فراقہ (ذکر فضله علیہ و عنايته بك، حنينك الي لقاءه، الختام (تمنى الخير و دوام الصحة)

الرَّسَالَةُ إِلَى الْخَالِ

ماموں یا خالو کی طرف خط

خَالِي الْجَلِيل!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بَعْدَ سَلَامٍ مَسْنُونٍ اُكْتُبُ
اَحْوَالَ قَلْبِي وَكَيْفِيَّةَ اَهْلِ بَيْتِي۔

يا خالي الجليل! اليوم في الصباح بعد صلاة الفجر اذا خرجت من
المسجد اخبرني ابي عنك ان خالك سيتقل من الهند الى الباكستان
صدق يا خالي قد صرت مغمومًا ومدهشًا ومتحيرًا۔ وبعد وقت قليل
تفكرت عن فراقك وسليت قلبي وقلت في قلبي هذا الفراق عارضي
ولكن متى اتحلل عن شفقتك وحبك لانك كنت لي كابي وكانت خالتي
كأمي وكان حامدًا وحميدة كاخوي وأختي۔ ليس هذا الفراق الا من كل
الأفراد كيف أنساه في عمري۔ كان حامدًا يلعب معي بعد العصر وكانت
حميدة تلعب مع أختي۔ كيف أنسى وقت بعد العصر۔ وكنا درسنا
وحفظنا الدروس بعد صلاة المغرب بآي ولدي حفظ دروسي الآن۔ انا
انأسف على فراقكم ولكن ارضى بقسمة الجبار فينا لان كل شئ
راجلہ۔

في آخر رسالتي ادعوا الله لكم ان يسبح الله عليكم ثوب

العافية۔ آمين

ابن أختك الصغيرة۔ يحيى

سلام مسنون کے بعد میں اپنے دل کے احوال اور گھروالوں کی کیفیت لکھتا ہوں۔

اے بزرگ ماموں آج صبح کے وقت فجر کی نماز کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے آپ کے بارے میں میرے والد نے خبر دی کہ آپ کے خالو ہندوستان سے عنقریب پاکستان منتقل ہو جائیں گے۔ اے میرے خالو آپ یقین کریں میں مغموں مدہوش اور حیران ہو گیا۔ اور تھوڑے سے وقت کے بعد میں نے آپ کی جدائی کے متعلق سوچا اور میں نے اپنے دل کو تسلی دی اور میں نے اپنے دل میں کہا یہ عارضی جدائی ہے لیکن جس وقت بھی میں آپ کی شفقت اور آپ کی محبت کا خیال دل میں لاتا ہوں اس لئے کہ آپ میرے لئے میرے باپ کی طرح اور میری خالہ بیوی ماں کی طرح اور حامد اور حمیدہ میرے بھائی اور بہن کی طرح تھے۔ ان تمام افراد کی جدائی میں اپنی عمر میں کیسے بھولوں گا۔ حامد میرے ساتھ عصر کے بعد کھیلتا تھا۔ اور حمیدہ میری بہن کے ساتھ کھیلتی تھی میں عصر کے بعد کے وقت کو کیسے بھول جاؤں اور ہم مغرب کی نماز کے بعد سبق پڑھتے اور یاد کرتے تھے۔ اب میں کس لڑکے کے ساتھ اپنے اسباق یاد کرونگا۔ میں آپ کی جدائی پر افسوس کرتا ہوں لیکن میں اللہ کی تقسیم پر راضی ہوں اس لئے کہ ہر چیز کو جگہ ملنے والی ہے۔

اپنے خط کے آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو عافیت کا کپڑا اوڑھادے۔ آمین!

آپ کا بھانجا بیٹی

رِسَالَةُ صَدِيقٍ فِي الْاِعْتِذَارِ

دوست کے نام عذر پیش کرنے کا خط

العناصر :

الديباجة، الافتتاح، الغرض (ذكر المودة بينهما: المانع الذي

حال درن الكتابة اليه، الاعتذار، الختام۔

أَخِي الْوَفِيُّ وَصَدِيقِي الْحَمِيمِ

أَهْدِي إِلَيْكَ تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَأَبْتَكَ إِلَيْكَ أَشْوَاقِي وَأَرْجُو لَكَ الْخَيْرَ

وَالْهِنَاءُ وَبَعْدُ:

فَقَدْ وَصَلَتْ رِسَالَتُكَ مُعْبِرَةً عَنْ رَفِيقِ شُعُورِكَ وَصَفَاءٍ وَوَدِّكَ
وَصَادِقُ حُبِّكَ۔ وَأَنَّكَ قَدْ عَاتَبْتَ أَخَاكَ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكْتُبْ إِلَيْكَ مُنْذُ
شَهْرَيْنِ وَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْكَ جَوَابَ رِسَالَتِكَ وَلَكَ حَقٌّ لِلْعَتَابِ۔ وَلَكِنْ لَبَعْلَمُ
الْأَخُ أَنَّهُ لَمْ يُمْعِنِ مِنَ الْكِتَابَةِ طُولَ هَذِهِ الْفَتْرَةِ إِلَّا اسْتِعْدَادِي لَامْتِحَانٍ
لِشَهَادَةِ الْإِبْدَائِيَّةِ فَارْجُو مِنْكَ الْمَغْفِرَةَ، وَهَذَا أَنَا قَدْ أَذَيْتُ الْإِمْتِحَانَ بِنِعْمَةِ
اللَّهِ وَفَضْلِهِ عَلَى أَحْسَنِ حَالٍ۔ وَفَرَعْتُ مِنْهُ فَبَدَرْتُ إِلَيْكَ بِالْكِتَابَةِ وَإِنِّي
لَمُعْتَرِفٌ بِتَقْصِيرِي فَاسْتَعِذِرْ أَخَاكَ۔

وَإِنِّي لَأَمُكُّثُ هُنَا فِي الْمَدْرَسَةِ نَحْوَ أُسْبُوعٍ حَتَّى تَظْهَرَ النَّتِيجَةُ
وَلَقَدْ وَفَّقَ اللَّهُ إِلَى السَّدَادِ فِي الْجَابَةِ فَارْجُو النَّجَاحَ حَقَّقَ اللَّهُ لِي الْأَمَالَ
وَوَفَّقَنِي وَإِيَّاكَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى۔

وَفِي الْخِتَامِ تَقَبَّلْ مِنْ أَخِيكَ الْمُحِبِّ أَزْكَى التَّحِيَّاتِ وَأَكْوَنَ
سَعِيدًا لَوْ بَلَغَتْ ذَلِكَ حَضْرَةُ الْوَالِدِ الْجَلِيلِ وَإِخْوَتِكَ الْأَعَزَّةِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

اُخُوكَ الْمُخْلِصُ، حَمِيدٌ

میرے وفادار اور گہرے دوست

میں آپ کی طرف محبت اور عقیدت بھرا سلام ہدیہ کر رہا ہوں اور اپنے شوق
سے واقف کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا خط ملا جو کہ آپ کے عمدہ شعور کی غمازی اور آپ کی محبت کی خوبی اور
آپ کی محبت کی سچائی کو بیان کرتا ہے اور بے شک آپ نے اپنے بھائی کو اس بات پر
معتوب ٹھہرایا کہ ان دو ماہ سے آپ کی طرف خط نہیں لکھا اور نہ ہی آپ کے خط کا جواب

دیا اور آپ کو عتاب کرنے کا حق ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ مجھے کس چیز نے خط لکھنے، اور اس لمبے عرصے میں کسی چیز نے نہیں روکا مگر میری امتحان کی تیاری نے ابتدائی درجات کے لئے۔ پس میں امید کرتا ہوں آپ سے معذرت کی اور ہاں میں نے اللہ کے فضل سے امتحان دیدیا ہے۔ اور انہی حالت میں دیا ہے۔ اور اس سے فارغ ہو گیا ہوں۔ پس میں آپ کی طرف خط لکھنے میں جلدی کر رہا ہوں اور بے شک میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے بھائی سے معذرت طلب کرتا ہوں۔ اور بے شک میں یہاں ٹھہروں گا ایک ہفتے تک تا کہ نتیجہ آجائے۔ اور اللہ نے مجھے جواب لکھنے کی توفیق دی پس میں کامیابی کی امید رکھتا ہوں حصہ بنا دے اللہ میری امیدوں کو اور تجھے اور آپ کو اس چیز کی توفیق دے جو وہ پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

اور آخر میں اپنے پیارے بھائی کی طرف سے پاکیزہ سلام قبول کریں اور میں خوش نصیب ہوں گا کہ اگر آپ والد گرامی کی خدمت میں سلام پہنچا دیں اور اپنے پیارے بھائیوں کی طرف۔ والسلام

الْتَمَرِیْنُ (۷۳) (مشق نمبر ۷۳)

دَعَاكَ صَدِيقٌ لِيْ زِيَارَتِهِ فِي مَدِيْنَةِ لَكْنَوُ

(ثُمَّ طَرَأَ مَا يَمْنَعُكَ فَاكْتُبُ اِلَيْهِ تَعْتَدِرُ)

مجھے تیرے دوست نے اپنی زیارت کے لئے لکھنؤ شہر میں آنے کی دعوت دی

(پھر تم کو اچانک کوئی عذر پیش آ گیا تو آپ اس کی طرف اپنا عذر لکھیں)

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، رغبته في الاشارة الى جمال المدينة

ومحاسنها العلمية، المانع الذي طرأ، اسفلك للتخلف، الختام۔

اَخِي الْمُحِبِّ وَصَدِيقِي الْحَمِيمِ! تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ۔
 بَعْدَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ فَقَدْ وَصَلَنِي خَطُّكَ فِي الْأُسْبُوعِ الْمَاضِيَةِ وَكُنْتُ
 مَشْغُولًا فِي أَمْرِ أَهْمٍّ۔ الْيَوْمَ بَعْدَ الْفُطُورِ قَرَأْتُهُ وَسِرَرْتُ وَفَرِحْتُ بِهِ جِدًّا
 لِأَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى مَدِينَتِكَ لِكُنْزٍ لِي بِأَرْتِكَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ۔
 يَا صَدِيقِي صَدِّقْ عَلَيَّ حُرُوفِي وَكَلَامِي كُنْتُ مُسْتَعِدًّا لَمَّا عَلَيَّ
 سَفَرٌ إِلَى مَدِينَةٍ لِكُنُوءٍ وَلَكِنْ لَمَّا اسْتَدْنْتُ عَنْ أَبِي وَأُمِّي۔ قَالَا لِي مَا لَكَ
 يَا زَاهِدٌ لِمَ لَا تَذْهَبُ إِلَى أُخْتِكَ الصَّغِيرَةِ إِلَى لَاهُورَ هَذَا أَمْرٌ أَهْمٌ فَاعْتَذِرْهُ
 الْآنَ يَا أَخِي أَنَا اسْتَعِذُّ مِنْكَ لِأَنِّي لَأَقْدِرُ عَلَى سَفَرٍ لِي بِأَرْتِكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّي هَذَا
 الْعُذْرَ۔ وَاعِدْ بِكَ أَنْ آتِيكَ فِي السَّنَةِ الْآتِيَةِ إِنِشَاءَ اللَّهِ۔
 أَخُوكَ الْمُخْلِصُ وَالصَّدِيقُ الْحَمِيمُ۔

بعد سلام مسنون کے آپ کا خط مجھے گزشتہ ہفتہ میں وصول ہوا اور میں کسی اہم
 کام میں مصروف تھا۔ آج ناشتے کے بعد میں نے اس کو پڑھا اور مجھے اس سے مسرت اور
 بہت فرحت ہوئی اس لئے آپ نے مجھے اپنے شہر لکھنؤ کی زیارت کے لئے ان دنوں میں
 آنے کی دعوت دی ہے۔

اے میرے دوست! آپ میرے حروف اور کلام پر یقین کریں۔ میں آپ
 کے شہر لکھنؤ کی طرف سفر کے لئے بالکل تیار تھا لیکن جب میں نے اپنے والدین سے
 اجازت طلب کی تو ان دونوں نے مجھے کہا اے زاہد تو اپنی چھوٹی بہن صغیرہ کے پاس لاہور
 کیوں نہیں جاتا۔ یہ اہم کام ہے جس کا میں آپ سے عذر پیش کر رہا ہوں اے میرے
 بھائی میں آپ سے معذرت طلب کرتا ہوں اس لئے میں آپ کی زیارت کیلئے سفر کرنے
 پر قادر نہیں ہوں پس میری طرف سے یہ عذر قبول کریں اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں
 کہ آئندہ سال انشاء اللہ آپ کے پاس آؤنگا۔

تَهْنِئَةُ مَرِيضٍ عَزُوفِي

مریض کو صحت یاب ہو جانے پر مبارکباد دیں

العناصر: الדיاجه، الافتتاح، الغرض، لالتهنئة، سروره و سرور الاخوان، الختام، تمنى الخير والسعادة۔

اَخِي الْمُحِبُّ وَصَدِيقِي الْكَرِيمُ..... اَمْتَعْنِي اللَّهُ بِطُولِ حَيَاتِكَ
تَسَلَّمْتُ الْيَوْمَ رِسَالَةً مِنْ اَخِيكَ الصَّغِيرِ وَهِيَ تَحْمِلُ لِي الْبُشْرَى بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ
مَنَّ عَلَيْكَ بِالشِّفَاءِ وَالْبَسْكَ خُلِّلَ الصَّحَّةَ وَالْعَافِيَةَ فَلَهُ عَظِيمُ الشُّكْرِ عَلَى
هَذِهِ الْمَنَّةِ۔

اَخِي وَصَدِيقِي! قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْاَنْبَاءَ بِخَطُورَةِ الْحَالِ وَجَفَاءِ
الدَّهْرِ الْعَشُومِ فَكُنْتُ اتَقَلَّبُ عَلَى اَحَرٍّ مِنَ الْجَمْرِ وَاَبَيْتُ اتَضَرَّعُ اِلَى اللَّهِ
وَاَبْتَهِلُ اِلَيْهِ اَنْ يُعِيدَ عَلَيْكَ صِحَّتَكَ وَيَسْبِغَ عَلَيْكَ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ، فَمَا اِنْ
سَمِعْتُ تِلْكَ الْبُشْرَى مِنْ اِبْلَالِكَ مِنْ مَرَضِكَ حَتَّى كَدْتُ اَطِيرُ فَرْحًا وَلَوْ
كُنْتُ بَيْنَنَا مَعَشَرَ الْاِخْوَانِ لَشَهِدْتَ وُجُوهًا عَلَيْهَا نَضْرَةُ الْفَرَحِ وَعُيُونًا
تَلْمَعُ بِضِيَاءِ السُّرُورِ وَقُلُوبًا تَفِيضُ بِالْغَيْطَةِ وَالْاَلْبَتْهَاجِ وَكَيْفَ لَا تَهْزَنَا هَذِهِ
الْبُشْرَى وَاَنْتَ زَهْرَةٌ مَجْلِسِنَا كُلُّ يُحِبُّكَ لِكَرِيمِ سَجَايَاكَ وَطَهَارَةِ حَلْقِكَ
وَحُبِّكَ لِلدِّينِ وَالْحَمِيَّةِ لَهُ۔

اَخِي الْوَفِيُّ! اِنَّ صَدِيقِي اُجِدُ فِيهِ لِنَفْسِي حُسْنَ الْمَوَاسَاةِ وَجَمِيلَ
السَّلَوى فِي كُلِّ نَازِلَةٍ فَاحْرُصْ عَلَى حَيَاتِكَ وَاَضُنْ بِطُولِ بَقَائِكَ وَاَفْرَحْ
بِصُحْبَتِكَ وَاَخُوتِكَ۔ فَشَكَرُ اللَّهَ عَلَى هَذِهِ النِّعْمَةِ الَّتِي وَهَبَهَا لَكَ وَالشَّالَةَ
اَنْمَ يَحْفَظُكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

میرے پیارے بھائی اور معزز دوست۔ اللہ آپ کی لمبی زندگی سے مجھے نفع دے۔ میں نے آج آپ کے چھوٹے بھائی سے خط وصول کیا اور وہ میرے لئے خوشخبری لئے ہوئے تھا۔ کہ اللہ نے آپ پر شفاء کے ذریعے احسان فرمایا اور آپ کو صحت اور عافیت کا لباس پہنچایا۔ پس اس لئے اس احسان پر شکر عظیم ادا کرنا چاہئے۔

میرے بھائی اور میرے دوست۔ یقیناً میں حال کی بلندی اور ظالم زمانے کی بغاکی وجہ سے خبر سن چکا تھا۔ پس میں گویا کہ گرم انگاروں پر الٹ پلٹ ہونے لگا اور اللہ کے حضور آہ و زاری کرنے لگا اور اسی لئے عاجزی انکساری کرنے لگا کہ وہ آپ پر آپ کی صحت کو لوٹا دے اور آپ کو عافیت کی چادر اوڑھا دے پس جب میں نے آپ کی بیماری سے صحت یاب ہونے کی خبر سنی تو میں خوشی کی وجہ سے پھولے نہ سمایا۔ اگرچہ ہمارے درمیان بھائیوں جیسا تعلق ہے، البتہ تو چہروں کو دیکھے کہ ان پر خوشی کی رونق اور آنکھیں مسرت کی روشنی سے چمکتا ہوا دیکھے گا اور دلوں کو رشک کے ساتھ خوشی سے بھرا ہوا پاتا ہے۔ ہم اس خوشخبری کو کیسے روند سکتے ہیں اور تو ہماری مجلس کا پھول ہے۔ ہر ایک تجھ سے تیری طبیعت کی نرمی اور تیرے گروہ کی پاکیزگی اور تیری دین کی محبت اور مروت کا دم بھرتا ہے۔

میرے وفادار بھائی بے شک تو ایک دوست ہے کہ میں جس میں اپنے مدد کرنے کی خوبی اور ہر اترنے والی چیزیں شہد جیسی خوبصورتی دیکھتا ہوں پس میں تیری زندگی پر حرص کرتا ہوں اور لمبی زندگی کی خصوصی دعا کرتا ہوں میں تیری صحبت اور بھائی چارے سے خوش ہوں اور اللہ کا اس نعمت پر جو اس نے تجھے عطا کی شکر گزار ہوں اور میں اس سے سوال کرتا ہوں تیری حفاظت کا ہر بری چیز سے۔

الْتَمَرَيْنِ (۷۴) (مشق نمبر ۷۴)

اَكْتُبْ رِسَالَةً اِلَى صَدِيقِكَ

(تَهْنِئَتُهُ بِنَجَاحِهِ فِي الْاَمْتِحَانِ)

اپنے دوست کی طرف خط لکھئے جس میں اس کو امتحان

میں کامیاب ہونے پر مبارکباد دیں

العناصر:

الديباحه، الافتتاح، الغرض، سرورہ و سرور اهل الاصدقاء،
النجاح ثمرة جدہ والاستعامة على الطريق، السوي، حثه على العمل في
القابل، والاستعانه، بالله، الختام۔

اَخِي الْمَحْبُوبُ وَصَدِيقِي الْحَمِيمُ!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بَعْدَ سَلَامٍ مُسْنُونٍ۔ اَنَا
بِخَيْرٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَيْفَ صَحَّحْتُمْ بَعْدَ الْاَمْتِحَانِ وَالنَّيْجَةِ قَدْ اَخْبَرَنِي اَبِي
فِي الصَّبَاحِ بَعْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ اَنَّ صَدِيقَكَ الْحَمِيمَ قَدْ نَجَحَ فِي الْاَمْتِحَانِ
السَّنَوِيِّ قَدْ كُنْتُ فَارِحًا وَمُسْرُورًا فَاخْبَرْتُ عَنْ نَجَاحِكَ لِكُلِّ صَدِيقٍ فِي
مَحَلَّتِي۔ فِكُلُّ فَرْدٍ كَانَ مُسْرُورًا بَسْمَعِ نَجَاحِكَ وَيُهْنِتُكَ بِحُبِّ الْقَلْبِ۔

يَا اَخِي هَذِهِ ثَمَرَةُ جُحُودِكَ فِي التَّعْلِيمِ وَسَعْيِ اسَاتِذَتِكَ لِأَنَّ اللَّهَ
لَا يَضِيعُ جُهْدَ الرَّجُلِ الْمُجْتَهِدِ بَلْ يَفْتَحُ لَهُ ابْوَابَ النِّجَاحِ وَالْفَوْزِ۔

كُلُّ صَدِيقٍ مِنَّا يُهْنِتُكَ عَلَى نَجَاحِكَ الْعَظِيمِ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ

مِنَّا خَاصًّا۔

اَنَا أَوْصِيكَ أَنْ كَسْتَقِيمَ عَلَى الطَّرِيقِ السَّوِيِّ وَاجْتَهِدْ فِي اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ لِحُصُولِ نَجَاحِ الْآخِرَةِ وَاسْتَعِنُ بِاللَّهِ فِي كُلِّ عَمَلِكَ - حَفِظَكَ اللَّهُ
مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَ مُصِيبَةٍ وَادْكُرْنَا فِي دُعَاؤِكَ بَعْدَ كُلِّ صَلَوةٍ - اَنَا أَدْعُوكَ
أَيْضًا أَنْ شَاءَ اللَّهُ -

صَدِيقُكَ الْحَمِيمُ

سلام مسنون کے بعد! الحمد للہ میں خیریت سے ہوں اور آپ کی صحت امتحان اور نتیجے کے بعد کیسی ہے۔ مجھے میرے والد نے صبح فجر کی نماز کے بعد خبر دی کہ آپ کا گہرا دوست سالانہ امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور میں بہت خوش اور مسرور ہوا پس میں نے آپ کی کامیابی کی خبر سے متعلق اپنے محلے میں ہر دوست کو دی۔ پس ہر ایک آپ کی کامیابی کی خبر سن کر خوش ہوا اور وہ سب آپ کو دل کی گہرائی مبارکباد دیتے ہیں۔

میرے بھائی یہ آپ کے اساتذہ کی کوشش اور آپ کی اپنی تعلیم میں محنت کا ثمرہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے آدمی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے کامیابی اور کامرانی کا دروازہ کھول دیتا ہے ہم میں سے ہر ایک دوست آپ کو اس عظیم کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے۔ تحقیق اللہ نے آپ پر خاص احسان کیا۔

میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ آپ سیدھے راستے پر ڈٹے رہیں اور دن رات آخرت کی کامیابی کے حصول کیلئے محنت کریں اور اللہ سے اپنے ہر عمل میں مدد طلب کریں۔ اللہ آپ کی ہر آفت اور مصیبت سے حفاظت فرمائے اور آپ ہمیں ہر نماز کے بعد اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں میں بھی آپ کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔

آپ کا گہرا دوست

تَعَزِيَّةُ صَدِيقٍ مَاتَ وَالِدُهُ

اپنے دوست کو والد کے فوت ہو جانے پر تعزیت کا خط لکھیں

العناصر:

الدیاجہ، الافتتاح، الغرض، مشارکتہ فی الألم، و تسلیتہ و

تخفیف مصابه، الحث علی الصبر، طلب الرحمة، للفقید، الختام۔

أَخِي الْمُحِبُّ وَصَدِيقِي الْحَمِيمُ! تَحِيَّةٌ وَسَلَامًا

بَلَّغْنِي خَبَرَ وَفَاةٍ وَالِدِكَ فَكَانَ كَسْهَمٍ صَابٍ وَقَعَ فِي الْقَلْبِ

فَاسْوَدَّتِ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي، هَذِهِ الْمُصِيبَةُ فَالْزُرُّءُ فَادِحٌ وَالْخَطْبُ عَظِيمٌ

أَخِي إِنِّي أَعْزِيكَ أَجْمَلَ الْعَزَاءِ وَأَشَاطِرُكَ فِي هَمِّكَ الْأَخْزَانِ

وَأَرْجُو أَنْ تَعْتَصِمَ بِالصَّبْرِ وَتَسْتَعِينَ بِالصَّلَاةِ۔ وَهَذَا هُوَ ذَائِبُ الْمُؤْمِنِ

الْحَقِّ وَأِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَلَا شَكَّ فِي أَنَّ هَذِهِ الْفَاجِعَةُ قَدْ أَنْهَكَتْكَ وَنَقَلَتْكَ مِنْ طُورٍ إِلَى طُورٍ۔

كُنْتُ قَبْلَ يَوْمِيذٍ فِي حِصَانَةِ ابْنِكَ الْفَقِيدِ هُوَ يَكْفُلُكَ وَيَقُومُ بِأَمْرِكَ۔ وَالْآنَ

أَلِ إِلَيْكَ مَسْئُولِيَّةُ لِفَقِيدٍ فَانْتَ الْيَوْمَ تَتَوَبُّ عَنْ وَالِدِكَ فِي تَكْفُلِ إِخْوَتِكَ

الصِّغَارِ وَمَوَاسَاهُ أُمِّكَ الْحَزِينَةِ۔ وَأَنْتَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ تَعَزِيَّةٌ وَسَلْوَى۔

فَتَشْجَعُ أَيُّهَا الْأَخُ الْفَاضِلُ وَاحْتَمِلْ كُلَّ مَا تَلَاقِيهِ فِي هَذَا السَّبِيلِ بِجِلْدٍ

وَأَنَاقَةٍ وَحُزْمٍ وَعَزْمٍ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُلْهِمَكَ الصَّبْرَ وَأَنْ يَغْفِرَ لِلْفَقِيدِ وَيَسْبُلَ

عَلَيْهِ سَحَابٌ رَحْمَتِهِ وَرِضْوَانِهِ

أَخُوكَ الْوَفِيُّ وَصَدِيقُكَ الْحَزِينُ

مجھے آپ کے والد کی وفات کی خبر پہنچی جو کہ ایک سیدھے تیر کی طرح دل پر لگی

پس دنیا میرے سامنے سیاہ ہو گئی اور یہ مصیبت آپ کے لئے بہت بڑی ہے پس یہ درد ناک مصیبت ہے اور بہت بڑے صدمے کی بات ہے۔

میرے دوست! میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرتا ہوں اور تیرے غم بھرے دکھ میں حصہ دار ہوں، اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ صبر کا دامن پکڑیں گے اور نماز کے ذریعے مدد مانگیں گے۔ اور یہی سچے مومن کی شان ہے۔ بے شک صبر پہلی ہی مصیبت کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس مصیبت نے تجھے کمزور کر دیا اور تجھے ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کر دیگی میں اس دن سے قبل تو اپنے مرحوم باپ کی پرورش میں تھا وہ آپ کی کفالت کرتے تھے اور تیرے معاملہ کو پورا کرتے تھے اور ان کی جدائی کی وجہ سے یہ کچھ تری طرف نوٹ آیا۔ پس تو آج کے دن سے اپنے والد کی طرف سے چھوٹے بھائیوں کی کفالت کرنے پر ثواب دیا جائے گا اور اپنی غمگین ماں کے المیہ کے بدلے اور تو ہی اس کے لئے اس کے بعد تسلی کا ذریعہ ہے بس آپ دلیر بنیں (مت گھبرائیں) اے میرے صاحب مرتبہ بھائی اور اس راستے میں جو بھی تکلیف پہنچے برداشت کرے اور بردباری اور صبر کے ساتھ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صبر کی توفیق دے اور آپ کے مرحوم باپ کی مغفرت کرے اور اس پر اپنی رحمت اور رضا کے بادل برسائے (بارش برسائے)۔

التَّمَرُّنُ (۷۵) التَّمَرُّنُ (۷۵)

لَكَ صَدِيقٌ تُوْفِيَتْ وَالِدَتُهُ فَاصْكُتْ إِلَيْهِ

(تَعَزِّيْهِ وَتَشَارِكْهُ فِي حُزْنِهِ وَتَسْلِيْهِ)

آپ کے ایک دوست کی والدہ وفات پا گئی ہے اس کی طرف تعزیت

اور اس کے غم میں شریک ہونے اور تسلی دینے کا خط لکھئے

العناصر:

الديباحه، الافتتاح، الغرض، (علمك بوفاة والدته، الممك عجزك

عن الذهاب اليه، الحث على اصبر، طلب الرحمة، للمرحومة، الختام

اَحْيِ الْمُحِبَّ وَصَدِّقْهُ الْمُخْلِصُ!

تَحِيَّةٌ وَسَلَامًا بِصَمِيمِ الْقَلْبِ - بَعْدَ تَحِيَّةٍ وَسَلَامٍ قَدْ اسْفَتْ كَثِيرًا
عَلَى هَذَا اِذْ اَخْبَرَنِي خَالِي اَنْ اَمَّ صَدِيقَكَ نَعِيمٍ قَدْ مَاتَتْ قَبْلَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ
مَرَضٍ طَوِيلٍ كَانَ هَذَا الْخَبْرُ لِي كَالْكَهْرْبَاءِ الْحَارِقَةِ قَدْ اُكْتُتَبَ قَلْبِي بِهَذَا
الْخَبَرِ وَكَدْتُ اَنْ اَبْكِيَ عَلَى مَوْتِ اُمِّكَ الْعَزِيزَةِ وَكُنْتُ مَعْرُوفًا اِذَا دَخَلْتُ
فِي بَيْتِي فَسَلَّطَنِي اُمِّي عَنْ كَيْفِيَّتِي الْحَاضِرَةِ - مَالِكُ يَا بُنَيَّ - فَاخْبَرْتُهَا عَنْ
هَذَا الْحُزْنِ -

اَحْيِ الْعَزِيزُ هَذَا الْهُمُّ وَالْحُزْنُ لَيْسَ بِمُنْتَهَى - وَلَكِنْ الصَّبْرُ شَيْءٌ
عَظِيمٌ - اَنَا اعَزَّيْكَ وَاسْلَيْكَ عَلَى وَفَاةِ اُمِّكَ هَذَا الْاَلَمُ عَجِيبٌ لَا بَدَلَ لَهُ فِي
هَذِهِ الدُّنْيَا - اَنَا شَرِيكَ فِي حَمِّكَ وَحُزْنِكَ عَلَى وَفَاةِ اُمِّكَ الْمُحَبُّوبَةِ
الْمَرْحُومَةِ -

بَرَدَ اللَّهُ قَبْرَهَا وَجَعَلَ جَنَّةً مَثْوَاهَا

اُخْوَكِ الْمُخْلِصُ

دل کی گہرائیوں سے سلام قبول ہو۔ بعد سلام کے یقیناً میں اس پر بہت افسوس
ہوا کہ جب میرے خالو نے مجھے خبر دی کہ تیرے دوست نعیم کی والدہ فوت ہو گئی ہے۔ دو
دن قبل طویل بیماری کے بعد۔ یہ خبر میرے لئے جلا دینے والی بجلی کی طرح تھی۔ میرا دل
بھرا آیا اس خبر کے ساتھ اور قریب تھا کہ میں آپ کی پیاری والدہ کی موت پر رونے لگوں

اور میں غمگین حال میں گھر میں داخل ہوا تو میری ماں نے مجھ سے میری موجودہ حالت سے متعلق پوچھا اے میرے بیٹے تجھے کیا ہوا تو میں نے انہیں اس غم کی خبر دے دی۔
میرے پیارے بھائی یہ دکھ اور غم ختم ہونے والا نہیں ہے۔ اور لیکن صبر بڑی عظیم چیز ہے۔ میں آپ سے تعزیت کرتا ہوں اور آپ کو آپ کی والدہ کی وفات پر تسلی دیتا ہوں۔ یہ ایک عجیب صدمہ ہے جس کا اس دنیا میں کوئی بدل نہیں میں آپ کے دکھ اور غم میں والدہ مرحومہ کی موت پر برابر کا شریک ہوں۔
اللہ اس کی قبر کو ٹھنڈا کرے اور جنت کو اس کا ٹھکانا بنائے۔

آپ کا مخلص بھائی

رِسَالَةُ شُكْرِ

(لِصَدِيقٍ أَهْدَى إِلَيْكَ كِتَابًا فِي الْإِنشَاءِ)

(ایک دوست کی طرف شکر یہ کا خط لکھنے جس نے آپ کی طرف انشاء سے متعلق کتاب ہدیہ بھیجی)

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (اثر الهدية في النفس و بيا مزايها

الشكر) الختام (تمنى الخير والسعادة۔

حَضْرَةُ الْأَخِ الْفَاضِلِ.....

سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرِضْوَانُهُ عَسَى أَنْ تَكُونَ فِي خَيْرٍ مَّا وَدَّكَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ صِحَّةِ الْجِسْمِ وَسَعَادَةِ الرُّوحِ وَعَافِيَةِ الْبَالِ وَبَعْدَ۔

يُسْرَتِي جَدًّا أَنْ أَبْعَثَ لَكَ كَلِمَةَ الشُّكْرِ وَالْإِمْتِنَانِ عَلَى هَدِيَّتِكَ الطَّرِيفَةِ كِتَابِ "النحو الواضح" وَالْحَقُّ أَنَّكَ بَعَمَلِكَ هَذَا أَسَدَيْتَ إِلَى سَائِرِ طَلَبَةِ الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ فِي الْهِنْدِ الْآتِنْسِي وَلَا يَسْعُهُمُ الْإِسْتِغْنَاءُ عَنْهُ۔

وَلَا يَدْرُكُ خَطَرَ هَذَا الْمَجْهُودِ إِلَّا مَنْ عَرَفَ عَرَاقِيلَ هَذَا الطَّرِيقِ وَعَالَجَ
بِنَفْسِهِ فَتَحَ هَذَا الْبَابَ وَحَاوَلَ أَنْ يُنْشِئَ فِي الطَّلَبَةِ ذَوْقَ الْأَدَبِ الصَّحِيحِ
وَيُدْرِيَهُمْ عَلَى التَّرْجِمَةِ وَالْإِنْشَاءِ فَلَمْ يَجِدْ بَيْنَ يَدَيْهِ رَسْمًا يَتَّبِعُهُ وَلَا مِثَالًا
يَقْتَدِيهِ وَلَا مُعَلِّمًا يَهْدِيهِ فَجَاءَ كِتَابُ الْآخِ الْفَاضِلِ سَدًّا لِهَذَا الْفُرَاغِ وَقَضَاءً
لِحِلَّتِكَ الْحَاجَةِ، وَأَدَاءً بِذَلِكَ الْوَجَابِ

هَذَا وَقَدْ تَصَفَّحْتُ الْكِتَابَ وَوَقَفْتُ عَلَى كُلِّ فُصْلٍ مِنْهُ فَوَجَدْتُهُ
وَأَفِيًّا فِي الْمَوْضُوعِ، وَأَحْسَنَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ هَذَا الْأَسْلُوبَ
بِرَسْمٍ لِلتَّلْمِيزِ طَرُقَ الْإِنْشَاءِ وَيُوضِحُ لَهُمْ مَنَاجِزَهُ وَيُرْشِدُهُمْ إِلَى صِحَّةِ
التَّعْيِيرِ وَالتَّرْجِمَةِ وَيَأْخُذُ بِهِمْ إِلَى الْمُسْتَوَى الْمَطْلُوبِ فِي أَقْرَابِ وَقَبِ
وَأَسْهَلِ طَرِيقٍ وَيَحْفَظُهُمْ مِنَ الْأَخْطَاءِ الْغَاشِيَةِ وَيَجْعَلُهُمْ بِمَشِيئَةِ اللَّهِ
وَعَوْنِهِ يَتَذَوِّقُونَ خِلَاوَةَ الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ وَيَمَيِّزُونَ بَيْنَ كَلَامٍ عَامِيٍّ مُتَبَدِّلٍ
وَبَيْنَ كَلَامٍ عَالٍ بَلِيغٍ وَيَنْتَهِي بِهِمْ إِلَى فَهْمِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَمَعْرِفَةِ
الْإِعْجَازِ فِي بَلَاغَتِهِ وَأَسْلُوبِهِ وَتِلْكَ هِيَ الْغَايَةُ الْمَنْشُودَةُ الَّتِي لِأَجْلِهَا
تَدْرُسُ الْعَرَبِيَّةُ فِي الْبِلَادِ النَّائِيَةِ عَنِ النَّاطِقِينَ بِالضَّادِ..

هَذَا وَأَعُوذُ أَشْكُرُ الصَّدِيقَ الْفَاضِلَ عَلَى عَمَلِهِ وَإِهْدَاءِ نُسْخَةٍ مِنْ
الْكِتَابِ - فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَنْمُو عَنْ إِخْلَاصِهِ وَصِدْقِهِ وَوَفَائِهِ بِالْأَخْوَانِ كَمَا أَنَّ
عَمَلَهُ يَدُلُّ عَلَى سَعَةِ دَرْسِهِ وَطُولِ مُمَارَسَتِهِ بِالْكِتَابَةِ وَبَذَلِ جُهِدِهِ الْجَهْدِ فِي
الْأَدَبِ الْعَرَبِيِّ - وَخَتَمًا أَسْأَلُ اللَّهَ لَكَ كُلَّ تَوْفِيقٍ وَسَدَادٍ - وَتَفْضُلٍ آخِي
بِقَبُولِ أَصْدَقِ آيَاتِ التَّقْدِيرِ وَالْوُدَادِ - وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ مُنِّي عَلَى فَضْلِكَ
وَرَحْمَتِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ -

صَدِيقُكَ الْمُخْلِصُ

اللہ کی آپ پر سلامتی اور اس کی رضا ہو امید ہے کہ آپ ایسی خیریت سے ہوں گے کہ جس کو میں آپ کے لئے جسمانی اور روحانی اور مصیبت سے عافیت کے لحاظ پسند کرتا ہوں۔

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ کی طرف شکر اور احسان کے کلمات آپ کے عمدہ ہدیہ کتاب انخوا الواضح کے عوض لکھ بھیجوں اور حق بات یہ ہے کہ بے شک آپ نے اپنے اس عمل کے ساتھ تمام مدارس عربیہ کے طلبا کی طرف جو ہندوستان میں ہیں نقد جو احسان کیا ہے تو نہیں بھولا اور ان کو اس سے استغناء ضرورت نہیں رہی اور کوئی نہیں جانتا۔ اس مشقت کی بلندی کو مگر وہ جس نے اسے راستے کی مصیبتوں کو پہچان لیا۔ اور اپنے نفس کا علاج کر لیا یہ دروازہ کھول دیا اور ارادہ کر لیا کہ طلباء میں صحیح ادب کا ذوق اور اصلاح ترجمہ اور انشاء پر کریں۔ پس کسی نے اس کے درمیان کوئی طریقہ نہ پایا کہ اس کی اتباع کرے اور نہ کوئی مثال کہ اس کی اقتداء کرے اور نہ کوئی استاذ کہ اس کی رہنمائی حاصل کرے پس عظیم المرتبہ بھائی کتاب آگئی۔ اس فراغت کو ختم (مصرف) کرنے کے لئے اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے۔

اس کتاب کو یقیناً میں صفحہ صفحہ کر کے اور ہر فصل پر میں نے نظر دوڑائی پس میں نے اس کو موضوع کافی وافی پایا۔ اور آپ نے بہت اچھا کیا جو چیز مجھے پسند تھی کہ میں اس کو دیکھوں اور میں نے دیکھا کہ یہ اسلوب لکھنے کا طابعام کے لئے انشاء کے طریقہ کو سیکھنے اور ان کیلئے اس کے طریقوں کی وضاحت کرتا ہے اور صحیح تعبیر اور ترجمہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے اور ان کو درست سیدھے مطلوب کی جانب تھوڑے سے وقت میں اور آسان طریقے سے لے جاتا ہے اور ہر ڈھانک لینے والی غلطی سے محفوظ رکھتا ہے اور ان اللہ کی بے رخی اور مشیت کے مطابق ڈھال دیتا ہے جو عربی ادب کی مٹھاس کا ذوق رکھتے ہیں جو کہ عام عربی کلام بولنے والوں اور بلند مرتبہ بلیغ عربی بولنے والوں کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں اور ان کو قرآن کے سمجھنے اور اس کی بلاغت میں موجود اعجاز کو پہنچانے اور اس کے اسلوب کو سمجھتے ہیں اور یہی گمشدہ مقصود ہے جس کی وجہ عربی پڑھی جاتی ہے دور

کے ممالک میں ضاد کا نطق کرتے ہیں۔

میں دوسرا اس پر اپنے عظیم دوست کا اس کے اس عمل کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس کتاب کے نسخہ کو میری طرف ہدیہ کرنے پر بے شک ہدیہ بھائیوں کو اخلاص، سچائی اور وفاداری کو ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح کہ اس کا عمل اس کے سبق کی کوشش اور لکھنے سے متعلق لمبی محنت اور عربی ادب میں بہت زیادہ محنت کرنے پر اور آخر میں اللہ سے ہر توفیق اور اصلاح کا سوال کرتا ہوں اور برائے مہربانی میرے بھائی۔ تقدیر کی سچی نشانیوں کو قبول کیجئے۔

آپ کا مخلص دوست

التَّمَرُّينُ (۷۶) (مشق نمبر ۷۶)

اَكْتُبْ رِسَالَةً اِلَى صَدِيقٍ اَهْدِي اِلَيْكَ قَلَمًا رَشِيقًا

(تَشْكُرُهُ عَلٰی حُبِّهِ وَعَلٰی هَدِيَّتِهِ اِلَيْكَ)

دوست کی طرف ایک خط لکھئے جس نے آپ کی طرف ایک خوبصورت قلم ہدیہ بھیجا اس میں اس کی محبت اور آپ کی طرف سے ہدیہ بھیجنے پر شکریہ ادا کریں

العناصر:

الديباجه، الافتتاح، الغرض، (قيمة الهدية واثرها في النفس،

الشكر، بيان فضل الهدى، وما جبل به على الوفاء) الختام

صَدِيقِي الْعَزِيزُ تَحِيَّةً وَسَلَامًا!

قَدْ وَصَلْتَنِي هَدِيَّتُكَ مَا أَهْدَتْ اِلَيَّ بِحُبِّ قَلْبِكَ۔ قَدْ كُنْتُ مَسْرُورًا اِذَا حَصَلْتُ هَدِيَّتَكَ مِنْ سَاعِي الْبَرِيدِ۔ مَا كَانَ اِنْتِهَاءُ مَسَرَّتِي اِذَا فَتَحْتُ غُلْبَةَ هَدِيَّتِكَ كَانَ فِيْهَا قَلَمًا رَشِيقًا۔ صَدِّقْ يَا صَدِيقِي قَدْ وَضَعْتُهُ عَلٰی مَقَامِ قَلْبِي لِاِظْهَارِ الْحُبِّ لَكَ فِي قَلْبِي۔ لَيْسَ هَذَا الْقَلَمُ رَحِيصًا بَلْ

هُوَ غَالٍ وَتَمِيمٌ قَدْ اَثَرْتُ هَدْيَتِكَ فِي نَفْسِي جَدًّا۔ اَنَا مَشْكُورٌ لَكَ جَدًّا عَلٰی
اِظْهَارِ حُبِّكَ بِالْهَدْيَةِ۔ وَفَضْلِ الْمُهْدَى هَذَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَفِظَهُ مِنْ كُلِّ
بَلَاءٍ وَمُصِيبَةٍ بِدُعَاءِ مُهْدَى اِلَيْهِ اَنَا اَدْعُوكَ خَيْرًا فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بَارَكَ
اللّٰهُ فِی رِزْقِكَ، وَعِلْمِكَ وَعُمْرِكَ اَنْتَ الصَّدِيقُ مِنَ الْمُخْلِصِينَ وَالْمُحِبِّينَ
لِلّٰهِ فِی الدُّنْيَا۔ حَفِظَكَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَسَتَرَ كُلَّ عَيْبِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَمَةِ۔
اُخْوِكَ الْمُخْلِصُ حَمْرَةَ

آپ کا ہدیہ میرے پاس پہنچا جو آپ نے میری طرف اپنے دل کی محبت سے
بیجا۔ یقیناً میں بہت خوش ہوا جب آپ کا ہدیہ ڈاکباز سے میں نے حاصل کیا۔ تو میری
خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ جب میں نے تیرے ہدیہ کے ڈبے کو کھولا تو اس میں ایک عمدہ قلم
تھا۔ یقین کریں میرے دوست، میں نے اس کو اپنے دل کی جگہ پر رکھا اپنے دل میں
آپ کی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ قلم کوئی سستا نہیں بلکہ یہ بہت مہنگا اور قیمتی ہے آپ
کے ہدیہ نے میرے دل میں بہت اثر کیا۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اس ہدیہ کے
ذریعہ محبت کا اظہار کرنے پر اور ہدیہ کرنے والے کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ اس کو ہر بلاء اور
مصیبت سے محفوظ رکھتے ہیں مہدی الیہ کی دعا کی وجہ سے میں آپ کے لئے دنیا اور
آخرت کی بھلائی کی دعا مانگتا ہوں اللہ آپ کے رزق اور علم اور عمر میں برکت دے آپ
مخلص اور محبت کرنے والے دنیا میں سچے دوستوں میں سے ہیں اللہ آپ کی حفاظت
کرے ہر شر سے اور آپ کے ہر عیب کو قیامت تک چھپائے۔
آپ کا مخلص دوست حمزہ

الْتَّمِرِينَ (۷۷) (مشق نمبر ۷۷)

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلَى عَمِّكَ تَشْكُرُهُ فِيْهَا
(عَلَى سَاعَةِ اَهْدَاها اِلَيْكَ)

اپنے چچا کی طرف ایک خط لکھیے جس میں اس کا شکریہ ادا کریں
آپ کی طرف ایک گھڑی ہدیہ بھیجنے پر

العناصر:

الديباجة، الافتتاح۔ الغرض، (ما اثر العمل، فائدة الساعة لك من
نظم الاوقات وتأدية الصلوات على اوقاتها، شكرك على ذلك الختام۔

عَمِيَ الشَّفِيقُ حَفَظَكَ اللَّهُ فِي الدَّارَيْنِ

تَحِيَّةٌ وَسَلَامًا اَنَا بِخَيْرٍ مَعَ أُسْرَتِي فِي بَيْتِي مِنْ كُلِّ عِغْبَارٍ هَذِهِ
الرِّسَالَةُ فِي اِظْهَارِ تَشْكُرٍ عَلَى هَدِيَّتِكَ۔ الَّتِي وَصَلْتَنِي فِي شَكْلِ السَّاعَةِ۔
يَا عَمِيَ صَدَّقَ اَنَا مُسْرُورٌ جِدًّا بِهَدِيَّتِكَ اُشَاهِدُهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ
وَلَا اِنْتِهَاء سُرُورِي فِي هَذِهِ الْاَيَّامِ بِالسَّاعَةِ۔ لَيْسَتْ هَذِهِ السَّاعَةُ بَلْ هِيَ
اِظْهَارُ حُبِّ قَلْبِكَ لِي۔ هَذِهِ هَدِيَّةٌ ثَمِينَةٌ وَلِي فِيهَا فَوَائِدُ كَثِيرَةٌ مِثْلًا هِيَ
تُسَعِدُنِي فِي نَظْمِ الْاَوْقَاتِ وَتَأْدِيَةِ الصَّلَوَاتِ عَلَى اَوْقَاتِهَا وَعَلَى الدِّهَابِ اِلَى
الْمَدْرَسَةِ عَلَى الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ۔

مَرَّةً اُخْرَى اَنَا اَشْكُرُكَ جِدًّا عَلَى اِعْطَاءِ السَّاعَةِ۔ اَنَا اَدْعُو اللَّهَ، لَكَ
فِي كُلِّ صَلَوةٍ اِنْشَاءَ اللَّهِ۔

ابْنُ اَخِيكَ الْعَزِيزُ۔ حنظله

بعد سلام مسنون میں اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں ہر اعتبار سے
خیریت سے ہوں یہ خط آپ کے اس ہدیہ کے اظہار تشکر سے متعلق ہے جو مجھے گھڑی کی
صورت میں وصول ہوا۔ اے میرے چچا یقین کریں میں بہت خوش ہوں آپ کے ہدیہ کی
وجہ سے میں بار بار اس کو ہر طرف سے الٹ پلٹ کر دیکھتا ہوں۔ اس گھڑی کی وجہ سے
ان دنوں میری خوشی کی انتہاء نہیں ہے یہ محض ایک گھڑی نہیں ہے بلکہ میرے لئے آپ کی
دل کی محبت کا اظہار ہے کہ یہ ایک قیمتی ہدیہ ہے اور میرے لئے اس میں بہت سے فوائد

ہیں۔ مثلاً وہ میرے اوقات کے نظام میں میری مدد کرے گی اور نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کا پابند بنائے گی اور مقررہ وقت پر مدرسے میں جانے کے لیے خبردار رکھے گی۔ ایک دفعہ دوبارہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گھڑی کے ہدیہ کرنے پر۔ میں آپ کے لئے ہر نماز کے بعد اللہ سے دعا کروں گا۔ انشاء اللہ

آپ کا بھتیجا حظلہ

اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلَى مُدِيرِ مَجَلَّةٍ عَرَبِيَّةٍ اِسْلَامِيَّةٍ

(ایک عربی اسلامی رسالے کے مدیر (ایڈیٹر) کی طرف خط لکھیں)

تُرِيدُ الْاِشْتِرَاكَ فِيهَا

(جس میں آپ شرکت کرنا چاہتے ہیں)

العناصر = الديباجه، الافتتاح، الغرض (ذكر العلاقة الدينية و وجهه الافكار۔ ذكر مزية المجلة والثناء عَلَى اُسْلُوبِهَا۔ اُرْسَال النُقُود لِفِئْدَل الاشتراك السنوى الختام۔

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ مُدِيرِ مَجَلَّةٍ الْغَرَاءِ

اُحْيِيكُمْ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ وَ اَدْعُوْكُمْ بِكُلِّ نَجَاحٍ فِيمَا اخَذْتُمْ عَلَى عَاتِقِكُمْ مِنْ اَعْبَاءِ الْاُمَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ مِنْ اِصْلَاحِهَا وَ اِرْشَادِهَا اِلَى غَايَاتٍ عَالِيَةٍ وَ اَعْرَاضٍ نَبِيلَةٍ۔

نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَ اِنْ تَنَاءَتْ دِيَارُنَا وَ تَبَاعَدَتْ مَوَاطِنُنَا مُتَقَارِبُونَ وَ قَدْ وَصَلْنَا بِكُمْ صِلَةَ الْاِسْلَامِ وَ رَبَطْنَا وَايَاكُمْ اَوَامِرُ الدِّينِ۔ وَ فَوْقَ ذَالِكَ مَا يُوَحِّدُنَا مِنْ جِهَةِ الْاَفْكَارِ فِي اِصْلَاحِ

الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَنَّهُمْ لَا يَتَقَلَّبُونَ وَلَا يَصْلَحُونَ إِلَّا إِذَا تَمَسَّكُوا
بِأَدَابِ الْإِسْلَامِ وَاعْتَصَمُوا بِحَبْلَةِ وَجَعَلُوا تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ نَصَبَ
أَعْيُنِهِمْ وَ مَرَمَى أَبْصَارِهِمْ وَقَدْ قَرَأْنَا بَعْضَ أَعْدَادِ مَحَلَّتِكُمُ الْغُرَاءِ
فَاعْجَبْنَا صِدْقَ لَهْجَتِهَا وَصَفَاءَ دِيْبَانِجَتِهَا وَحِلَاوَةَ لُغَتِهَا وَمَا اِمْتَنَزَ
بِهِ فَلِمَ جَنَابُكُمْ مِنْ أُسْلُوبِ رَائِعٍ وَعِلْمِ جَمٍّ، فَاجْبِنَا أَنْ نَشْتَرِكَ
فِيهَا وَ هَا نَحْنُ مُرْسِلُونَ إِلَيْكُمْ بَدَلِ الْاِشْتِرَاكِ لِسِنَةِ كَامِلَةٍ بِيَدِ
أَنْتَالَمْ نَعْلَمْ مَعَ بَدَلِ الْجُهْدِ مَقْدَارِ النُّقُودِ لِحَارِجِ الْبِلَادِ فَرُبَّمَا يَكُونُ
الْمِقْدَارُ أَقَلَّ مِمَّا عَيَّنْتُمُوهُ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَتَرْجُو مِنْ سَمَاحَتِكُمْ
أَنْ تَعْلَمُونَا نَبَادِرُ إِلَى ارْسَالِ الْبَقِيَّةِ إِلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

و تَفَضَّلُوا فِي الْآخِرِ بِقَبُولِ لَانِقِ التَّحِيَّةِ وَفَانِقِ الْاِحْتِرَامِ
اُخُوكُمْ فِي الدِّينِ

جناب ایڈیٹر سالہ عربیہ!

میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں ہر
کامیابی کی ہر اس بوجھ پر جو کہ آپ نے امت اسلامیہ کی اصلاح اور اس کی
راہنمائی کے لیے بحالی مقاصد اور اچھی اغراض کے لیے اپنے کندھوں پر اٹھایا۔

ہم مسلمان اگرچہ گھر کے اعتبار سے دور اور وطنوں کے لحاظ فاصلوں پر
لیکن ایمان کی وجہ سے قریب ہیں اور یقیناً اسلام کی چمک آپ کے ذریعے پہنچی
اور ہم کو اور آپ کو دین کے کاموں کے ساتھ جوڑ دیا، اس سے بڑھ کر کہ جو چیز
ہم کو مسلمانوں کی اصلاح کے متعلقہ افکار میں ایک بنائے ہوئے ہے وہ اسلام
ہے، اس لیے کہ وہ نہ ترقی کر سکتے ہیں نہ بہتر ہو سکتے ہیں مگر جب انہوں نے
اسلام کے آداب کو تھام لیا اور اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اسلام کی تعلیم

حاصل کرنے لگے۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں اور تحقیق ہم نے آپ کے روشن رسالے کے بعض شماروں کو پڑھا ہم کو تعجب میں ڈال دیا انکے لہجے اور دیباچے کی خوبیوں اور زبان کی مٹھاس نے، پس ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں اس میں شریک ہو جائیں اور ہم آپ کی طرف مکمل سال کا بدلے اشتراک نقد بھیج رہے ہیں بے شک ہم جانتے ہیں باوجود مشقت کے قیمت کی مقدار کو شہر سے باہر والوں کے لیے، پس اکثر مقدار اس سے کم ہوتی ہے جو آپ نے مقرر کی ہے پس اُمید رکھتے ہیں اس میں ہم آپ کی عنایت و سخاوت سے آپ ہمیں بتائیں گے تاکہ آپ کو باقی رقم جلدی بھیج دیں۔

التمرین ۷۸ (مشق نمبر ۷۸)

تُرِيدُ الْإِشْتِرَاكَ فِي مَجَلَّةٍ أُرْدِيَّةٍ دِينِيَّةٍ فَاسْتَكْتُبْتُ إِلَى مُدِيرِ الْمَجَلَّةِ
مُسْتَعِينًا بِالْمَوْضُوعِ السَّابِقِ فِي اسْتِخْرَاجِ عَنَاصِرِهِ
آپ اردو کے ایک دینی رسالے میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں
پس رسالے کے مدیر کی طرف خط لکھیں

حُضْرَةُ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ مُدِيرِ مَجَلَّةٍ
تَحِيَّةٌ وَسَلَامٌ عَسَى أَنْ تَكُونَ فِي خَيْرٍ مَا أَوَدَّلَكَ مِنْ خَيْرِ صَحَّةِ
الْجِسْمِ وَسَعَادَةِ الرُّوحِ وَعَافِيَةِ الْبَالِ وَبَعْدُ :-
قَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْكَ "أَنَّهُ مَشْغُولٌ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فِي خِدْمَةِ الدِّينِ
وَالْإِصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ بِالْمَجَلَّةِ الْأُرْدِيَّةِ وَبَعْدَ إِخْبَارِ أَبِي جَاءَنِي صَدِيقِي
سَلْمَانُ كَانَتْ فِي يَدِهِ مَجَلَّةٌ أُرْدِيَّةٌ وَجَلَسَ فِي قُرْبِي وَوَضَعَ مَجَلَّةً عَلَى

الْمُنْصَدَقَ فَاخَذْتُهَا وَقَرَأْتُ فِيهَا اِسْمَ الْمُدِيرِ فَكَانَ الْاِسْمُ هُوَ اِسْمُكَ فَقَدْ
تَحَيَّرْتُ وَفَرِحْتُ بِهَا لِاَنَّكَ مَشْغُولٌ فِي اَمْرِ عَظِيمٍ لِاصْلَاحِ الْمُسْلِمِينَ وَ
قَدْ قَرَأْتُ مِنْ بَعْضِ مَقَامَاتِ مَجَلَّتِكَ فَاعْجَبَنِي لِهَيْجَتِهَا وَصَفَاءِ دِيْبَاجَتِهَا وَ
حَلَاوَةِ مَوَاعِظِهَا۔ فَحَبِيبُ اَنْ اَشْتَرِكَ فِيهَا وَ هَا اَنَا مُرْسِلٌ اِلَيْكَ بِدَلِّ
الْاِشْتِرَاكِ لِسَنَةِ كَامِلَةٍ بِيَدِ اِنِّی لَمْ اَعْلَمْ مَعَ بَدَلِ الْجُهْدِ مِقْدَارَ النُّقُودِ
لِخَارِجِ الْبِلَادِ فَرُبَّمَا يَكُونُ الْمِقْدَارُ اَقْلُ مِمَّا عَيَّنْتَهُ۔ فَاِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَارْجُو
مِنْ سَمَاحَتِكَ اَنْ تَعْلَمَنِي اَبَادُ اِلَى اِرْسَالِ الْبَقِيَّةِ اِلَيْكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔
وَتَفَضَّلْ فِي الْاٰخِرِ بِقَبُولِ لَانِقِ التَّحِيَّةِ وَفَانِقِ الْاِخْتِرَامِ

فقط

اخوك في الدين

بعد تحیات و تسلیمات کے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے جو میں پسند کرتا
ہوں، تمہاری کی صحت اور روح کی تازگی اور مصیبت سے عافیت والی خیریت۔
اس کے بعد عرض ہے کہ میرے والد نے مجھے آپ کے متعلق خبر دی کہ وہ ان
دنوں دین کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح کے لیے اردو کے رسالے میں
مصروف ہے اس کے بعد میرے پاس میرا دوست سلمان آیا، اس کے ہاتھ میں
اردو کا رسالہ تھا میرے پاس وہ بیٹھا اور اس نے میز پر رسالہ رکھا پس میں نے
اس کو اٹھایا تو اس پر مدیر کا نام پڑھا تو وہ آپ ہی کام نام تھا، پس میں حیران ہوا
اور بہت خوش ہوا اس لیے کہ آپ مسلمانوں کی اصلاح کے عظیم کام میں مشغول
ہیں اور یقیناً میں نے آپ کے رسالے کے لئے مقامات کو پڑھا، پس مجھے اس
کے لہجے اور دیباچہ کی خوبیوں اور نصیحتوں کی منہاس نے تعجب میں ڈال دیا، پس
میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں اور ہاں میں

آپ کی طرف ایک مکمل سال کا بدلہ اشتراک بھیج رہا ہوں یقیناً میں شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے اس مشقت کے خرچ کے باوجود قیمت کی مقدار کو نہیں جانتا اکثر کی مقدار اس سے کم ہوگی جو آپ نے مقرر کی۔ پس اگر معاملہ اسی طرح ہے میں امید رکھتا ہوں آپ کی سخاوت سے کہ آپ مجھے بتائیں گے کہ میں آپ کو بقیہ رقم جلدی بھیج دوں۔ انشاء اللہ

رِسَالَةٌ إِلَىٰ عَالِمٍ جَلِيلٍ وَبَاحِثٍ إِسْلَامِيٍّ

ایک جلیل القدر اور مفکر اسلام عالم کی طرف خط

(يَسْعَىٰ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَرَفَعَ شَانَهَا بِنَصْثِ قَلَمِهِ)

جو اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش کرتا ہے اور اس شان کی بلندی اس کے زور قلم سے ہے

(تَشْكُرُ عَلَىٰ مَسَاعِيَةٍ وَتَطْلُبُ مِنْهُ مُؤَلَّفَاتِهِ)

اس کی کوششوں پر شکریہ ادا کریں اور اس سے اس کی تصانیف طلب کریں

العناصر:

الدِّبَاجُ، الافتتاح، الغرض، (التَّهْنِئَةُ عَلَىٰ مَسَاعِيهِ الْجَمِيلَةِ وَ

سَبِيهِ الْمَشْكُورِ فِي أَحْيَاءِ دِينِ اللَّهِ) الختام (تَمْنَى الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْأَتْحِيَّةِ وَسَلَامًا

اَبْقَاكُمْ اللَّهُ حَرًّا لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ وَ سَيِّفًا مَسْنُونًا عَلَى الْبَاطِلِ

تَمَحُّونَ بِهِ ظُلَامَ الْفُسْطِقِ وَالْفُجُورِ۔ فِي عَيْشِ رَغِيدٍ وَ ظِلِّ ظَلِيلٍ، وَ

عِزٍّ وَ شَرَفٍ وَ تَكَلُّوْكُمْ عَيْنُ اللَّهِ تَعَالَى وَ يَنْصُرُكُمْ بِتَأْيِيدِهِ۔

لَيْسَ لِي بِكُمْ قَدِيمُ تَعَارُفٍ وَ لَا سَالِفِي لِقَاءٍ وَلَكِنْ مَشُورًا تُكْمُ

الْمُمْتَنَةِ وَ مُؤَلَّفَاتِكُمْ الْجَلِيلَةُ قَدْ طَالَعْتُ مِنْهَا الْبَعْضَ فَوَجَدْتُ فِيهِ

تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ الصَّحِيحَةِ وَالرَّدَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَمَقَاسِدَ هَذَا الزَّمَانِ
مِنَ الزُّنْدَقَةِ وَالْأَلْحَادِ۔ مِمَّا أَكْبَرْتُهُ فِي زَمَانٍ عَزَّ النَّصْرُ فِيهِ لِلْإِسْلَامِ
وَتَعَالَيْمِهِ۔ فَاحْبَبْتُ أَنْ أَهْنِكُمْ بِحَمِيَّتِكُمُ الْإِسْلَامِيَّةِ مِمَّا أَقْدَمْتُمْ
عَلَيْهِ مِنَ السَّعْيِ فِي الْأَصْلَاحِ الدِّينِيِّ وَاعْلَاءِ كَلِمَةِ الْحَقِّ وَرَفْعِ
شَأْنِهِ فِي بِلَادِ نَائِيهِ عَنْ نَهْدِ الْعُرُوبَةِ وَالْإِسْلَامِ، كَمَا أَهْنِكُمْ
بِجُهُودِكُمُ الْمُبَارَكَةِ فِي صَقْلِ افْكَارِ شَبَابِ الْمُسْلِمِينَ وَتَقْوِيمِ
أَرَائِهِمُ الزَّائِغَةِ وَانْقَادِهِمْ مِنْ مَهَاوِي الْمَدِينَةِ الْخَلَاعَةِ الدَّاعِرَةِ
فَحْيَاكُمْ اللَّهُ وَجَزَاكُمْ اللَّهُ خَيْرًا عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ۔ وَ
أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ جَمِيعَ مُؤَلَّفَاتِكُمْ وَ مَا أَخْرَجْتُهُ إِذَا رُتُّكُمْ مِنَ
الْمَشُورَاتِ الْمُتَمَتِّعَةِ، وَ هَا أَنَا مُرْسِلٌ إِلَيْكُمْ خَمْسِينَ رُوبِيَّةً وَالبَقِيَّةُ
أَدْفَعُ عِنْدَ اسْتِسْلَامِ الْبُرِيدِ وَ تَقَبَّلُوا فِي الْخِتَامِ فَائِقِ التَّحِيَّةِ وَالْإِحْتِرَامِ،
وَالسَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اُخْوَتُكُمْ الصَّغِيرُ فِي الْإِسْلَامِ

اللہ آپ کو سلامت اور مسلمانوں کے لیے تادیر باقی رکھے اور باطل پر لگتی ہوئی
تلوار جسکے ذریعے فسق و فجور کے اندھیرے مٹ جائیں خوشحال زندگی اور ہمیشہ
باقی رہنے والا سایہ اور عزت اور شرف بخشے اور اللہ تمہاری حفاظت کرے اور اس
کی تائید کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔

میرے لیے آپ کا تعارف کوئی پرانا نہیں اور نہ کوئی گزری ہوئی ملاقات لیکن
آپ کے منشورات اور عظیم تالیفات میں سے بعض کا میں نے مطالعہ کیا پس میں
اسلام کی صحیح تعلیم اور منکرین پر رد اور اس زمانے کے زندقہ اور الحاد کے مفسد کو

مایا۔

پس میں نے پسند کیا کہ آپ کو اس اسلامی حمیت پر مبارکباد دوں جن میں آپ نے کوشش کی دینی اصلاح اور کلمہ حق کی بلندی اور دور کے ممالک میں اس کی شان کو بلند کرنے اسلام اور عربوں اور اسلام کی گھر سے جیسا کہ آپ کی ان مبارک کوششوں کی جو کہ آپ مسلمانوں کے جوانوں افکار کو صیقل کرنے کے لئے کی اور ان کی کمزور آراء کو قوی بنانے اور شہری گھائیوں سے جن میں آوارگی دیوانگی نے گھیر لیا تھا سے نکالنے میں، پس اللہ آپ کو تادیر زندہ رکھے اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے، اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ کی تمام تالیفات جو کہ آپ کے ادارے نے کئی طرف سے نشر ہو چکی ہیں ان کو خرید لوں اور ہاں میں ایک طرف پچاس بھیج رہا ہوں اور باقی میں ڈاک وصول ہوتے وقت ادا کر دوں گا۔ آخر میں مجھ سے محبت اور احترام بھرا اسلام قبول کریں۔



اُكْتُبْ رِسَالَةً اِلَى مُدِيرِ لُجْنَةِ (لِلتَّالِيفِ وَالنَّشْرِ) تَعْنِي بِنَشْرِ

الثَّقَافَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ، تَهْنِئَةً وَ تَطْلُبُ مِنْهُ بَعْضَ الْمَطْبُوعَاتِ

ایک پارٹی (جماعت) کے مدیر کی طرف تالیف اور طباعت کی غرض سے خط لکھیں تاکہ اسلامی تہذیب کا پرچار ہو، اس کو مبارکباد دیں اور اس کے کچھ مطبوعات طلب کریں

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، (التهنئة بكلمة و جيزة و تمنى
الخیر للقاءمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات) الختام (تمن الخیر
والسعادة)

حَضْرَةُ الْفَاضِلِ الْجَلِيلِ مُدِيرِ "الْحَمَّاسِ" تَحِيَّةً وَسَلَامًا
حَفَظْتُكُمْ اللَّهُ مِنْ كُلِّ غُدُوٍّ وَقَبْلَ سَعْيِكُمْ فِي خِدْمَةِ الدِّينِ
وَالْمُسْلِمِينَ۔ آمین

وَمَقَاصِدُ أَهْلِ اللُّجْنَةِ كَثِيرُونَ وَكُلُّهَا مُفِيدَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ وَلَكِنْ
اتَّفَكُرْ أَنْ نُنَشِّرَ رَسَائِلَ وَالْمَجَلَّةَ وَالْجَرَائِدَ لِأَنَّ بِهِذِهِ الرِّسَالِ نَحْنُ
نُرْسِلُ أَحْكَامَنَا وَدَعْوَتَنَا لَا فِي بَلَدِنَا بَلْ فِي جَمِيعِ الْعَالَمِ۔
قَدْ أَفْتُكَ وَرَبَّبْتُ بَعْضَ مَقَالَاتٍ وَأَشْمَلْتُ فِيهَا بَعْضَ آيَاتِ الْقُرْآنِ
وَالْأَحَادِيثِ۔ الْآنَ أَنَا أُرْسِلُ إِلَيْكُمْ كُلَّ الْمُسَوَّدَاتِ بِالْإِخْلَاصِ۔
تَكَرَّمُوا وَأَنْشَرُوا فِي هَذَا الْأُسْبُوعِ۔ أَنَا أَدْعُو لَكُمْ فِي حَيَاتِي۔
وَأُرْسِلُوا بَعْضَ الْكُتُبِ التَّارِيخِيَّةِ مَا عِنْدَكُمْ أَنَا أَعِدُّ بِكُمْ أَنْ
أَرْدُّكُمْ۔

قابلِ قدرِ صدا احترامِ مدیرِ حماس! السلام علیکم
اللہ آپ کی ہر دشمن سے حفاظت فرمائے اور آپ کی کوشش کو دین کی
خدمت اور مسلمانوں کی خدمت قبول کرے۔ آمین

پارٹی والوں کے مقاصد بہت زیادہ ہیں اور وہ سب کے سب ہر مسلمان
کے لیے فائدہ مند ہیں اور لیکن میں سوچتا ہوں کہ ہم خط رسالے اور اخبار شائع
کریں اس لیے کہ ہم ان وسائل کے ذریعے اپنے احکام اور دعوت نہ صرف اپنے
ملک میں پہنچا سکتے ہیں پورے عالم میں بھیج سکتے ہیں۔ تو میں نے کچھ مقالات کی
تالیف اور ترتیب کا کام کیا ہے جن میں سے نے بعض قرآن کی آیات اور بعض
احادیث کو شامل کیا ہے اب میں آپ کو سارے مسودات بھیج رہا ہوں۔ مہربانی
فرما کر آپ ان کو اسی ہفتے میں شائع کرائیں میں آپ کو زندگی بھر دعا دوں گا اور

آپ مجھے بعض تاریخی کتب بھیجیں جو آپ کے پاس موجود ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو لوٹا دوں گا۔

رِسَالَةُ تِلْمِیْذٍ اِلٰی نَاطِرِ الْمَدْرَسَةِ

یَرْجُوْ فِیْهَا مَنَحَةَ الْمَجَانِیَةِ

(ایک طالب علم کا ایک مدرسے کے نگران کی طرف خط

جس میں مدرسے کی طرف سے امداد کی امید ظاہر کرتا ہے)

العناصر:

الدیاجہ، الافتتاح، الغرض (عجزہ عن اداء التفقات بمعوت ابیہ، طلب المجانیة، الاتصاف بمکام الاخلاق، الجهد والاجتهاد، الختام۔

حَضْرَةُ الْمُرَبِّي الْكَبِيرِ نَاطِرُ مَدْرَسَةِ اِسْلَامِيَّةٍ

اتَّقَدَمُ اِلَى مُقَامِكُمْ السَّامِي بِكُلِّ تَعْظِيمٍ وَ تَبَجُّيلٍ مُّتَمَسِّسًا اَنْ تَشْمَلُوْا رَجَائِيْ بِحُسْنِ رِعَايَتِكُمْ وَ جَمِيْلٍ عَنَايَتِكُمْ وَ بَعْدُ۔

فَلَقَدْ كَانَ لِوَالِدِيْ اَثَارُهُ مِنَ الثَّرْوَةِ ذَهَبَتْ۔ وَبَقِيَّةٌ مِنَ الْمَالِ نَفَرَتْ فَسَاءَتْ الْحَالُ، وَ اَظْلَمَ الْمَالُ، وَ خِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ عَجْزِيْ عَنْ دَفْعِ الْمَصْرُوْفَاتِ سَبَبًا فِيْ اِنْقِطَاعِيْ عَنِ الْمَدْرَسَةِ، فَلَجَأْتُ اِلَى رَحَابِكُمْ رَاجِيًّا اَنْ تَكُوْنُوْا عَوْنًا لِّيْ عَلٰی طَلْبِ الْعِلْمِ وَ اَتِمَامِ الدِّرَاسَةِ اَعْفَافِيْ مِنَ النِّفَقَاتِ الَّتِيْ مَاوُسَعَةٌ فِيْ قُدْرَتِنَا عَلٰی دَفْعِهَا۔

وَ مِمَّا يَجْعَلُنِيْ وَ اَثَقًا مِنْ اِجَابَةِ مُتَمَسِّسِيْ مُطْمَنِّنًا اِلَى تَحْقِيقِ رَجَائِيْ اِنِّيْ كُنْتُ طَوَالَ هَذِهِ الْمُدَّةِ الَّتِيْ قَضَيْتُهَا بِالْمَدْرَسَةِ مِنْ اَحْسَنِ التَّلَامِيْذِ اَخْلَاقًا مَّجْدًا فِيْ دُرُوْسِيْ، يَشْهَدُ ذَالِكَ حَضَرَاتُ الْاَسَاتِذَةِ

الْأَجْلَاءُ تَوَيْدُنِي فِيهِ نَتَائِجُ الْإِمْتِحَانِ، إِذْ كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي كَثِيرٍ مِنْهَا لَا
زُلْتُ يَا سَيِّدِي مَنَاطُ الرَّجَاءِ وَ مَعْقَدُ الْأَمَالِ وَ تَفَضَّلْ بِقَبُولِ اسْمِي
تَحِيَّاتِي وَ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ۔

فی تلمیذ الوفی

۱۴۳۰/۱۰/۱۷ھ بالسنۃ الدَّرَجَةُ الثَّلَاثَةُ

میں آپ کی خدمت میں پوری تعظیم اور عزت کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ آپ
میری امیدوں کو اپنی اچھی رعایتوں اور خوبصورت عنایت میں شامل کریں اس
کے بعد یقیناً میرے لیے میرے والد کے مال و دولت میں سے کافی مال تھا،
جو کہ چلا گیا اور باقی مال ختم ہو گیا اور حالات برے ہو گئے اور آخر کار اندھیرے
گھر آئے اور میں خوف کرتا ہوں کہ اخراجات سے عاجز آجانا میرے لیے
مدرسے سے منقطع ہو جانے کا سبب نہ بن جائے پس میں آپ کی خدمت میں
التجاء کرتا ہوں کہ آپ میرے اسباق کے پورا کرنے اور تعلیم کے حاصل کرنے
میں مدد کریں اور مدرسے کے اخراجات میں سے جو کہ ان کا ادا کرنا میری
قدرت میں نہیں معاف کر دیں گے۔

اور ان چیزوں میں سے جو میری التماس کو قبولیت سے مطمئن کر دے میری
امید کے مطابق بے شک میں نے کافی عرصہ اس مدرسے گزارا ہے اور اپنے
اسباق میں اخلاقی اعتبار سے اچھا طالب علم رہا ہوں۔ تمام بڑے اساتذہ اس
بات پر گواہ ہیں میری تائید اس بارے میں امتحان کے نتیجے کرتے ہیں۔ اس لیے
کہ میں ان میں سے اکثر میں اول رہا ہوں۔ اے میرے سردار میں ہمیشہ
امیدوں کا دامن تھا مے رکھوں گا۔

التَّعَرِّينُ ۸۰ (مشق نمبر ۸۰)

تَوَكَّدَ أَنْ تَقْضِيَ غُطْلَةَ رَمَضَانَ عِنْدَ أَحَدِ أَسْتَاذِكَ لِتَقْرَأَ
عَلَيْهِ الْقُرْآنَ وَ تَسْتَفِيدَ مِنْ عِلْمِهِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ رِسَالَةٌ وَ
تَطْلُبُ مِنْهُ أَنْ يَدْعُوكَ

آپ چھٹیاں اپنے کسی استاد کے ہاں گزارنا چاہتے ہیں تاکہ اس کو
قرآن سنائیں اور اس کے علم سے استفادہ کریں ان کو خط لکھ کر
اجازت طلب کریں تاکہ وہ آپ کو بلا لیں۔

العناصر:

الديباجة، الافتتاح، الغرض، (اظهار القود و الاخلاص له ميلك
الى الاستفادة منه في علوم القرآن، رغبتك في انتهاز الفرصة في عطلة
رمضان، هذا الشهر المبارك خير وأن ليعلم القرآن و درسه، الختام)

حضرة المربي و محسنی الاستاذ الكريم!

السلام عليكم و رحمة الله بر كاته: وَ بَعْدُ! اَنَا بِخَيْرٍ وَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ وَ اَدْعُو لِصَحِيحِكُمُ اللّٰهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ زَمَانٍ۔
يَا اُسْتَاذِي الْكَرِيمَ قَدْ طَرُبْتُ غُطْلَتَنَا السَّنَوِيَّةَ لِأَنَّ شَهْرَ
رَمَضَانَ قَرِيبٌ وَ اَنَا اَتَمَنَّى فِي هَذِهِ الْفُرْصَةِ أَنْ أَقْضِيَ غُطْلَةَ رَمَضَانَ
عِنْدَكُمْ لِأَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فِي صَلَوةِ التَّرَاوِيحِ وَ اسْتَفِيدَ مِنْكَ
تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ۔

الآن اَنَا اَكْتُبُ الرِّسَالَةَ فِي حُضُورِكَ لِاسْتِئْذَانٍ مَجِئْتِي
عِنْدِكَ۔ وَ اَرْجُو بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ شَفَقَتِكَ أَنْ تُرَخِّصَنِي لِاسْتِفَادَتِي اَنَا

اَعْدُبِكَ اَنْ لَا نَسِيَ مَنَّكَ اِلَىٰ آخِرِ حَيَاتِي۔
جَزَاكُمْ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

فقط

تَلْمِيذُكُمْ الْمُطِيعُ

ارشاد علی

میں خیریت سے ہوں اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں تمہاری صحت کے لیے اللہ سے ہر جگہ اور ہر وقت دعاگوں ہوں۔

میرے معزز استاذ تحقیق ہماری سالانہ تعطیلات قریب آگئی ہیں اور اتنی وجہ سے ماہ رمضان بھی قریب اور میری اس فارغ وقت میں خواہش ہے میں رمضان کی تعطیلات آپ کے پاس گزاروں تاکہ میں تراویح کی نماز میں آپ کو قرآن سناؤ اور آپ کے تفسیر قرآن کے علم سے استفادہ کروں۔ اب میں آپ کی خدمت میں خط آپ کے پاس آنے کی اجازت کے لیے لکھ رہا ہوں اور اللہ کی رحمت اور آپ کی شفقت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے استفادہ کی اجازت دیں گے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی زندگی کے آخر تک آپ کا احسان نہ بھولوں گا۔

البَابُ الْخَامِسُ

فِي مَوْضُوعَاتٍ بَعْنَاصِرَهَا

(پانچواں باب ایسے موضوعات کے بارے میں جن کے اجزاء مذکور ہیں)

الْتَمَرَيْنِ ۸۱ (مشق نمبر ۸۱)

خَرَجْتُ مَعَ أَبِيكَ إِلَى السُّوقِ فَاشْتَرَيْتَ حِذَاءً صِفْ ذَلِكَ فِي
خَمْسَةِ عَشَرَ سَطْرًا

آپ اپنے باپ کے ساتھ بازار گئے آپ نے جوتا خریدا اس حال کو پندرہ
سطروں میں بیان کریں۔

العناصر:

الخروج من البيت، ركوب السيارة اولترام أو مركب آخر، في
السوق۔ الركابين و منظرها، من النظافة و حسن الترتيب في الاكان۔
المساومة، الشراء و دفع الثمن۔
قضاء حاجات أخرى۔ الرجوع

ذَهَبْتُ مَعَ أَبِي إِلَى مَسْجِدِ الْجَامِعِ فِي يَوْمِ جُمُعَةِ الْوِدَاعِ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ وَ نَزَعْنَا أَحْدِثَتَنَا وَ ضَعْنَا خَلْفَ مِصْرَاعِ بَابِ الْمَسْجِدِ۔ إِذَا
فَرَعْنَا مِنْ آدَاءِ الصَّلَاةِ وَ رَأَيْنَا أَحْدِثَتَنَا خَلْفَ الْبَابِ كَانَتْ أَحْدِثَتَنَا
غَائِبَةً۔ فَسَلَّلْنَا عَنِ الْمُؤَدِّنِ فَقَالَ لَنَا هَهُنَا السَّارِقُونَ كَثِيرُونَ۔ فَقَدْ
سُرِقَتْ أَحْدِثَتُكُمْ۔ فَرَجَعْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَآخَذْنَا أَحْدِثَتَنَا أُخْرَى وَ آرَدْنَا
إِلَى السُّوقِ لِأَشْتِرَاءِ الْخِذَاءِ وَ كَانَ السُّوقُ بَعِيدًا مِنْ بَيْتِنَا۔ فَآكْتَرَيْنَا

السَّيَّارَةَ وَذَهَبًا بِالسَّيَّارَةِ إِلَى السُّوقِ بَعْدَ سَاعَةِ نَصْفٍ وَصَلْنَا فِي
السُّوقِ وَنَزَلْنَا عَنِ السَّيَّارَةِ وَدَخَلْنَا فِي السُّوقِ وَشَاهَدْنَا الدَّكَائِينَ
الْمُخْتَلِفَةَ وَرَأَيْنَا مَنَاطِرًا عَجِيبَةً وَتَأَثَّرْنَا مِنْ نَظَافَةِ الدَّكَائِينَ وَحُسْنِ
تَرْتِيبِهَا جَدًّا فَدَخَلْنَا فِي الدُّكَّانِ الْكَبِيرِ وَشَاهَدْنَا أَحَدِيَّةً مُخْتَلِفَةً
مَوْضُوعَةً فِي الْخِزَانَاتِ الرَّجَاجِيَّةِ - فَاخْتَرْتُ حِذَاءً وَ سَاوَمْنَا
بِصَاحِبِ الدُّكَّانِ وَ أَذْيَنَاهُ مِائَةَ رُوبِيَّاتٍ وَ رَجَعْنَا إِلَى بَيْتِنَا عِنْدَ وَقْتِ
الْعَصْرِ -

میں اپنے والد کے ساتھ رمضان کے جمعہ الوداع کے دن جامع مسجد میں گیا اور
ہم نے اپنے جوتے مسجد کے دروازے کوڑے پیچھے رکھ دیئے۔ جب ہم نماز کی
ادائیگی سے فارغ ہوئے اور ہم نے اپنے جوتے دروازے کے پیچھے دیکھے تو
ہمارے جوتے غائب تھے پس ہم نے مؤذن سے پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا کہ
یہاں چور بہت ہیں۔ بس آپ کے جوتے چوری ہو گئے۔ پھر ہم گھر کی طرف
لوٹے تو ہم نے دوسرے جوتے لیے اور ہم نے بازار سے جوتے خریدنے کا
ارادہ کیا۔ بازار ہمارے گھر سے دور تھا پس ہم نے گاڑی کرائے پر لی اور گاڑی
کے ذریعے ہم بازار کی طرف گئے۔ آدھے گھنٹے کے بعد بازار پہنچ گئے۔ اور ہم
گاڑی سے اترے اور بازار میں داخل ہو گئے اور ہم نے مختلف دکانیں دیکھیں
اور عجیب عنایر دیکھے اور دکانوں کی صفائی اور ان کی اچھی ترتیب سے بہت متاثر
ہوئے پھر ہم بڑی دکان میں داخل ہوئے اور شیشے کی الماریوں میں رکھے ہوئے
مختلف جوتے دیکھے۔ پس میں نے ایک جوتا پسند کیا اور اس کا ریٹ طے کیا
دکان والے کے ساتھ پس ہم نے خرید لیا 100 روپے میں اور ہم نے اس کو سو
روپیہ ادا کیا اور اپنے گھر کی طرف عصر کے نزدیک واپس آ گئے۔

الْتَمَرَيْنِ ۸۲ (مشق نمبر ۸۲)

وَصَفُّ سَفَرٍ بِالْقَطَارِ

(ریل گاڑی کے ذریعے سفر کا حال)

العناصر:

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب
القطار، تحريكه رويدا رويدا ثم إسراعه، الركاب (ملاصمهم ولغاتهم
عاداتهم) اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف القرى التي يمر بها
القطار، وصف المحطات التي يقف بها القطار (وصفاً جمالياً) الوصول
إِجْتَمَعَ كُلُّ أَصْدِقَائِي فِي الْمُنْرَسَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ - فَشَاوَرْنَا أَنْ
نَزُورَ مَدِينَةَ لَاهُورَ - وَشَاوَرْنَا بِأَيِّ مَرَكَبٍ نُسَافِرُ إِلَى لَاهُورَ فَاتَّفَقْنَا
عَلَى أَنْ نُسَافِرَ بِالْقَطَارِ كَانَ هَذَا السَّفَرُ لَنَا مَرَّةً أُولَى - وَصَلْنَا يَوْمَ
الْجُمُعَةِ قَبْلَ وَقْتِ الْقَطَارِ عَلَى الْمَحْطَةِ - فَاشْتَرَيْنَا التَّذَاكِرَةَ وَرَكَبْنَا
عَلَى الْقَطَارِ بَعْدَ وَقْتٍ قَلِيلٍ تَحَرَّكَ الْقَطَارُ وَكُنَّا مَسْرُورِينَ بِسَفَرِ
الْقَطَارِ فَاحْذَ الْقَطَارُ سُرْعَةً جَدًّا - فَتَحَنَّا شَبَابِيكَ الْقَطَارِ أَنْ نَزُورَ وَ
نُشَاهِدَ مَنْظَرَ الْخَارِجِ - فَرَأَيْنَا الْحُصُولَ وَالْمَزَارِعَ وَالْأَشْجَارَ
الطَوِيلَةَ وَالْحَيَوَانَاتِ الْمُخْتَلِفَةَ وَلَقِينَا فِي الْقَطَارِ بِالنَّاسِ كَانَ مَلَأَ
بِسُهُمٍ وَلُغَاتُهُمْ وَعَادَاتُهُمْ مُخْتَلِفَةً - وَرَأَيْنَا مِنَ الْقَطَارِ الْقُرَى
الَّتِي يَمُرُّ بِهَا الْقَطَارُ ظَنَنَّا هِيَ أَنَّهَا تَهْرُبُ بِالْقَطَارِ وَلَكِنْ بَعْدَ وَقْتٍ
قَلِيلٍ فَقَدْتُ عَنَّا وَرَأَيْنَا الْمَحْطَاتِ الْكَثِيرَةَ الَّتِي يَقِفُ بِهَا الْقَطَارُ
لِنَزُولِ الْمُسَافِرِينَ وَلِرُكُوبِهِمْ - قَدْ فَرَحْنَا وَسُرَرْنَا بِهَذَا السَّفَرِ

بِالْقَطَارِ بَعْدَ السَّاعَتَيْنِ الْكَامِلَتَيْنِ وَصَلْنَا عَلَى مَحَطَّةٍ لَاهُورَ۔

خمیس کے دن میرے تمام دوست مدرسے میں جمع ہوئے۔ تو ہم نے مشورہ کیا کہ ہم لاہور شہر کی سیر کریں اور ہم نے یہ مشورہ کیا کہ کس سواری سے لاہور کی طرف سفر کریں پس سب اس بات پر متفق ہوئے کہ ریل کے ذریعے سفر کریں گے۔ یہ سفر ہمارے لیے پہلی مرتبہ تھا۔ اور ہم جمعہ کے دن گاڑی کے وقت سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے پس ہم نے ٹکٹیں خریدیں اور ریل گاڑی پر سوار ہوئے، تھوڑی دیر بعد ریل گاڑی نے حرکت کی اور ہم گاڑی کے ذریعے سفر کرنے پر بہت خوش تھے۔ پھر ریل گاڑی نے بہت تیز ہونا شروع کیا۔ ہم نے ریل گاڑی کی کھڑکیاں کھول لیں تاکہ ہم باہر کے منظر کا مشاہدہ کریں پس ہم نے کھیتوں اور فصلوں اور لمبے درختوں اور مختلف جانوروں کو دیکھا، اور ہم ریل گاڑی میں لوگوں سے ملے جن کے لباس زبانیں اور طور طریقے مختلف تھے۔ اور ہم نے ریل گاڑی سے باہر بستیوں کو دیکھا جن سے گاڑی گزر رہی تھی ہم ان کو گمان کرتے تھے کہ وہ گاڑی کے ساتھ بھاگ رہے ہیں لیکن تھوڑے سے وقت کے بعد وہ ہم سے گم ہو جاتے۔ ہم نے بہت سے ریلوے اسٹیشن دیکھے جہاں پر ریل گاڑی ٹھہرتی، لوگوں کو اتارنے اور ان کو سوار کرنے کے لیے اور ہم خوش ہوئے اور مسرور ہوئے ریل گاڑی کے اس سفر سے ہم پورے دو گھنٹوں کے بعد لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔

الْتَمَرَيْنِ ۸۳ (مشق نمبر ۸۳)

خَرَجْتُ لِشِرَاءِ بَعْضِ الْأَشْيَاءِ فَسَقَطَ كَبْسُ نَفْوَدِكَ ثُمَّ رَدَّ إِلَيْكَ صَبِيٌّ (صِفْ ذَلِكَ وَاشْكُرْ لِلصَّبِيِّ أَمَانَتَهُ)

آپ کچھ چیزیں خریدنے نکلے تو آپ کی رقم کی تھیلی گم ہوگئی پھر آپ کو کسی بچے

نے واپس کر دی بچے کا شکریہ ادا کرنے اور اس کے امین ہونے کو بیان کریں۔

العناصر:

الخروج للشراء و ما صادفت في اثناء سيرك تفقدا كيس بعد
الشراء و الشعور بضياعه، ألمك و ما جال بنفسك من الخواطر
والافطكار۔ البحث عن الكيس و ما عمله الصبي الامين۔ سرورك و
تقدير صفة الامانة في الصبي وشكرك له، سبب امتياز هذا الصبي و تأثير
تربية امه الصالحة۔ تقديمك بعض النقود الى الصبي و رفضه احتساباً۔

خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى السُّوقِ وَكُنْتُ عَلَى الدَّرَاجَةِ بَعْدَ وَقْتٍ
قَلِيلٍ وَصَلْتُ عَلَى دَارِ السُّوقِ فَوَضَعْتُ دَرَجَتِي عِنْدَ الْمُحَافِظِ وَ
دَخَلْتُ فِي السُّوقِ وَاشْتَرَيْتُ بَعْضَ الْأَشْيَاءِ إِذَا أَحَدْتُ الْأَشْيَاءَ مِنْ
صَاحِبِ الدُّكَانِ فِي قَبْضِي فَأَدَخَلْتُ يَدِي فِي مُحْفَظِي أَنْ أُخْرِجَ مِنْهَا
كَيْسَ النُّقُودِ وَلَكِنْ لَمْ أَجِدْ كَيْسَ النُّقُودِ قَدْ كُنْتُ مُتَحِيرًا عَلَى
هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ فَتَفَكَّرْتُ وَتَدَبَّرْتُ مَاذَا أَفْعَلُ الْآنَ إِذَا جَاءَنِي الصَّبِيُّ وَ
كَانَ فِي يَدِهِ كَيْسُ نَقُودٍ۔ وَسَلَّيْنِي أَهَذَا لَكَ قُلْتُ لَهُ نَعَمْ۔
فَشَاهَدْتُ كَيْسَ النُّقُودِ۔ كَانَتْ النُّقُودُ مَوْجُودَةً فَفَرَحْتُ وَسَرَرْتُ
عَلَى عَمَلِ هَذَا الصَّبِيِّ وَشَكَرْتُ لَهُ كَثِيرًا۔ وَاقْدَمْتُ لَهُ بَعْضَ
النُّقُودِ وَلِكِنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ النُّقُودَ وَسَلَّمْ عَلَيَّ وَذَهَبَ إِلَى بَيْتِهِ۔

میں گھر سے بازار کی طرف نکلا اور میں سائیکل پر تھا۔ تھوڑی سی دیر کے بعد میں
بازار کے دروازے پر پہنچا۔ پس میں نے سائیکل چوکیدار کے پاس رکھی اور
بازار میں داخل ہو گیا۔ اور میں نے بعض چیزیں خریدیں اور دکان والے سے
چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور میں نے اپنے تھیلے میں اپنا ہاتھ ڈالا تاکہ اس

میں سے پیسوں والی تھیلی نکالوں لیکن مجھے پیسوں والی تھیلی نہ ملی۔ میں اس حالت پر حیران تھا پس میں نے سوچا اور غور و فکر کیا۔ کہ اب میں کیا کروں کہ اچانک ایک بچہ میری طرف آیا اور اس کے ہاتھ میں پیسوں کی تھیلی تھی۔ اور اس نے مجھ سے پوچھا کیا یہ آپ کی ہے میں نے اس کو کہا ہاں پس میں نے پیسوں کی تھیلی دیکھی تو اس میں پیسے موجود تھے۔ پس میں خوش ہوا، مجھے اس بچے کے عمل پر مسرت ہوئی اور اس کا بہت شکریہ ادا کیا اور میں نے اس کو کچھ پیسے دیئے لیکن اس نے نہ لیے اور مجھے سلام کیا اور اپنے گھر چلا گیا۔

التَّمْرِينُ ۸۴ (مشق نمبر ۸۴)

تَلْمِيذٌ مُّسَافِرٌ نَزَلَ فِي غَيْرِ الْمَوْحِطَةِ الَّتِي يَنْتَظِرُهَا أَهْلُهُ فِيهَا (تَحَدَّثَ بِلِسَانِهِ مُبَيِّنًا حَالَهُ)

ایک مسافر طالب علم کسی دوسرے پلیٹ فارم پر جا اتر اجب کہ اسکے گھر والے انتظار کرتے رہے (اس کی زبانی اس کا حال بیان کریں۔)

العناصر:

الفراغ من الامتحان و غرمه على السفر۔ ارسال البرقية الى ابيه، ركوبه القطار، انومه فيه، قيامه مذعورًا من النوم، نزول في غير محطته۔ مرور القطار بالمحطة التي ينتظره اهله فيها۔ المهم لتاخره سفره في السيارة، وصول الى المنزل، فرح اهله به و شكرهم الله تعالى۔

فَرَّغَ تَلْمِيذٌ مِنَ الْإِمْتِحَانِ وَ عَزَمَ عَلَى السَّفَرِ إِلَى الْمَنْزِلِ بِالْقِطَارِ وَ أَرْسَلَ الْبُرْقِيَّةَ إِلَى أَبِيهِ قَبْلَ إِبْتِدَاءِ سَفَرِهِ۔ لِأَنِّي أَنْزِلُ عَلَى مَوْحِطَةٍ فَلَنْ فَانْتَظِرْ لِي عَلَى الْمَوْحِطَةِ۔ بَعْدَ إِرْسَالِ الْبُرْقِيَّةِ إِلَى أَبِيهِ ذَهَبَ إِلَى الْمَوْحِطَةِ فَاشْتَرَى تَذْكَرَتَهُ وَانْتَظَرَ لِلْقِطَارِ فَجَاءَ الْقِطَارُ

عَلَى مَوْعِدِهِ فَرَكِبَ تَلْمِيزًا عَلَى الْقَطَارِ - وَ نَامَ فِي الْقَطَارِ بِتَعَبِهِ فَمَرَّ
الْقَطَارُ بِمَحْطَةِ نَزُولِهِ إِذَا الْقَطَارُ عَلَى الْمَحْطَةِ الْأَخِيرَةِ فَنَزَلَ عَنِ
الْقَطَارِ فَرَأَى الْمَحْطَةَ الْآخِرَةَ وَ كَانَ أَبُوهُ يَنْتَظِرُ لَهُ وَ يَتَفَكَّرُ
بِتَأْخِيرِهِ - فَاتَّكَرَى السَّيَّارَةَ ثُمَّ سَافَرَ إِلَى الْمُنْزِلِ إِذَا وَصَلَ فِي بَيْتِهِ
كَانَ أَبُوهُ وَ أُمُّهُ مُتَفَكِّرِينَ عَنْهُ بِتَأْخِيرِهِ - إِذَا رَأَى أَبُوهُ ابْنَهُ فَقَرَحَ وَ
شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى -

ایک طالب علم امتحان سے فارغ ہوا اور اس نے ریل کے ذریعے گھر کی طرف
سفر کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے باپ کو تار
بھیج دی کہ میں فلاں اسٹیشن پر اتروں گا پس آپ میرا اسٹیشن پر انتظار کریں، باپ
کی طرف تار بھیجنے کے بعد وہ ریلوے اسٹیشن گیا اور اس نے اپنا ٹکٹ خریدا
اور ریل کا انتظار کیا پس ریل اپنے وقت پر آگئی۔ پس طالب علم ریل پر سوار ہوا
اور اپنی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ ریل میں سو گیا۔ پس اس ریل کے اترنے والے
اسٹیشن سے گزر گئی جب ریل آخری اسٹیشن پر ٹھہری تو وہ ریل سے نیچے اترتا تو اس
نے کوئی دوسرا اسٹیشن دیکھا اور اس کا باپ اس کا انتظار کر رہا تھا اور اس کے لیٹ
ہونے کے بارے میں متفکر تھا۔ پس اس نے گاڑی کرائے پر لی اور پھر گھر کی
طرف سفر شروع کیا جب وہ گھر پہنچا تو اس کا باپ اور ماں اس کے بارے میں
لیٹ ہونے کی وجہ سے متفکر تھے جب اس کے باپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو
خوش ہوا اور اللہ کا شکر یہ ادا کیا۔

الْتَمِرِينَ ۸۵ (مشق نمبر ۸۵)

رَجُلٌ كَانَ مُبْصِرًا فَعَمِيَ (صِفْ حَالَهُ وَ خَوَاطِرَهُ)

ایک آدمی آنکھوں سے دیکھنے والا تھا پس وہ نابینا ہو گیا (اس کے حال اور اس

کی پریشانیوں کو بیان کریں)

العناصر:

رؤية الاشياء و تمتعه بالمناظر الجميلة وضع الله و هو مبصر القراءة الكتابة والاستفاده من مطالعة الكتب والصحف وتلاوة القرآن ويودى الاعمال ويكسب رزقه۔ و يقوم بواجبه في الحياة، فقد البصر و تحسره، حرمانه رؤية الاشياء، عجزه عن اداء الاعمال، حاجته الى غيره صبره و احتسابه و طلبه الاجر من الله تعالى حيث قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله عزوجل قال اذا بتليت عبدى كى بحبيبه فصر، عوضته منها الجنة۔

كَانَ رَجُلٌ يَسْكُنُ فِي قَرْيَةٍ كَانَتْ بَصَارَتُهُ كَامِلَةً فِي شَبَابِهِ۔ وَ كَانَ يَتَمَتَّعُ بِالْمُنَاطِرِ الْجَمِيلَةِ وَ صُنِعَ اللَّهُ تَعَالَى۔ وَ يَبْصُرُ الْقُرْآنَ وَ الْكِتَابَةَ وَ الْإِسْتِفَادَةَ مِنْ مُطَالَعَةِ الْكُتُبِ وَ الصُّحُفِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ۔ وَ كَانَ يُودِي الْأَعْمَالَ وَ يَكْسِبُ رِزْقَهُ وَ يَقُومُ بِوَاجِبِهِ فِي الْحَيَاةِ۔ فَإِذَا فَقَدَ الْبَصَرَ فَكَانَ يَتَحَيَّرُ وَ يَتَحَسَّرُ عَلَى فَقْدِ بَصَرِهِ عَلَى حَالِهِ وَ طَلَبَ عَلَيْهِ الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبِهِ فَصَبَرَ عَوَضْتُهُ مِنْهَا الْجَنَّةَ۔

کسی بستی میں ایک آدمی رہتا تھا اس کی نظر اس کی جوانی میں پوری تھی اور وہ خوبصورت مناظر سے اور اللہ کی کاریگری سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ اور دیکھ کر پڑھتا لکھتا اور رسالوں کے مطالعہ سے اور قرآن کی تلاوت سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ اور اعمال کو پورا کرتا رہا۔ اور اپنی روزی کما تا رہا اور زندگی اپنے فرض ادا کرتا رہا پس

اچانک اس کی نظر ختم ہو گئی اور وہ حیران ہوا اور اس نے اپنی نظر کے ختم ہونے پر افسوس کیا۔ پس اس نے اپنے حال پر صبر کیا اور اس پر اللہ سے اجر طلب کیا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا، جب میں اپنی کسی محبوب بندے کو آزماتا ہوں پس وہ اس صبر کرے تو میں اس کو اس صبر کی وجہ سے جنت عطا کرتا ہوں۔

الْتَمَرَيْنِ ۸۶ (مشق نمبر ۸۶)

صِفْ جَوْلَةً دِينِيَّةً فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْهِنْدِ

ہندوستان کی بستیوں میں سے کسی بستی میں دینی اُشت کو بیان کریں۔

العناصر:

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر كيف استقبلنا اهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياح بعد الحديث۔ الطواف على البيوت و المجالس، التحدث رجال القرية في حفلة عمومية، اللقاء محاضرة واستماعهم خلاصة المحاضرة۔

كُلُّ رَحْلَةٍ لَيْسَتْ بِخَالِيَةٍ عَنِ الْفَائِدَةِ۔ وَلَكِنَّ الرِّحْلَةَ لَا غَرَضَ
الدِّينِ وَلَا صَلَاحَ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ رَحْلَةٍ۔ صَلَّيْنَا صَلَوةَ
الْفَجْرِ وَ جَمَعْتُ كُلَّ زُمَلَانِي فِي الْمَسْجِدِ وَقُلْتُ لَهُمْ لِمَ لَا نَتَفَكَّرُ
لَا صَلَاحَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لِي بَعْضُهُمْ۔ "فَكُرْكَ عَظِيمٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ
وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: كَيْفَ نَجِدُ لِأَخَوَانِنَا وَ كَيْفَ نَدْعُو جِيرَانَنَا إِلَى
الْمَسْجِدِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا الْعَمَلُ لَيْسَ بِمُشْكِلٍ لَنَا فَشَاوَرْنَا عَلَى
هَذَا الْفِكْرِ "كَيْفَ نَدْعُوهُمْ إِلَى تَعْلِيمِ الدِّينِ۔ فَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ
تَذْهَبَ عَلَى بَابٍ وَ بَابٍ وَ نَدْعُو صَاحِبَ الْمَكَانِ وَ نَقُولُ لَهُ نَحْنُ

كُلُّ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَمَلُ عَلَى تَعْلِيمِ الدِّينِ وَاجِبٌ عَلَيْنَا تَفَضُّلُوا فِي
الْمَسْجِدِ وَاسْتَمِعُوا حَدِيثَ الدِّينِ فَفَعَلْنَا كَمَا شَاوَرْنَا۔ فَبَعْدَ أَيَّامٍ
قَلِيلَةٍ شَرَعَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ وَيَشْتَرِكُونَ فِي الْحَفَلَاتِ
الدِّينِيَّةِ وَيُرْسِلُونَ أَوْلَادَهُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِتَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالْمَسَائِلِ۔
كَانَ هَذَا الْفَضْلُ يَسْعِينَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْنَا۔

کوئی سفر فائدے سے خالی نہیں ہے اور دین کی غرض سے سفر کرنا اور مسلمانوں کی
اصلاح کے لیے نکلنا ہر سفر سے افضل ہے۔ ہم نے فجر کی نماز پڑھی اور میں نے
اپنے تمام ساتھیوں کو مسجد میں جمع کیا اور میں نے ان کو کہا ہم مسلمانوں کی اصلاح
کی فکر کیوں نہیں کرتے۔ تو ان میں سے بعض نے مجھے کہا تیری ہر مسلمان کے
لیے بڑی سوچ ہے اور بعض نے کہا ہم اپنے بھائیوں کے لیے کیسے محنت کریں۔
اور اپنے پڑوسیوں کو مسجد کی طرف کس طرح بلائیں اور بعض نے کہا یہ کام ہمارے
لیے مشکل نہیں ہے۔ پس ہم اس فکر پر مشورہ کیا کہ کیسے ان کو دین کی تعلیم کی
طرف بلائیں پس ہم تمام اس بات پر متفق ہوئے کہ ہر ہر دروازے پر ہم جائیں
اور مکان والے مالک کو بلائیں اور اس کو کہیں ہم سارے مسلمان ہیں اور دین کی
تعلیم پر عمل ہم پر فرض ہے آپ مسجد میں تشریف لائیے اور دین کی بات سنیں پس
ہم نے ایسے ہی کیا جس طرح نے مشورہ کیا پس کچھ دنوں بعد گاؤں والے نماز
پڑھنے لگے اور دینی تقریبوں میں شریک ہونے لگے اور اپنے بچوں کو مسجد میں
دین کی تعلیم اور مسائل سیکھنے کے لیے بھیجنے لگے، یہ مہربانی ہماری کوشش اور اللہ کی
رحمت سے تھی۔

الْتَمَرَيْنِ ۸۷ (مشق نمبر ۸۷)

اعْظَمُ سُرُورِي حَصَلَ لِي فِي حَيَاتِي

(میری زندگی میں بڑا سرور جو مجھے حاصل ہوا)

العناصر:

وصف جار فقیر، کیف ركة الديون الفادحة الدائون يرفعون
عليه القضية، قدوم الشرطة، الجار يساق الى السجن قسوة الاغنياء
وتفرج الأصدقاء اهله ييكون و يصرخون، يرق قلبى و ابكى، فكرة
تملكى، حديثى لى نفسى، ابيع دراجة واصمم على ان أمشى الى المدرسة
راجلا كل يوم اودى ديونه، يرجع الى البيت شكر الجار و سرور اهله
سرورى بهذا المنظر و حمدى على هذا التوفيق۔

كَانَ لِي جَارٌ فَقِيرًا وَ كَانَ أَوْلَادُهُ صَغِيرِينَ وَ كَانَتْ زَوْجَتُهُ
ضَعِيفَةً وَ كَانَ إِبْرَادُهُ قَلِيلًا وَ نَفَقَتُهُ كَثِيرًا۔ فَاسْتَقْرَضَ مِنَ النَّاسِ
لِاسْتِيفَاءِ حَاجَاتِهِ وَ بَعْدَ مَلِكٍ قَلِيلَةٍ رَكِبْتُ عَلَيْهِ الدُّيُونَ الْقَادِحَةَ
وَ اخَذَ الدَّائِنُونَ يُطَالِبُونَ الْقَرْضَ وَلَكِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُؤَدِّيَ
قَرْضَهُمْ۔ يَرْفَعُ الدَّائِنُونَ عَلَيْهِ الْقَضِيَّةَ وَ جَاءُوا إِلَيْهِ بِالشَّرْطَةِ وَ
ذَهَبُوا بِهِ إِلَى السِّجْنِ أَسَاقُوهُ إِلَى السِّجْنِ وَ قَسَى الْأَغْنِيَاءُ وَ تَفَرَّجَ
الْأَصْدِقَاءُ فَاخَذَ أَهْلُهُ يَبْكُونَ وَ يَصْرُخُونَ إِذَا شَاهَدْتُ حَالَ أَهْلِهِ
فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي ”كَيْفَ أَرْفَعُ مُصِيبَةَ جَارِي۔ فَحَصَلَ فِي ذَهْنِي
تَدْبِيرٌ” أَنْ أَيْعَ دَرَجَتِي وَ أُوَدِّيَ دِيُونَهُ وَ أُخَلِّصُهُ مِنَ السِّجْنِ۔
فَفَعَلْتُ كَمَا تَفَكَّرْتُ فَإِذَا رَجَعَ جَارِي إِلَى بَيْتِهِ فَسَرَّ أَهْلُهُ وَ شَكَرْنِي
عَلَى هَذِهِ النُّصْرَةِ۔ فَحَصَلَ لِي سُرُورٌ عَظِيمٌ فِي حَيَاتِي فَشَكَرْتُ وَ
حَمَدْتُ اللَّهَ حَمْدًا كَثِيرًا عَلَى هَذَا التَّوْفِيقِ۔

میرا ایک غریب پڑوسی تھا اور اس کے بچے چھوٹے تھے۔ اور اس کی بیوی کمزور

(بوڑھی) تھی اور اس کی آمدنی کم تھی اور اس کا خرچ زیادہ تھا۔ پس اس نے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے لوگوں سے قرض لینا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے بعد اس پر بہت زیادہ قرض چڑھ گیا اور قرض خواہ قرضے کا مطالبہ کرنے لگے اور لیکن وہ ان کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ تھا۔ قرض خواہوں نے اس پر مقدمہ کر دیا اور اس کے لیے پولیس لائے اور اس کو جیل میں لے گئے۔ اور مالدار سخت اور دوست دور ہو گئے تو اس کے گھر والوں نے ردنا اور چیخنا شروع کر دیا تو جب میں اس کے گھر والوں کا حال دیکھا تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں کسی طرح اپنے پڑوسی کی مصیبت کو دور کر دوں۔ پس میں ذہن میں ایک تدبیر آگئی کہ میں اپنی سائیکل بیچ دوں اور اس کے قرضوں کو ادا کروں اور اس کو جیل سے رہا کراؤں تو پس میں نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے سوچا۔

پس جب میرا پڑوسی اپنے گھر لوٹا تو اس کے گھر والے خوش ہوئے اور میری اسی مدد پر شکریہ ادا کیا تو پس می اپنی زندگی میں بڑی خوشی حاصل ہوئی تو میں نے اللہ کی شکر ادا کیا اور اس کی تعریف کی اس توفیق کے دینے پر۔

الْتَمِرُیْن ۸۸ (مشق نمبر ۸۸)

صِفْ حَالَ صَيَّادٍ ضَلَّ طَرِيقَهُ فِي الصَّحَرَاءِ (بَيْنَ شَعُورَةٍ بَعْدَ

نِجَاتِهِ)

ایک شکاری کے جال کو بیان کریں اس کی نجات کے بعد جس نے صحرا میں اپنا

راستہ گم کر دیا۔

العناصر:

رغبته فی الصيد، خروجہ الی الصحراء، مطاردة الغزلان ضلالة

الطریق و التيهان فی الصحراء، ماجال بنفسه من الخواطر الا افکار

وہوتائے، دخول اللیل وخوفہ، نفاذ زادہ ما أصابہ من الجوع والعطش و
المشقات، صلواتہ للہ و دعاؤہ، شعواہلہ عند غیبتہ ما عملوا للعشور علیہ
ابلاغہم الخیر للشرطة البحث عنہ، العشور علیہ و انقاذه فرحہ و فرح
اہلہ تصدقہم علی المساکین شکر اللہ تعالیٰ

كَانَ فِي قَرْيَةٍ صَيَّادٌ - نَشَاءَتْ رَغْبَةُ الصَّيْدِ فِي قَلْبِهِ يَوْمًا فَخَرَجَ
مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الصَّحْرَاءِ وَوَصَلَ إِلَى مَسْكَنِ الْغُرْلَانِ فَرَأَى هُنَاكَ
غُرْلَةً فَفَرَحَ جَدًّا إِذَا هَرَبَتْ غُرْلَةً بِخَوْفِ الصَّيَّادِ - فَطَرَدَ الصَّيَّادُ
الْغُرْلَةَ وَكَانَتِ الْغُرْلَةُ سَرِيعَةً فَاخْتَصَّتْ نَفْسَهَا فِي الشَّجَرَاتِ
وَالْتَمَسَ الصَّيَّادُ الْغُرْلَةَ جَدًّا وَلَكِنْ لَمْ يَنْجَحْ فِي سَعْيِهِ وَادَّارَ أَنْ
يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ - وَلَكِنْ ضَلَّ عَنْهُ طَرِيقُهُ وَ
كَانَتِ الصَّحْرَاءُ كَبِيرَةً وَدَخَلَ اللَّيْلُ وَخَافَ فِي قَلْبِهِ جَدًّا وَنَفَذَ
زَادَهُ وَاصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَالْمُشَقَّاتِ - فَرَجَعَ إِلَى
اللَّهِ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ لِحَاجَتِهِ وَدَعَا رَبَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ - فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَيْهِ
وَ سَأَلَ عَنِ الصَّيَّادِ عَنْ إِضْطِرَابِهِ الصَّيَّادُ عَلَى إِضْطِرَابِهِ فَأَرَشَدَهُ
الرُّجُلُ إِلَى بَيْتِهِ فَشَكَرَهُ الصَّيَّادُ عَلَى رُشْدِهِ وَوَصَلَ إِلَى بَيْتِهِ بَعْدَ
وَقْتٍ قَلِيلٍ وَفَرَحَ أَهْلُهُ وَشَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَتَصَدَّقُوا عَلَى
الْمَسَاكِينِ -

کسی گاؤں میں ایک شکاری رہتا تھا۔ ایک دن اس کے دل میں شکاری کی رغبت
پیدا ہوئی تو وہ گھر سے صحراء کی طرف نکلا اور ہرنوں کے ٹھکانے پر پہنچا پس اس
نے وہاں پر ایک ہرنی کو دیکھا تو بہت خوش ہوا اچانک ہرنی شکاری کے خوف
سے بھاگ گئی۔ پس شکاری ہرنی کے پیچھے لگا اور ہرنی تیز تھی پس اس نے اپنے

آپ کو جھاڑیوں میں چھپا لیا اور شکاری نے ہرنی کو بہت تلاش کیا مگر اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہوا۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ گھر کی طرف لوٹ جائے، سورج کے غروب ہونے کے وقت لیکن اس سے اس کا راستہ گم ہو گیا اور صحرا بہت بڑا تھا۔ اور رات چھا گئی اور وہ اپنے دل میں بہت ڈرا اور اس کو تو شہ ختم ہو گیا اور اس کو بھوک پیاس اور تھکاوٹ کی مصیبت پہنچ گئی۔ پس اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور اپنی مصیبت میں اللہ کو پکارا پس ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس نے شکاری سے اس کی بے چینی کے متعلق پوچھا تو اس نے اپنی بے چینی کی خبر دی پس اس آدمی نے اس کے گھر کی طرف راہنمائی کی اور اس کا شکاری نے شکریہ ادا کیا راہنمائی کرنے پر اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے گھر پہنچ گیا اور اس کے گھر والے خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مسکینوں پر صدقہ کیا۔

التَّمْرِينُ ۸۹ (مشق نمبر ۸۹)

لِمَاذَا تَتَعَلَّمُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ

(آپ عربی زبان کس لیے سیکھتے ہیں)

العناصر:

اللغة العربية لغة الاسلام الرسميہ۔ اللغة العربية مفتاح الكتاب و السنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يَتَلَوُّق الانسان القرآن إِلَّا اذا كان راسخا في اللغة العربية متوسعا فيها۔ لا يهل الرسوخ في علوم الاسلام و فقهه إِلَّا باللغة العربية۔ اداة تفاهم و تبادل افكار في العالم الاسلامي لسان الدعوة و بث الافكار

فی العالم الاسلامی۔

اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ الْإِسْلَامِ الرَّسْمِيَّةِ۔ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ وَالْقُرْآنُ وَالْحَدِيثُ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَكَانَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ۔ وَكَمَا قِيلَ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ مِفْتَاحُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ لِذَا قِيلَ اللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ بَابُ الْمَكْتَبَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْعَظِيمَةِ وَالنَّفَاقَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ نَحْنُ لَا نَتَذَوَّقُ الْقُرْآنَ إِلَّا إِذَا كُنَّا رَاسِخِينَ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ مُتَوَسِّعًا فِيهَا۔ لِأَنَّا لَا نَحْصُلُ الرُّسُوحَ فِي عُلُومِ الْإِسْلَامِ وَفِقْهِهِ إِلَّا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ لِأَنَّ تَلْيِغَ الدِّينِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔ وَنَحْنُ لَا نَتَبَادَلُ الْافْكَارَ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ إِلَّا بِتَعَلُّمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ۔ فَلِهَذَا الْوُجُوهَاتِ الْمَذْكُورَةِ اتَّعَلَّمُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ۔

عربی زبان اسلام کی رمی زبان ہے۔ عربی زبان جنت والوں کی زبان ہے اور قرآن اور حدیث عربی زبان میں ہیں۔ اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب والوں میں سے تھے اور جیسا کہ کہا گیا ہے عربی زبان کتاب و سنت کی چابی ہے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے عربی زبان اسلامی مکتبہ اور اسلامی ثقافت کا بڑا دروازہ ہے، ہمیں قرآن کا ذوق نہیں ہو سکتا مگر یہ ہم عربی زبان میں کافی حد تک رسوخ حاصل کر لیں۔ اس لیے ہم علوم اسلامیہ اور فقہ میں رسوخ حاصل نہیں کر سکتے مگر عربی زبان کے ذریعے اس لیے کہ دین کی تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے قیامت تک۔ اور ہم اسلامی افکار کا تبادلہ خیال اسلامی دنیا میں نہیں کر سکتے مگر عربی زبان سیکھنے کے ساتھ۔ پس انہی مذکورہ وجوہات کی بناء پر میں عربی زبان سیکھ رہا ہوں۔